بعون صانع بے مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

رسالہ بندرت عنوان متضمن حالات خاندان چشتیان ترجمہ لفظ بلفظ ہو بہو مسمی بہ

رسالہ سیر الاقطاب اردو

از روشنی طبع تجلی نما مولوی محمد علی صاحب متخلص بہ جویا

در مطبع نامی منشی نول کشور میں بخوش اسلوبی منطبع ہوا

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com
Marfat.com

129592

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کے لائق وہ یگانہ زمانہ ہی کہ جسکے ظہور جلوہ سے ہر بیگانہ یگانہ پروانہ شمع و شمع پروانہ ہی
اُسکی وحدانیت کا نور ہر شی مین نمودار اُسکی معرفت کا ظہور ہر گل مین۔ مانند بہار شعر
ہر رنگ مین بیرنگ کا آتا ہی نظر رنگ + ہر سنگ مین آتش ہی وہی اور وہی سنگ
یہ انکی بات ہی شنہ بمکہ اظہار اسکا مت پسند کر مصرع از مین عہدہ خودکی بدر آید زبان و ثنا
کی تحمید مین کوئی کیا زبان کھولے ہان ہان جو یا حق توحید ادا ہوتا یہ نہایت دشوار ہیتا
پیر مدار ہی مصرع تا تو زخود نمیروی خود بخدا نمیرسی + لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
مظہر کل کی تحقیق کوئی کیا کر سکے پہلے دم تصدیق تو پورا ابھر سکے یہ کیا سہل کام ہی یہ تحقیق کا
کام ہی شعر ستر احد مجو مجو جلوہ احمد ست این + راز ابد بگو مگو نور محمد ست این۔ یٰسین والقرآن الحکیم
انک لمن المرسلین پس جو یاوہ ہو سکے نہ یہ مصرع عجز گفتن ثنای گفتن ہے + جو ہو سو ہو

Marfat.com
Marfat.com

جو کہو کہ توحید دعویٰ بے تصدیق گواہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ شعر نہ یہ ممکن کہ ہو کچھ حمد حق کی
کی کامل + نہ یہ آسان کہ ہو نعت نبی ہی کا شرف حاصل + نہ وہ ممکن نہ یہ آسان یہ دونو
بات ہین مشکل + پس اب ای دل بقول پاک حضرت میرزا بیدل + زلاف حمد و نعت اولی
بر خاک ادب خفتن + سجودے میتوان کردن درودے میتوان گفتن + الحمد للہ رب العالمین
صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین بعد اسکے بندہ بے ریا محمد علی جویا اہل
بصیرت کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ کتاب سیر الاقطاب حالات خاندان عالیشان
چشتیان مین بزبان فارسی تالیف شیخ اللہ دیا کہ مریدان سلسلۂ عالیہ سے ہی کمیاب تھی
اور شایق اسکے ہمیشہ جویاں رہے اور اگر کوئی نسخہ کہین کسی کو ملگیا تو اسکو نہایت فخر ہوا
اور واقعی کتاب موصوف ایسی ہی لاجواب و لاثانی ہی چنانچہ مولف خود لکھتا ہی کہ بعد تیار ہونے
رسالہ ہذا کے مین نے عالم رویا مین دیکھا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ
کے مزار پرانوار مین موجود ہون اور رسالہ ہذا حضور کے ملاحظہ مین پیش کیا ہی آپنے فرمایا کہ تم
نے بہت اچھا کام کیا ہی ہمنے اس رسالہ کو قبول کیا۔ اور ایک بار مولف کے برادر شب کو
حوض کے کنارے اسکا مطالعہ کر رہے تھے اور جب غنودگی غالب ہوئی تو وہ اُٹھکر مکان کو
چلے گئے اور کتاب بغفلت ملازمان سے حوض مین گر گئی صبح کو جب انھون نے طلب کی تو نپائی
اور لوگ حوض پر دوڑ گئے دیکھا تو بر سر آب کتاب تیر رہی ہی اور ایک ورق تک اسکا تر نہین ہوا
یہی کتاب موصوف کی بزرگی ہی اور اُس مین کل خاندان اہل چشت کا حال سلسلہ وار ابتدا سے
انتہا تک ہی ہر ولی اللہ کی کیفیت اور پیدایش سے وقت رحلت تک لکھی ہی اس اثنا مین جو جو
کرامتین یا خرق عادات اُنسے ظہور مین آئی ہین سب کا مشرح بیان ہی غرض ایک مدت سے
ارادہ تھا کہ اس گنج گرانمایہ کو فیض عام کرنا چاہیے کہ خاص و عام اسکے معاینہ سے بہرہ یاب ہون
مگر زمانہ سے فرصت نہ ملتی تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر بعد اردو ہونے کے بھی یہ جوہر بے بہا
قلمی رہا تو کیا فائدہ ہوا ہان اگر مطبوع ہو جاوے تو عوام کے ہاتھ آوے یہ فکر تھی کہ جناب فیض مآب مجمع اخلاق

Marfat.com
Marfat.com

ومنبع اشفاق منشی نولکشور صاحب کہ جنکی ذات مغتنمات روزگار سے ہی اور اکثر خلق کو اس قسم کا فیض اُنسے ہوتا ہی وہ نہایت عالی ہمم بلند حوصلہ مین شعر عقیل وہوشمند والا ہمت ہما سیر وقدردان وصاحب جود * جو دیکھے وصف اُنمین وہ نہ دیکھے * نہ ہوا ایسا نہ ہی عالم مین موجود * اُس عالی ہمت نے فرمایا کہ جو یا تو اسکو اُردو کرہم طبع کردینگے چنانچہ اس ہیچمدان نے بموجب ارشاد والا کے زبان سلیس مین ترجمہ کیا احباب سے امید ہی کہ سہو وخطا پر چشم پوشی کرین اور بندہ کے حق مین دعاے خیر فرماوین کہ الٰہی بطفیل ان بزرگان کے کہ جنکے نام پر یہ کتاب ہی ان لوگون کا زندہ رکھ آمین ثم آمین قطعہ مترجم

عجب حال محبوبان باری * کتاب لاجواب جان چشت ست * چو کردم فکر ہاتف گفت از من * کہ تاریخش عجب بستان چشت ست * ۱۲۹۱ھ اور چونکہ سلسلہ اس علم لدنیہ کا حضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلعم سے ہی اسواسطے آپ ہی سے شروع کیا جاتا ہی

بیان حضرت صلعم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پادشاہ اقلیم نبوت مالک مُلک رسالت خورشید آسمان حقیقت ماہتاب فلک معرفت صاحب قاب قوسین خداوند کونین سلطان مُلک یقین وعرفان شہنشاہ خلوت نشین بے نشان افضل الانبیا اکمل الاولیا مظہر علم وکمال محبوب حضرت ذوالجلال ناطق کلام مبین الٰہی فارق سپیدی وسیاہی پیشواے پیشوایان رہنماے رہنمایان حضرت سید المرسلین خاتم النبیین حبیب خاص رب العالمین مقصود آیہ طٰہٰ ویٰس واقف اسرار الوہیت عارف معارف حضرت صمدیت نظم محمد باعث ایجاد عالم * محمد ماہر اسرار آدم * محمد مظہر نور الٰہی * محمد مصدر فیض کماہی * محمد آفتاب دین وایمان * محمد رہنماے جن وانسان * محمد مشرع شرع طریقت * محمد شارح شرح حقیقت * محمد وہ کہ احمد ہی بلا میم * محمد جسکی حق کرتا ہی تعظیم * نعت اُس سرور کائنات کی لکھنی محال مجال بشر نہین کہ ایک شمہ بیان کرسکے کمال اشکال ہی اسواسطے قول کردگار عالم پر اکتفا کیا گیا فرض ادا کیا گیا۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین

صلو اعلیہ وسلموا تسلیماً - پس ہمپر واجب ہی کہ ہر ساعت وہر آن حضرت فائز البرکت پر دل و
جان سے درود نامحدود بھیجتے رہین اور ایکدم اور ایک لمحہ اس ذریعہ خیر دنیا و آخرت
کے ورد سے غافل نہون - اللھم صل علی محمد و علی آل محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ
مخفی نہ رہی کہ اس راہ دشوار گذار سے عطف عنان کر کے مطلب اصلی پر خامہ تیز خرام کو جولان
کیا جاتا ہی اور شمہ احوال اس مقرب بارگاہ ذوالجلال کا بیان کیا جاتا ہی - واقعہ تاریخ
ہفتدہم ربیع الاول روز دوشنبہ سنہ ۱ عام الفیل مین اندرون حرم محترم بیت المقدس کے
مولود مسعود اس آفتاب عالمتاب کا ظہور مین آیا اور زمین و زمانہ نے وجود باجود حضور اقدس
اعلی سے سرمایہ فروغ ابدی پایا وقت ولادت کے انواع انواع معجزات باہرات کہ حد ادراک
فہم سے باہر ہین ظہور پذیر ہوئے چنانچہ پیدا ہوتے ہی حضرت نے جناب احدیت مین سجدہ کیا
ور خانہ کعبہ مین علم و قنادیل نور نصب ہوئے اور قصرہاے شام اور ایوان کسری مین تزلزل
واقع ہوا اور حضرت جملہ آلایش سے پاک صاف تھے اور ناف بریدہ اور ختنہ شدہ پیدا ہوئے اور
وقت ولادت آپ دو زانو بیٹھے اور انگشت شہادت آسمان کی طرف راست فرما کے لبہاے
مبارک کو بطور اداے تسبیح و تہلیل جنبش دی اور نزول ملایک و شست شوی طشت زمرد
مین جسم اطہر اور شانہ کرنا موے مبارک کا اور سرمہ لگانا چشم اقدس مین جیسا کہ کتب سیر
مین موجود ہی واقع ہوا اور بیمن ولادت کوئی دختر اس سال مین پیدا نہین ہوئی اور
ضعیفون کے بال سپید سیاہ ہوگئے اور اول ثوبیہ کنیز ابولہب نے دودھ پلایا اور پھر پانچ
ن حلیمہ سعدیہ نے حضرت کو شیر پلایا جب عمر شریف چھ سال کی ہوئی تو آمنہ آپ کی والدہ
ماجدہ نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور جب شکم مادر مین تھے تو عبداللہ آپ کے والد
بزرگوار نے گوشہ دنیاے دنی کو بے ثبات سمجھکر چھوڑا تھا اس خردسالی مین حضرت نے یتیمی و
بیکسی کمال کو پہونچائی اور ظل حفاظت و صیانت رب العالمین کو بہتر سایہ عاطفت والدین سے
ور کیا جب آٹھ برس کی عمر ہوئی تو عبدالمطلب حضرت کے جد امجد نے انتقال فرمایا جب عمر شریف

Marfat.com
Marfat.com

پچیس برس کی ہوئی تو بی بی ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو اپنے ازدواج مین
منسلک فرمایا پینتیس برس کے بعد حجر اسود کو رکن عمرانی پر نصب کیا چالیسوین سال آپ
غار مین تشریف لیجاتے اور وہان شغل عبادت کرتے بعد چھ ماہ کے اُسی سال مین حضرت جبرئیل
امین حسب الحکم خداوند جلیل لیکر شرف دودمان ابراہیم خلیل و اسمٰعیل کے مقام غار مین بہفتم رجب المرجب
کو بفحوائے کلام پاک پروردگار - اقرا باسم ربک الذی خلق وحی رسان ہوئے پھر حضرت مقام
دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی مین فائز ہوئے اور قرب یکتائے بے ہمتا سے مسرور ہوئے
اور نور مبارک نے اپنے محیط اصلی نور مجرد سے شرف اتصال پایا یعنی حصول رتبہ معراج سے فرو مایہ
طالعان امت عاصی کو نگون بختی زمان اخروی سے رستگار فرمایا جب سن شریف پچاس برس کا
ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم قادر مطلق مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو بسبیل ہجرت اپنے قدم میمنت
لزوم سے مصدر برکات و سعادات فرمایا دس سال اسی مقام مقدس کو قیام مبارک سے
رشک افزائے بہشت برین رکھا انھین دس برس مین چھپن لڑائیان کفار و مشرکین کے
ساتھ ہوئین ستائیس مرتبہ خود بدولت شریک معرکہ ہوئے بعد انقضائے دو سال سنہ ہجرت لقرآن
واجب الاذعان حضرت رب العزت خاتون محشر ام الشفیع والشر حضرت فاطمہ زہرا سیدہ عالم آپکی
دختر نیک اختر رضی اللہ عنہا کو حضرت امیر المومنین قاتل المشرکین حیدر کرار علی مرتضیٰ اسد اللہ الغالب
ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے عقد مناکحت مین منعقد کیا اُسوقت عمر مبارک آپکی
ترسیٹھ برس کی تھی کہ جب گیارھوان سنہ زمان ہجرت کا ہوا تو جذب شوق وصال احدی صمدی اُس
گوہر عالم افروز محیط فیوض ابدی و سرمدی کا جاذب و طالب ہوا اور اُس برگزیدہ انفس
آفاق نے بکمال اشتیاق وصال عالم قدسی اختیار فرمایا جان بجانان سپرد کی اور جانان سے
مثل جان کے پیوست ہوگئے بارھوین ربیع الاول روز دوشنبہ کو یہ واقعہ واقع ہوا حضرت
عائشہ صدیقہ کے حجرہ مین نعش مطہر کو مدفون کیا تین روز تک ازدحام و انبوہ خلائق و ملائک
بنا بر ادائے نماز جنازہ حضرت صلعم اُسی مقام مصدر برکات تام پر رہا نعش پاک اُس صاحب لولاک

Marfat.com
Marfat.com

حجرۂ مقدسہ سے برآمد نہین ہوئی ان عین دن مین شمائم عنبرین و نفحات عطر آگین سے
پیراہن صبا ایسا معطر و معنبر رہا کہ مشام خلق اُس بوے دلاویز کی شمیم سے غیرت افزاے
نافہ تاتاری و طبلہ عطاری تھا چنانچہ آجتک گرد مدینہ منورہ کے وہ خوشبو موجود ہے وہان
عالم روحانی روح مقدس کی نورافشانی سے مصفیٰ و منور یہان طبقہ خاکدانی جسد اطہر کی اشاعت
نفحات و شمائم سے معطر الغرض جہان فانی و جاودانی دونون ایک ذات لاتحصے صفات سے
ہر عالم و ہر حال مین بہرہ اندوز فیوض رہے اور تھے بعد رحلت آنحضرت جناب سیدہ فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا آلام مفارقت پدری سے زیادہ متحمل نہوئین اور ایسے درد جان ستان کے
وسیلہ سے بعد مدت شش ماہ چودھوین شعبان کو اس دار ناپایدار سے رہگراے خلد برین ہوئین
پدر بزرگوار سے ملاقی ہوگئین جملہ مشتاقون سے حضرت خاتون جنت نے سبقت فرمائی
حضرت کی ازواج مطہرات اٹھارہ یا انیس تھین بعض طیبہ نے بلا حصول دولت خلوت
سرور عالم صلعم سفر آخرت اختیار فرمایا اور بعض حصول سعادت و سرفرازی سے خدمت
قدس مین کامیاب دارین رہین تفصیل اسمای طیبہ یہ ہے اول حضرت خدیجہ کبری بنت
خویلد مشرف زوجیت سے ہوئین پھر ام المومنین ام سلمہ پھر سودہ بنت زمعہ پھر
حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مشرف عقد مناکحت سے ہوئین اور پھر ام حبیبہ بنت
سفیان اور پھر اسما بنت ابی خوف بن حارث اور پھر زینب بنت جحش کہ عقد انکا عرش
پر ہوا ہی اور زینب ملقب ام المساکین اور پھر صفیہ میمونہ بنت حارث اور پھر ہالہ اور پھر
جویریہ اور پھر ماریہ قبطیہ اور پھر ریحانہ بنت زید یہ سب خواتین ام المومنین شرف صحبت
سراسر سعادت حضرت رسول مقبول کی تھین باقی تین زوجہ خولہ بنت سدیل سبا بنت
اصلت اخت دحیہ کلبی قبل از احراز دولت خلوت آنحضرت رہگراے عالم آخرت ہوئین
ازواج مطہرات کے گیارہ زوجہ حضرت کی مطلقہ ہین جنکو حضرت نے طلاق دیکر کاشانہ
سے جدا کردیا تھا اور بی بی عائشہ صدیقہ زیادہ تر محبوبہ اُس محبوب رب العالمین کی تھین

Marfat.com
Marfat.com

بیان اولاد امجاد حضرت صلعم کا

آپ کے فرزند چار ہوئے طیب طاہر قاسم ابراہیم اور چار صاحبزادیاں زینب وکلثوم رقیہ و
فاطمہ زہرا۔ زینب زوجہ ابوالعاص بن ربیعہ تھیں کلثوم و رقیہ زوجہ حضرت عثمان غنی تھیں
اسی سبب سے ذوالنورین کہتے ہیں اور فاطمہ زہرا زوجۂ علی مرتضے شیر خدا تھیں اور صاحبزادہ
ابراہیم جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے یہ ساتوں اولاد امجاد حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کے
پیدا ہوئی تھیں چونکہ بقاے رسوم شرعیہ وشیوع دین متین مشیت حضرت سبحان
جل شانہ تھی بعد رحلت حضرت خاتم الرسالت کے چہار خلفاے راشدین نے وسادۂ
خلافت کو اپنے جلوس سے متجلی کرکے اشاعت دین مبین واحیاے مراسم شریعت غراے متین سے
عالم کو آبادان ومنور ومزین کیا اول خلیفہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے دوسرے حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور تیسرے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے سلسلۂ خلافت
استحکام پایا چوتھے حضرت شاہ ولایت پناہ علی مرتضے خاتم مدارج خلافت کبری نے خلافت
صوری ومعنوی کو زینت بخشی رضی اللہ عنہ

بیان ذکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ

اور حضرت مرتضے مثل خاتم الانبیا کے خاتم الخلفا ہوئے ان چار خلفاے باصفوت وصفا کی
امامت وولایت وکشف وہدایت ونعمت عطیہ رب العزت بر سبیل فیضان الی الآن بزم
شہود وبین جاری ہے خرقۂ فقر انھیں کے پیکر شریف پر درست وزیبا ہوا اور سلسلۂ اولیا
کرام نے انکی ذات بابرکات سے استحکام نسبت درست کیا اگر صاحب باعظمت وکرامت کے
واقعات وصفات تحریر ہون تو دفترون مین گنجایش نہ ہو اسی خیال سے مؤلف کا
قلم واقعات معظمات سے دست کشیدہ وپا بدامن پیچیدہ ہوکر بعض بعض حالات و
خاندان چشت سے بر سبیل ایجاز کتاب کو زیب نگارش دیتا ہے مؤلف کو بھی اس سلسلۂ
باعظمت سے نسبت ارادت درست ہے کچھ کچھ مدایح ومناقب ان اصحاب عالی مدارج والا

Marfat.com
Marfat.com

کتب متداولہ سے علی قدر وسع ملخص کر کے اور بسعی تمام روایات کثیرہ مستنبط کر کے فراہم کیے اور
بطور شجرہ طیبہ کہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء ثبت بیاض کیا اول سلسلہ تبتین سخن کو
بنگارش مناقب وحالات کرامت آیات حضرت شاہ ولایت مرتضے علی رضی اللہ عنہ زینت
آغاز وبحالی ہی بدینوجہ کہ ایک تو مؤلف جس خاندان کرامت توامان کا مرید ہی اُسکا سلسلہ
بیعت ارادت ید اللہ شیر خدا کے دست مبارک پر درست ہوا ہی دوسرے مؤلف کو ارادت تام
حضرت قدسی مقام کی جناب مین بواسطہ مرجعیت اپنے مرشدان کرام کے بیش از بیش ہی
ماورائے اُن سلسلون کے کہ اور صحابہ کرام پر منتہی ہوتے ہین جملہ مشایخ کبار وفقراے نیک کردار کا
وسیلہ باعتبار حضرت حیدر کرار ہی کی ذات فایض البرکات ہی جو کچھ کسی نے بضاعت کشف وکرامت
پائی انھین مصداق انا مدینۃ العلم وعلی بابہا کے در فیض سے پائی اس وجہ اتم واکمل سے نگارندہ
تذکرہ خیر اذکار پر فرض ہوا کہ حضرت شاہ ولایت پناہ کے ذکر وبیان کو دیباچہ وآغاز کتاب کرے
اور اول سے اسکا تذکرہ کرے کہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کا حال یہ ہی۔ مخفی نرہے کہ خداوند جل شانہ نے
اپنے اظہار کے واسطے ایک نور ذات خاص سے علیحدہ کر کے اُسکا نام نور محمدی رکھا اور یہین سے
الانسان سری وانا سرہ کا راز کھلا پھر اُس نور پاک سے ہیزدہ ہزار عالم نے ظہور پایا
اب غور سے دیکھو تو وہی نور خاص ہی پھر خاص اُس نور کو ایک جسم لطیف بے سایہ
عنایت فرمایا اور اُسکو حبیب اپنا گردانا اور خاتم الانبیا کیا کیونکہ ابتدا بھی اُسی نور سے تھی
اور انتہا بھی اُسی پر ہوئی اور اُسکو محرم خلوتکدہ خاص کیا اور عالم شہود سے یعنی ناسوت سے
طرف ملکوت کے وہان سے جانب جبروت اور پھر خاص لاہوت مین بلاکر اپنے وصال سے
مشرف فرمایا اور خلعت خاص عطا کیا اور حکم دیا کہ یہ خلعت قیامت تک تیرے وسیلے سے
تیری امت کے اولیاؤن پر مزین ومزیب رہیگا چنانچہ مشہور ہی کہ وہ خلعت خاص کہ جسمین
خرقہ وکلاہ وچادر تبرکی تھا بروز معراج حضرت خاتم الانبیا کو جناب باری سے مرحمت ہوا تھا
اور وہ راز خاص کہ جس سے حضرت کو محرم خاص بنایا تھا حضرت رسالت پناہ نے چہار اصحاب

Marfat.com
Marfat.com

خلعت مآب کے روبرو حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ کو عنایت کیا اور وہ ہی تشریف شریف حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے پیران چشت کو دست بدست پہونچتا رہا غرض اصل اصول خواجہ گان چشت کا وہی برگزیدۂ اتقیا و اصفیا ستودہ صفات انبیا و اولیا مقدم نشین چار بالش ایمان سر حلقہ زمرۂ مطوقان کعبہ عرفان و ایقان خاتم الخلفاے راشدین مکمل صدر آرایان مناصب و مناسک دین حضرت سید المرسلین مصحف ناطق حجت صادق شیر بیشۂ وغا ہزبر نیستان ہیجا صاحب دُلدُل و ذوالفقار قاتل کفار و اشرار مقرب درگاہ احدیت مغز حقیقت صمدیت مظہر العجائب مصدر الغرائب شہنشاہ دین پناہ سلطان فلک بارگاہ محرم راز آلہی و اسرار نامتناہی امام المتقین یعسوب المسلمین قامع المشرکین قاتل الملحدین سلطان المشارق والمغارب اسد اللہ الغالب علی کل غالب قدوۃ الاخیار زبدۃ الابرار حیدر کرار زور بازوے مصطفےٰ ید اللہ حضرت علی مرتضیٰ ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کہ وصی و نایب و داماد و راز دار محرم اسرار ابن عم حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمامی اوصاف بذل و عطا تسلیم و رضا سے آپ کی ذات مقدس متصف ہی اور انا مدینۃ العلم و علی بابہا و دمک دمی و لحمک لحمی آپ کی شان مین رسول مقبول نے فرمایا ہی گویا آپ ہی کی ذات اطہر کو مرجع خاص و عام ٹھہرایا ہی آپ ایام طفولیت مین سب سے پہلے اسلام لائے اور غزوات پر جان و دل سے بموجب ارشاد والا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ہزارون کافرون کو مسلمان کیا در خیبر کہ مثل کوہ کے تھا بحکم خداے قدیر اوکھاڑ کر پھینک دیا اور اپنے فرزندون کو حوالہ سائل کے کر دیا بلکہ خود حوالہ ہو گئے جسے کہ رسول مقبول نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی مین جسکا مولا ہون علی اُسکا مولا ہی اور آپ پیدا ہوئے اندر کعبہ معظمہ کے اور برادر عم زاد رسول خدا کے تھے اور داماد تھے اور نکاح آپ کا عرش پہ ہوا اور سردار جوانان جنت ہین شیر خدا کا خطاب مرحمت ہوا ہی اور راز ربانی اور رمز عرفانی جو سینہ آینہ صورت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم مین مخفی تھے وہ آپ کے خاتم الخلفا حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کے کسی کو عنایت نہین ہوئے آپنے زمور مخفی اور

Marfat.com
Marfat.com

رازنہانی وحدت اور اسرار حقیقت کے حضرت علی کو آشکارا کیے اور اسم اعظم سکھلایا اور اپنا خلیفۂ خاص کیا اور ارشاد فرمایا کہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہیگا اور خرقۂ فقر وارادت کا حضرت خاتم الانبیاء نے آپ کو عطا فرمایا اور جانشین اپنا مقرر کیا اور علوم لدنی اور اسرار باطنی سے محرم راز اپنا فرمایا خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں شیخنا فی الاصول والبلا علی المرتضی اور نیز بیان انکا ہی کہ آپ کی شان مقدس مین کلام مجید کی تین سو پینتیس آیتین وارد و نازل ہین کہ جنسے علو مرتبت وافضلیت وعلمیت آپ کی ثابت ہوتی ہے بطریق تصریح ایک دو آیتہ حوالہ مقام کیجاتی ہین کما قال اللہ تعالی تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا اور اکثر حدیث شریف آپ کی صفتین وارد ہین کہ من اراد ان ینظر الی آدم وصفوتہ والی یوسف وحسنہ والی موسے وصلابتہ والی عیسے وزہدہ والی محمد صلعم وخلقہ فلینظر الی ابن ابیطالب نقل ہے کہ آپ بروز جمعہ سترھوین رجب المرجب سنہ عام الفیل کو اندرون خانہ کعبہ متولد ہوئے اور مفصل حال آپ کا کتب سیر سے واضح ہے آپ جانبین سے ہاشمی نژاد ہین جسوقت یہ خبر فرحت اثر سمع مبارک پیغمبر خدا مین پہونچی تو آپ نے فرما بھیجا کہ جبتک ہم نہ آئین اس مولود کو شیر نہ پلائین جب آپ تشریف لائے تو زبان مبارک کہ مفتاح کنوز اسرار الہی تھی دہن مبارک علی مرتضی مین رکھی اور اس مظہر اسرار ربانی نے حضرت صلعم کی زبان اقدس سے لعاب دہن چوسا اسوقت حضرت رسالت پناہ نے ارشاد کیا کہ اسوقت تمام اسرار حق وحبیب حق بوسیلہ اس لعاب دہن کے اس مولود کے سینہ بے کینہ مین سرایت کر گئے اور آپ نے اسوقت نام اسکا علی رکھا القاب و اسما اس ولایت پناہ کے ایکسو ایک ہین کہ درج تفصیل ہین وہو ہذا

علی ولی وصی رضی مرضی مکی وفی وافی عالی زکی زاکی تقی نقی قاری والی سخی داعی مصلے قریشی ہاشمی مرتضی اخ المصطفے ابو الحسن ابو تراب مومن حارث عابد زاہد ساجد راکع قاسم صایم صادق صاحب کنیت صالح فاضل واصل کامل اکمل ناصح محرم اسرار

Marfat.com
Marfat.com

ممہد مکنی محلل محرم منعم مکرم محترم نجیب نصیب غالب خلیل شریف مشرف امیر مسعود مسلم سلم
سالم قایم قوام شہید حمید جلی حر مدبر مجتہد علیم عالم معلم اعلم حافظ ناصح طاہر مطہر طیب مطلب
عادل باذل جواد رؤف کبیر کریم حلیم حکیم شجاع منصور جمیل غازی مظفر غضنفر سدید مبین
حاضر ناظر فاتح راجح حفصہ جاہد طالب ضابطہ بکر عزیز سعید عاف موجہ حیدر ابن عم رسول اللہ حلیم
اخ النبی اور زہادوان اسمار متبرک کے سوا حضرت کو یاد کرتے ہین - امیر النحل امام المتقین
امیر المومنین مظہر العجائب و الغرائب زوج زہرا یوسف اللہ اسد اللہ نور اللہ عزت اللہ
عصمت اللہ غضنفر اللہ ولی اللہ ولی الملک ولی الجمیل ولی الجلیل ولی المبتدی ولی الحمید
ولی القانع ولی القاہر ولی القہار ولی السلام ولی المنعم ولی الشکور ولی الغایر ولی العظیم
ولی المجیب ولی الغنی ولی العز وختم الخلفاء الراشدین عبد الحی عبد القیوم عبد المومن عبد الصبور
عبد الستار عبد الغنی عبد السمیع عبد البصیر عبد العلیم عبد الحکیم عبد المستغنی عبد القدوس عبد الصمد
عبد الرزاق عبد الرب رضی اللہ تعالے عنہ واولادہ الطیبین اجمعین - یہ جملہ اسماء و القاب
وکنیت آپ کے ہین حضرت کی اولاد امجاد اور ازواج مطہرات بدین تفصیل تھے کہ ازواج
مین اول حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تھین بعد رحلت سیدہ عالم کے حضرت زینب
ونامہ بنت ابو العاص وام البنین بنت خرام اسما بنت عمیس الحنفیہ ام حبیبہ بنت ربیعہ و
خولہ بنت جعفر وصہبا بنت امراء القیس ام سعید بنت عروۃ و لیلی بنت خالد یہ سب خواتین
عصمت آئین تو تھین اور اولاد احفاد آپ کے بائیس ۲۲ فرزند اور سولہ ۱۶ دختر تھین اول
خلف ابو محمد الحسن دوسرے ابی عبد اللہ الحسین تیسرے محسن کہ لقب انکا طاہر تھا اور
محمد حنفیہ اور عمر او رعباس وجعفر وعبد اللہ عثمان ومحمد اصغر عبد اللہ یحیی عون ابوبکر
حاتم حاکم قاسم غالب ناصر عابد یہ بائیس ۲۲ فرزند دلبند تھے اسماے دختران زینب کبرے
زینب صغرے رقیہ کبرے رقیہ صغرے ام الحسن رملہ نقبہ امہانی ام الکرام ام جعفر ام سلمہ
میمونہ خدیجہ فاطمہ ام کلثوم یہ سولہ ۱۶ دختران حضرت کے نام ہین آپکا عظمت وجلال مشہور ہے جہان

Marfat.com
Marfat.com

نقل ہے کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ شیر خدا کے زانو پر سر رکھکر خواب آرام مین تھے کہ آفتاب
قریب غروب کے ہوا اسمین حضرت بیدار ہوے آپ نے دعا کی کہ ببرکت علیؑ آفتاب جس جگہ ہے
ٹھہر جاوے بحکم خداے جلیل آفتاب اپنے مقام پر ٹھہر گیا حضرت مولا علیؑ نے وضو تازہ کیا
اور نماز عصر پڑھی اور آفتاب اپنی جگہ پر رہا جب سب کامون سے فارغ ہوگئے تب آفتاب
غروب ہوا نقل ہے کہ حضرت شاہ ولایت متوجہ سفر بابل ہوے راہ مین عبور فرات وقوع
مین آیا اسی طرح نماز عصر قضا ہونے لگی ببرکت دعاے حضرت کے آفتاب کی جنبش نہونے سے
وقت نماز برقرار رہا اور حضرتؑ نے چند تن کے ساتھ نہایت فارغ البالی سے نماز ادا کی بعد
فراغ صلوٰۃ کے آفتاب یکبار غروب ہوگیا نقل ہے کہ آپ کے فقر و فاقہ اور استغناے تسلیم و
رضا کی یہ صورت تھی کہ حضرت اکثر بعد تین تین کے بعض اوقات بعد پانچ چھہ روز کے روزہ
افطار کرتے اور فاقون مین بسر کرتے افطار آپ کا ایک چلو پانی اور ایک مشت جو کے ستو
مقرر تھے اور اس امر سے کسی کو اطلاع نہ دیتے ان تکالیف کو نعماے الٰہی سے تصور کرکے
نہایت صبوری اور شکوری سے شیرین کام شکر و سپاس ایزدی مین رہتے تھے حضرت بدرجہ نہایت
صابر و شاکر و قانع تھے کسی نے حضرت سے پوچھا کہ بہترین نعمات کیا ہے ارشاد کیا کہ
غنا القلب باللہ یعنی خدا تعالیٰ کی معرفت سے دل کو تونگر رکھنا جسکو یہ دولت حاصل ہے
دنیا اُسکو فقیر نہین کرسکتی اکثر اوقات مومنین کو اطاعت و عبادت باری مین سرگرم و مستعد
فرماتے اور زہد و تقوی کی لذت کو چکھاتے سوا غذا و اتمام صلوٰۃ مین نہایت جدوجہد سے ادا کرتے
اکثر بعض جماعت کو حلقہ کرکے چاشنی رموز رشد و ارشاد دیتے شیرین مذاق فرماتے فقر و زہد و
اتقا سے کام تھا ہمیشہ محتاجون اور غریبون سے دوستی رکھتے سائلون کا سوال رد نہ کرتے نقل ہے
کہ جب سرور کائنات صلعم اپنے عم ابی طالب کے یہان ایام حمل مین جاتے تو آپ جناب فاطمہ والدہ کے
شکم مین واسطے تعظیم کے متحرک ہوتے تو آپ کی والدہ ماجدہ کھڑی ہوجاتین اسی طرح جب حضرت
گھوڑے پر سوار ہوتے تو ایک رکاب مین پانون رکھتے اور قرآن شروع کرتے جب دوسری

Marfat.com
Marfat.com

رکاب مین پانُون رکھتے تو قرآن شریف ختم کرتے اس قلیل ساعت مین ہمیشہ ختم کلام مجید
کیا کسی نے پوچھا کہ حضرت کسطرح آپ ختم کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ حرف بحرف پڑھتا ہون
نقل ہی کہ وقت افطار اسقدر گریہ کرتے تھے کہ ریش مبارک اور جامۂ تن تر ہوجاتے روزہ کو
نہایت عزیز اور گرامی رکھتے تھے اور یہ فرماتے کہ مین گرسنگی سے ہمیشہ نہایت خوش ہون اور
کمال لذت پاتا ہون اور طعام کے حلال و حرام مین تامل کرتا ہون کہ اسکا حساب دنیا اور
حرام کے عذاب کی فکر ہی نقل ہی کہ جب حضرتؓ کوفہ مین تشریف لیگئے اور وہان کی مسجد
مین مشغول عبادت رہتے تھے وہین ایک پیر نابینا عسیر الحال بکیس و مفلوک رہتا تھا حضرت
امام الہدی انیس الفقرا کو اُسکے حال پر رحم آیا کمال توجہ فرمائی اور نہایت رفق و ملاطفت
سے اُسکی خبرگیری رکھتے تھے جو طعام لذیذ کہ اہل کوفہ آپ کی دعوت کا لاتے تھے وہ سب
اُس نابینا کو دیتے تھے ایک روز حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی محفل مبارک مین
دسترخوان پر جہان اور لوگ تھے وہ نابینا بھی موجود ہوا اور وقت خورش طعام زیر دامن
طعام چھپاتا جاتا تھا امام ہمامؑ کی نظر اُسپر جا پڑی فرمایا کہ ای شخص تو پیٹ بھر کر کھانا کھائے
اور گھر جاویگا تو اور کھانا تجکو دیا جاویگا پھر کسواسطے بے صبری کرتا ہی اور کھانے کو چراتا ہی
اُسنے عرض کیا کہ ای نور چشم بتولؑ مین اپنے گھر کے واسطے یہ کھانا نہین چھپاتا ہون میرا
ایک محسن شفیق ہی اُسکے واسطے رکھتا ہون امام نے پوچھا وہ کون ہین عرض کیا کہ وہ صائم الدہر
قائم اللیل ہی حضرت نے کہا زیادہ تصریح کر التماس کیا کہ وہ بھوکون کو کھانا کھلاتا ہی
عاجزون کی خبر لیتا ہی پھر امام نے ارشاد کیا کہ مشرح کہہ کہا کہ وہ شخص ہی کہ اُسکی تکبیر کہنے کے ساتھ
جملہ اشجار و احجار سقف و جدار تکبیر ادا کرتے ہین اور دوسرے تیسرے دن جب افطار روزہ
کرتا ہی تو کسی قدر جو کے ستو کھاتا ہی یہ طعام اُس شفیق کے واسطے لیے جاتا ہون اُسوقت
امام عالیمقام بہت روئے اور فرمایا کہ وہ مجمع صفات علیؑ مرتضے حیدر کرار ہمارے پدر
بزرگوار ہین اس قسم کے طعام تناول نہین فرماتے ہین ہر چند ہم سب فرزند اُنکی منت کرتے ہین

Marfat.com
Marfat.com

لیکن وہ قبول نہین کرتے ہین ہمیشہ لذات دنیوی سے محترز اور مجتنب رہتے ہین فقر و فاقہ مین
اوقات بسر کرتے ہین چنانچہ وہ مرد کچھ طعام حضرت کے پاس لیگیا لیکن آپنے نہین کھایا
اور ساکین کو دے دیا اللہ اللہ مجاہدات نفس اور ریاضت شاقہ تقوائی و طہارت حضرت کی
ذات عالی پر ختم ہین اوصاف آپ کے ہرگز حیطۂ تحریر و تقریر مین نہ آوین اور نہ آسکے
نقل ہے کہ کسی مقام پر چند جہودی فراہم بیٹھے ہوے تھے ناگہان ایک درویش دلریش
اُدھر آگذرا اور جماعت کو دیکھکر روا ے حاجت چاہی سوال کیا جہودون نے سائل کو
مسلمان دیکھکر تمسخر کرنا شروع کیا اتفاقیہ سامنے حیدر کرار سخی نامدار تشریف لاتے تھے
جملہ جہودون نے بطریق استہزا و تمسخر فقیر سے کہا کہ دیکھ وہ شاہ مردان آتے ہین اُنسے
عرض حاجت کر درویش خدمت والا مین حاضر ہوا اور سوال کیا حضرت نے اُسکا ہاتھ
پکڑکے دس بار درود شریف دم کی اور مٹھی اُسکی بندکردی اور رخصت کیا درویش نے
پھر اُسی حلقہ مین جاکر سوال کیا جہودون نے کہا کہ تجکو علی مرتضے نے کیا دیا اُسنے کہا کہ
دس مرتبہ درود پڑھی ہے اور مٹھی بند کردی ہے جہودون نے اُسکی مٹھی اپنے ہاتھ سے
کھولی دیکھا تو عجب نقود و کنوز اسرار غیب ہین یعنی بہت دینار سُرخ اُسکی مٹھی مین بند ہین
اس حال کو دیکھکر تمام جم غفیر جہودون کا بصدق دل حلقۂ اسلام مین داخل ہوا نقل ہے کہ
بزمانۂ خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک اعرابی فریادکنان و نالان زنان
دار الانصاف خلیفۂ اکبر مین آکر مظہر مدعا ہوا کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے فلان مقام پر فلان روز مجھسے
شتر سرخ مو بیش قیمت قرض خریدے تھے حضرت نے تو انتقال فرمایا اب مین کس سے کون
خلیفہ وقت ادا فرمائین حضرت صدیق اکبر نے حسب ضوابط شرعیہ اُس سے فرمایا کہ گواہ
اور تمسک مکمل پیش کر اعرابی سخت گھبرایا احضار شاہدین و ثبت تمسک سے معذور تھا
صاف انکار کیا اور کوئی وجہ ثبوت پیش نکر سکا مگر دعوی صادق طلب مدعا سے دست کش نہوا
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین گیا وہان بھی وہی جواب پایا پھر حضرت عثمان

Marfat.com
Marfat.com

جامع قرآن رضی اللہ عنہ کی خدمت مین جاکر ملتمس ہوا وہان بھی مثل اول کے جواب صاف پایا
اور رونے لگا ایک شخص نے کہا کہ تو حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے پاس جا اگر دعوے
تیرا صحیح ہی تو مدعا تیرا وہان حاصل ہوگا اعرابی اُسی طرح گریان خدمت سراپا سعادت حضرت
ولایت پناہ مین حاضر ہوا اور عرض مدعا کیا اور سب ماجرا بیان کیا آپ نے تھوڑی دیر
تو تامل فرمایا اور وصیت آپکو فرمودہ حضرت رسالت پناہ یاد آیا کہ آپ نے حالت بیماری
مین ارشاد فرمایا تھا کہ بعد میرے ایک اعرابی تمھارے پاس آویگا اور سو شتر کا دعوے کریگا
تم اُسکو ہمراہ لیکر جنگل مین فلان ٹیلہ پر جانا اور یہ دعا پڑھنا بحکم خداے قدیر اُس ٹیلہ
سے ایک مہار شتر پیدا ہوگی اُسکو پکڑ کر کھینچنا تو سو شتر سرخ موی قطار نکلیگی وہ اُس اعرابی
کے حوالہ کر دینا پس اُسی وقت حضرت سلطان الاولیا نے حضرت سلمان فارسی کو بلواکر فرمایا
کہ باجتماع جملہ مردمان شہر مدینہ مین منادی کرادو کہ جملہ صغار و کبار شہر کے فلان وقت فلان
جگہ مجتمع ہون اور تماشاے قدرت ایزدی کا ملاحظہ کرین حسب الحکم منادی تمام شہر مین
ہوگئی دوسرے دن علی الصباح تمام خلق انبوہ در انبوہ اُسی مقام معہود پر جمع ہوئی اور
خلیفہ رسول اللہ صلعم اور جملہ اصحاب اُس جگہ موجود ہوے اس اثنا مین حضرت شاہ ولایت
ایک جماعت کثیر کو ہمراہ لیے ہوے اُسی مقام پر تشریف لائے اور اعرابی بھی حاضر ہوا قریب
پشتہ ریگ کے رو بقبلہ ہوکر آپ نے اول درود شریف پڑھی اور پھر وہ دعا جو حضور نے
فرمائی تھی پڑھنی شروع کی جسوقت دعا تمام ہوئی ایک مہار شتر پشتہ ریگ سے نمودار ہوئی
آپ نے بسم اللہ کہکر اُسکو کھینچا ایک شتر سرخ مو نکلا اور پیچھے اُسکے قطار اشتران کی نکلنے لگی
آپ نے وہ مہار حوالہ اعرابی کے کر دی اور فرمایا کہ تیرے اونٹ ایسے ہی تھے اُسنے اقرار کیا
حاضرین نے اُسوقت یہ کرامت حضرت رسالت پناہ کی دیکھکر سبحنک اللہ عظمت
جلالک کا شور کیا اور جسقدر کفار وہان موجود تھے اور پہلے اُنکو اب یقین نہ تھا بصدق
دل ایمان لائے اور اعرابی نے یہ اعجاز حضرت رسالت پناہ اور کرامت حضرت ولایت

Marfat.com
Marfat.com

دیکھکر شکر ادا کیا اور شاد و شاد وہان سے اپنے گھر کو معاودت کی الحق راست ہی شعر علی کو کوئی کیا جانے
علی کو مصطفےٰ جانے * علی جانے علی کو کچھ اگر جانے خدا جانے * نقل ہی کہ حضرت ابوتراب شمس الشموس
انیس النفوس تمام شب بیدار رہتے تھے اور خشوع و خضوع کے ساتھ تسبیح و تہلیل مجاہدۂ نفس
و ریاضت شاقہ و ثنائے الٰہی مین مشغول رہتے تھے وقت طلوع آفتاب کے رو بقبلہ ہو کر
حضرت سید المرسلین پر درود نامی دو پڑھتے تھے پھر شوق و عظ مین صرف ہمت فرماتے
اور اکثر عالم ذوق مین رہتے افعال و اقوال آپ کے حضرت سرور کائنات سے نہایت مماثل
تھے جب سے خرقۂ فقر و ارادت کو تن مبارک پر آراستہ کیا تھا آپ کو اکثر گریہ و زاری و خوف
باری طاری ہوتا فرماتے تھے کہ مین نے خرقہ حضرت سلطان دو عالم کا اسواسطے ہر وقت
زیب بدن کیا ہی کہ اسکی برکت سے حصول مقاصد عشق الٰہی ہون اور حضرت نے اس دولت
خاص کا مجکو امین فرمایا ہی ایسا نہو کہ غیر متابعت افعال یا اقوال و سنت و طریقت حضرت
محبوب رب العزت کے وقوع مین آوین اور فردائے قیامت کو شرمسار ہون۔ نقل ہی
کہ ایک مرتبہ ہنگام پیکار پائے مبارک مین پیکان تیر ٹوٹ کر رہگیا لوگون نے ہرچند نکالا مگر قدم
مبارک سے نہ نکلا اور پائے اقدس پر ورم آگیا اس تدبیر مین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ حضرت کو وقت نماز حضور قلب ہوتا ہی اور آپ ذوق و شوق مین ایسے بیخبر
ہوتے ہین کہ اگر لاکھ نشتر جسد اقدس مین لگین تو حضرت کو مطلق خبر نہو چنانچہ لوگون نے
ایسا ہی کیا کہ جب یہ دیکھا کہ پیکان کسی تدبیر سے نہین نکلتا ہی اور آپ کو نہایت تکلیف
ہوتی ہی تو اسوقت موقوف رکھا اور جب آپ نماز مین مشغول ہوئے تو خادمون نے وہ
پیکان پائے اقدس سے نکال لیا اور حضرت کو مطلق خبر نہوئی جب نماز سے فارغ ہوئے
اور پائے مبارک پر خون روان دیکھا تو آپ نے تجدید وضو کیا اور نماز مین بدستور مشغول
ہوئے سبحان اللہ ذات والا صفات عجب جامع حسنات تھی کہ ہر صفت مین ایک نمونہ
قدرت الٰہی کا تماشا ہوتا تھا۔ حال کرامت اشتغال آپ کے حیطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہین

Marfat.com
Marfat.com

اور مثل آفتاب کے اظہر بلکہ ہر شخص ماہر اسواسطے چند سطر بطریق ایجاز کے ابتدا ہوتی ہین
نقل ہی کہ حضرت شاہ ولایت نے چھ خلیفہ اپنے کیے تھے ایک حضرت امام المسلمین حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ دوسرے امام ہمام حضرت امام حسین علیہ السلام تیسرے قطب الاقطاب حضرت
خواجہ اویس قرنی چوتھے حضرت قطب السالکین حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
پانچوین کمیل بن زیاد چھٹے قاضی ابو المقدم بن ہانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین حضرت نے چھ برس
خلافت کی سن مبارک آپ کا بعض روایات سے ساٹھ برس کا تھا اور بعض پینسٹھ سال کا
بیان کرتے ہین سنہ چالیس ۴۰ ہجری نبوی مین سترھوین ۱۷ رمضان المبارک شب جمعہ کو یا تیئیسوین ۲۳
ماہ مذکور کو حضرت نے جام شہادت نوش فرمایا اور واصل الی اللہ ہوئے نقل ہی کہ بعد شہادت
ایک شخص مرہ بن قیس کا فر شقی ازلی نے نہایت قساوت قلبی سے قبر شریف کا کھودنا چاہا اور نعش
مبارک کا نکالنا منظور کیا قریب روضۂ اقدس کے اس خیال بد مآل سے آیا ہنوز مرتکب
اس فعل بد کا نہوا تھا کہ اندرون مرقد مطہر سے دو انگشت مثل ذوالفقار نکلین اور گردن
ملعون پر لگین بسان تیغ تیز سر کو قلم کیا اور وہ ناری اُسیوقت کرۂ نار کو پہونچا جب اور
مردودون نے یہ کرامت حضرت کی معائنہ کی خیالات فاسدہ سے تائب ہوئے الحق ممات اولیا
حیات مقبول بارگاہ صمدی کو ہر وقت حیات ہی انکو ممات نہین ہی شعر کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زمان از غیب جان دیگر است ✦ اور واقعہ شہادت آپ کا مشہور ہی کہ آپ کے غلام
ابن ملجم نے اندرون مسجد کوفہ کے وقت عبادت جناب باری کے زخمی کیا اور جب لوگون نے اسکو
گرفتار لیا تو آپ نے اپنا خون بخشدیا اور اسکو کچھ تشدد نہ کیا بلکہ جب آپ کے واسطے شربت آیا
تو آپ نے فرمایا کہ ابن ملجم کو دے آؤ کیونکہ اسکو مجھ سے زیادہ تشنگی ہی اللہ اللہ باوجود اتنی
بڑی خطا کے بھی آپ نے عطا فرمائی یہ شان ستاری کا جلوہ ہی۔ اور آپ کے مدفون ہونے مین
اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ بموجب وصیت کے شتر پر نعش مبارک کا صندوق رکھد
کروہ دریان کوہ نجف لیگیا اور بعض کمین اور بیان کرتے ہین لیکن روایت اول پر

Marfat.com
Marfat.com

اتفاق ہوا بیسوین ماہ رمضان سنہ چہل ہجری نبوی صلعم کو آپ رونق بخش خلد برین ہوئے
چنانچہ تاریخ وفات آپکی مشہور ہے ابن ملجم برید فرق علی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون فقط

بیان حضرت قطب الاقطاب خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

بعد شہادت حضرت شاہ ولایت کے سلسلہ خاندان والاشان چشتیہ کا خواجہ خواجگان
حضرت حسن بصری سے رونق فزا ہوا اور منصب خلافت طریقت و معرفت حضرت کو ملا خواجہ صاحب
نہایت متقی اور پارسا تھے اور ریاضت اور مجاہدہ سے ایکدم خالی نہ رہتے صاحب کرامت اور
مستجاب دعوات تھے آپکی ذات مصدر سعادات تھی کنیت آپکی ابو محمد اور بعض ابو نصر
کہتے تھے آپ تابعین مین افضل و اعظم ہین امام الحرمین بھی تھے کلام کرامت نظام آپکا
غایت فصاحت و بلاغت سے مثال کلام انبیا تھا خلاصۃً آپکی تقریر مین عین پرتوہ کلام
معجز نظام حضرت خیر الانام نمایان ہوتا تھا عالم علم ظاہری و معنوی تھے واقف راز خفی و جلی
تھے حضرت شاہ ولایت نے آپکو وہ خرقہ فقر و ارادت کا عطا فرمایا تھا جو حضرت سید المرسلین
سے حضرت کو ملا تھا اوصاف حضرت خواجہ کے بے حد و بے عد ہین مقام سلوک و وصول و فضائل
جلائل اجتہاد و زہد و تقویٰ فقر و ورع تصرفات و تقربات و غنائم مین آپکا سرمایہ وافی جناب
باری سے ملا تھا آپ صاحب ولایت باعظمت تھے ہدایت و ارشاد و مواعظ و نصایح سے
لوگونکو بذل نعمت فرماتے تھے اکثر آدمیون کو ارشاد و کلام سلوک و عرفان سے نرم دل کرکے
واصل محبت الٰہی کرتے تھے قطع نظر ماہریت علم باطنی کے علوم ظاہری مین بھی آپکو
منصب امانت حاصل تھا چنانچہ اکثر مقامات پر کتب متداولہ مین اکثر جگہ امام بصری لکھا ہے
آپکے تصرفات سے یہ چند امور مشہور ہین کہ محفل خاص مین فاسق و فاجر جاکر تائب
ہوتے تھے پھر تمام عمر نام فسق و فجور کا نہین لیتے تھے اور دنیا و ترک دنیا کرتے تھے۔ نقل
ہے کہ حسن بصری کہ ابتدا مین نہایت مالدار تھے اور سوداگری کرتے تھے آخر ایک روز جذبہ محبت
الٰہی نے کشش کی تمام مال و منال اپنا خدا کی راہ مین تقسیم کردیا اور قوت یک روزہ بھی ترک کیا اور حضرت

Marfat.com
Marfat.com

علیؓ کی خدمت مین رہنا اختیار کیا اور ریاضت اور مجاہدہ اس حد کو پہونچا یا کہ بعد چار پانچ روز
کے افطار صوم کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مین نے خرقہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا حضرت مرتضی علی سے
پایا ہی کیونکر متابعت نکرون اور لکھا ہی کہ ستر برس تک آپکا وضو سوا ے متوضا کے نہین گیا
اور آپ سردار اس گروہ فقر کے تھے۔ ایک شخص نے کہا کہ حسن بصری نے یہ بزرگی کیونکر پائی
دوسرے بزرگ نے بجواب اسکے فرمایا کہ حسن کو ساتھ خلق کے کچھ حاجت نہین اور خلق کو حسن
کے ساتھ علم و فضل اور نصیحت اور ہدایت کی حاجت ہی نقل ہی کہ جسوقت حضرت بصری تولد
ہوئے تو روبروے حضرت عمرؓ کے لیگئے آپ نے دیکھکر فرمایا کہ اس طفل کا نام حسن رکھو کہ صورت
مین حسین ہی۔ نقل ہی کہ حالت شیرخوارگی مین حضرت بی بی ام سلمہؓ کی خدمت مین تہے
اور آپ نے شیر اپنا پلایا ہی اور یہ ہی سبب زیادہ تر بزرگی کا ہی کہ بی بی صاحبہ موصوفہ نے
انکے حق مین دعا کی ہی کہ آلہی اس طفل کو مقتداے خلق کر اور ایسا ہی ہوا۔ نقل ہی کہ ایک روز
پیالہ مطہرہ حضرت رسالت پناہ صلعم کا پانی سے بھرا ہوا رکھا تھا خواجہ نے وہ پانی بالکل پی لیا
جب حضرت نے وہ پانی طلب کیا تو بی بی صاحبہ نے عرض کیا کہ وہ پانی تو حسن پی گیا اسوقت
رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جسقدر اُسنے پانی پیا ہی اُسیقدر علم میرا اُسمین سرایت کر گیا اور آپنے
ایکبار بغل مین بھی لیا ہی نقل ہی کہ آپ اکثر خاموش رہتے تھے اور باتین کم کرتے تھے اور
خلوت مین تشریف رکھتے تھے اور یہانتک رویا کرتے کہ پانی آنسوؤن کا ناودان مین سے
ہوکر نکلا کرتا اور جو کوئی دریافت کرتا کہ یہ پانی کیسا ہی تو آپ فرماتے کہ یہ پانی چشم گنہگاران
کا ہی اور آپ صاحب ذوق و شوق اور اہل درد تھے اور راگ اکثر سنا کرتے اور خوف خدا
بہت کیا کرتے اور جب کوئی ذکر خدا کرتا تو آپ سنکر بیہوش ہو جاتے آخر روے مبارک پر پانی
چھڑکتے جب ہوش آتا اور آپ اُس حالت مین فرماتے کہ آلہی حسن گنہگار ہی اسیر حسرت
اور فرداے قیامت کو شرمندہ نکرنا نقل ہی کہ ایک روز مالک دینار نے آپ سے سوال
کیا کہ عقوبت عالم کیا ہی فرمایا کہ مرنا دل کا پھر سوال کیا کہ مرنا دل کا کیا ہی کہا کہ حب دنیا اور اسکا

Marfat.com
Marfat.com

شخص نے پوچھا کہ حال ہم دنیا داروں کا کیونکر ہے آپ نے فرمایا کہ لوگ جسطرح دریا مین ہون اور کشتی شکستہ ہو۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص نے کہا کہ فلان شخص حالت جان کنی مین ہے فرمایا کہ یہ مت کہہ بلکہ یون کہو کہ ہفتاد سال سے وہ شخص جان کنی مین تھا اب اسے مخلصی ہوئی اور اپنی جگہ پر پہونچیگا یہان مسافرت مین تھا نقل ہے کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک گوسفند آدمی سے آگاہ زیادہ ہے دور سے آواز شبان کو سنکر چرائی سے باز رہتی ہے اور آدمی سخن خدا بھی سنکر اپنی حرکت سے باز نہین آتا ہیہات ہیہات نقل ہے کہ کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ مسلمانی کیا شی ہے اور مسلمان کون ہے آپ نے فرمایا کہ مسلمانی کتاب مین ہے اور مسلمان گور مین اور ارشاد کیا کہ جو شخص بعد اپنے دنیا کو دیکھنا چاہے وہ نگاہ کرے کہ دنیا بعد اوروں کے کیونکر ہے اسپر اپنا بھی قیاس کرے اور فرمایا کہ توریت مین لکھا ہے کہ جسنے قناعت کی وہ بے نیاز ہو گیا اور جسنے حسد ترک کیا وہ مؤدب ہوا اور جسنے صبر کیا اسنے برخورداری جاوید حاصل کی اور فرمایا کہ معرفت جاوید وہ ہے کہ اپنے مین ایک ذرہ خصومت نہ دیکھے نقل ہے کہ آپ نے ایک روز اپنے خادم سے فرمایا کہ برائے افطار بازار سے نان و ماہی بریان خرید کر لا خادم نے ایسا ہی کیا جب حضرت نے غذاے لطیف دیکھی نہایت تاسف سے کہا کہ درویش کو غذاے لطیف سے کیا تعلق خادم نے عرض کیا کہ خود حضور نے یہ طعام منگایا ہے اب کھانے مین تامل کسواسطے ہے حضرت نے افسوس کرکے ایک نعرہ دل سے کیا اور سعاً بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے رجوع بخدا ہو کر عرض کی کہ خداوندا حسن نے سہو سے گناہ کیا ہے تو عفو کر اور فقرا کے دفتر سے نام اسکا خارج نفرمایا بعد اسکے از روے ندامت و تاسف ایک چلہ بھر کچھہ نہ کھایا اور معتکف گریہ ندامت رہے تاآنکہ نداے غیب آئی کہ اے حسن ہمنے عفو کیا اور درویشان کامل پر تجھکو سروری دی مگر فروتنی و شکستہ حالی کو ترک نکر کہ ہم انھین چیزون کو عزیز رکھتے ہین نقل ہے کہ حضرت ایک دفعہ ایک گروہ کے ساتھ حج کو جاتے تھے راہ مین تشنگی لوگون پر

Marfat.com
Marfat.com

غالب ہوئی ناگہان ایک چاہ پر پہونچے کہ ڈول رسّی اُسپر کچھ نہ تھا اُسوقت خواجہ کامل النسبت نے
ہمراہیون سے خطاب کیا کہ مین نماز پڑھتا ہون اور تم کوئین پر پانی پیو چنانچہ حضرت تو مصروف
نماز ہوئے اور آدمی جو چاہ پر گئے تو کوئین کو ابلتے دیکھا سب نے سیراب ہوکر پانی پیا اور کسی نے
وضو کیا آخر کسی شخص نے کوتہ اندیشی سے ایک ظرف پانی اس سے بھر لیا سَآب جوشان تہ
چاہ مین پہونچا حضرت خواجہ نے ارشاد کیا کہ ای شخص تو نے رحمت خدا پر اکتفا نہ کیا ورنہ پانی
اسیطرح اُبلتا اور ہمیشہ لوگون کے کام آتا نقل ہی کہ حجاج ایک روز لشکر و حشم کثیر کے
ساتھ حضرت کی بزم مین داخل ہوا آپ نے کچھ توجہ نہ کی اور جسطرح باتین کر رہے تھے کیے گئے
حجاج ہتھیار باندھے تھا حاضرین مین سے ایک نے یہ استغنا معاینہ کرکے کہا کہ واقع مین حسن ہی
پھر حجاج اُٹھا اور بازو سے خواجہ پر ہاتھ رکھکر لوگون سے خطاب کیا کہ اگر دنیا مین مرد خدا
دیکھا تو حسن کو دیکھا مردان خدا ایسے ہوتے ہین نقل ہی کہ ایک شخص کو عرصۂ محشر نظر آیا
اُسمین حجاج کو دیکھا پوچھا کہ تو کیا مانگتا ہی جواب دیا کہ جو کچھ موحد لوگ طلب کرتے ہین یہ سخن
اسلیے کہا کہ وقت نزع کہا تھا کہ مردمان تنگ حوصلہ کو دیکھا اسلیے کہ سب متفق اللفظ یہ ہی
کہتے ہین کہ بخشش اسکی نہوگی اور تو رحیم و غفار ہی مجھپر رحمت کر اور گویندگان پر ظاہر فرما کہ
فعال لما یرید بس تیری ہی ذات سزاوار ہی یعنی جسکے ساتھ جو معاملہ تو چاہتا ہی کرتا ہی جب حضرت
خواجہ نے یہ بات سنی فرمایا کہ یہ کیا مقام ہی زمان آخرت تھا نجات ہوگئی نقل ہی کہ ایک آتش پرست
شمعون نام حضرت قطب الاقطاب کے ہمسایہ مین رہتا تھا آخر شدت مرض سے حالت
نزع مین مبتلا ہوا خواجہ نے یہ حال سنکر بپاس حق الجوار کے اسکے گھر تشریف ارزانی فرمائی
اسکے بالین پر جاکر خطاب کیا کہ ای مشرک خدا سے توبہ کرکے اسلام لا قادر ذو الجلال تجھے
بخشدیگا اور بمکافات آتش پرستی بعد توبہ عذاب نار سعیر سے تجکو نجات ملیگی شمعون نے
کہ خواجہ درست فرماتے ہین مگر مین بحمیت و غیرت دو چیز کے مسلمان نہین ہوتا ایک
یہ کہ اہل اسلام دنیا کو برا جانتے ہین اور پھر دنیا کو مانگتے ہین اور موت برحق جانکر

12.9592

Marfat.com
Marfat.com

سامان عقبیٰ نہین کرتے قطب الاقطاب نے فرمایا کہ یہ سچ مگر اہل اسلام وحدانیت خدا کے
مقر ہین لاشریک جانتے ہین اور معصیت کرتے ہین تو اُسکی توبہ کے بعد مستوقع آمرزش ہین
اور وہ غفور الرحیم ہی بخشے گا اور تو نے تمام عمر آتش پرستی مین صرف کی با اینہمہ خدمت
اگر ایک انگشت بھی آگ کو لگ جاے تو فوراً جل جاے اور مین خداپرستی سے وہ طاقت
رکھتا ہون کہ آتش سوزان مین ہاتھ ڈالدون تو رونگٹا بھی نہ جلے اُسوقت شمعون نے
کہا کہ اگر قول آپ کا مطابق واقع ہو تو مین ابھی افعال گذشتہ سے توبہ کرکے مسلمان
ہوتا ہون لیجیے یہ آتش موجود ہے امتحان کیجیے حضرت قطب الاقطاب رضی اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ
کہکر آگ مین ہاتھ ڈالدیا اور دیر تلک اسمین رکھے رہے بعنایت الٰہی ایک بال بھی آپکے
جسم مبارک کا گرم نہ ہوا شمعون نے یہ کرامت دیکھکر کہا کہ اے خواجہ قول آپکا درست
اور دین آپ کا صحیح ہے مگر مین نے تمام عمر آتش پرستی کی ہے اب ایک دو ساعت کیے ربط
یار قدیم سے کیا اعراض کرون اچھا یہ سہی عالم آخرت مین میری آمرزش کی سند کیا ہے
کہ جسپر ایمان مغفرت ہو مگر آپ کوئی دستاویز آمرزش آخروی مجھے لکھدین تو ابھی اسلام
لاؤن فی الحال خواجہ باکمال نے ایک تحریر اُسکو لکھدی اُسوقت شمعون بصدق دل مشرف
باسلام ہوا اور بہت گریہ کرکے حضرت سے بطور وصیت کہا کہ بعد وفات آپ اپنے ہاتھ سے
مجھے غسل وکفن دین اور گور مین رکھین اور یہ بھی خط میرے کفن مین رکھدیجیے کہ بروقت
سلام بازپرس مجھے حجت وتمسک نجات ہو یہ باتین کرکے انتقال کیا بعد وفات شمعون
حضرت خواجہ نے کمال محبت سے تجہیز وتکفین کیا اور نماز پڑھی بعد فراغت اپنے مکان
آئے اور اس مبادرت سے کمال خجل ہوئے کہ الٰہی اس گستاخی کو تو معاف فرما کہ
...مجھ سے سرزد ہوئی ہے اور فرمایا کہ دنیوی بادشاہ سے ایسی دلیری نہین کیجاتی
...مین نے سلطان ارض وسما کی جناب مین کی ہے مین کون اور تحریر مجل کا کیا منصب اسی
...مین خواجہ کی آنکھ لگ گئی تو خواب مین شمعون کو تاج مکلل بر سر وخلعت عمدہ در بر

Marfat.com
Marfat.com

گلستان جنان مین گلگشت کرتے دیکھا خواجہ نے شمعون سے پوچھا کہ حال کیا ہی اور خدا سے
معاملہ کیونکر گذرا شمعون نے کہا کہ یا خواجہ آپ کے ذریعہ اور وسیلہ سے خدائے رحیم نے میرے
گناہ بخشدیے اور جو حال کہ تم دیکھتے ہو اس سے زیادہ عیش وعشرت مجکو حاصل ہی یہ سب
آپ کی بدولت ہی یہ آپ کا احسان مجھپر ہی اب آپ کچھ فکر نکرین اور آسودہ خاطر رہین کہ سفا
آپ کی مقبول ہوئی اب یہ خط اپنا لیجیے مجھے حاجت نہین اسی قال ومقال مین خواجہ بیدار ہوئے
تو اسی خط کو بستر پر پایا خواجہ نے اُسوقت سجدہ شکر ادا کیا اور جناب باری مین التماس کی
کہ الٰہی رحمت تیری وسیع ہی اطاعت وعبادت کے سبب پر حصر رحمت نہین محض فضل وکرم
تیرا چاہیے - سچ ہی کہ ستر برس کا مشرک تبہ کار معصیت شعار ایک کلمہ سے رستگار ہو گیا تو
مومن ضعیف وحقیر امیدوار فضل بیشمار کیونکر رحمت ومغفرت سے ناکام رہ سکتا ہی ؏
دوستان را کجا کنی محروم * تو کہ با دشمنان نظر داری نقل ہی کہ خواجہ بہت راگ سنتے تھے او
سماع کو دوست رکھتے تھے اور وقت سماع وجد مین آتے آپ کا قول ہی کہ سماع اسرار
خدا مین کا ایک راز و کیفیتین ہی جو ہر دل پر اثر اپنا حسب استعداد طبیعت پہونچاتا ہی
صاحب دل اہل نسبت کو رجوع بخدا کرتا ہی اور کیفیت وذوق ومعرفت حقیقت اشنا
فاسق بدنہاد سنکر لذائذ نفس امارہ کا پابند ہو کر مردود ہوتا ہی نقل ہی کہ حضرت خوا
ہفتہ مین ایکبار مجلس کر کے منبر پر خطبہ پڑھتے تھے جبتک حضرت رابعہ بصری داخل
مین نہ ہوتین منبر پر وعظ نفرماتے جب حضرت مخدومہ ولیہ تشریف لاتین اُسوقت
آپ وعظ کہتے اور گریہ کثیر کرتے اور حضرت رابعہ مخدومہ کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے کہ ا
عظمت مآب ای عصمت قباب یہ ہنگامہ گرمی مجلس آپ کے مقدم کی برکت سے ہی لوگون
معروض کی کہ ای خواجہ اتنے اکابر فقرا صلحا آپ کی مجلس مین موجود ہین اور آپ انتظار مخد
کرتے ہین اسکا کیا سبب ہی آپ نے فرمایا کہ ہاتھیون کی خوراک چیونٹیون کے سینہ مین [illegible]
ہر کارے وہر مردے سبحان اللہ ایک عورت کی علو مرتبت وشناسائی معرفت وفراخ حو

Marfat.com
Marfat.com

کو دیکھنا چاہیے کہ اُس معظمہ مقبرہ کو خدا سے کیا تقرب حاصل تھا مصرع آنراکہ بداوند بدو دہد
بداوند۔ نقل ہی کہ ایکبار سفر بیت اللہ مین آپ نے ایک خرمہ ایسا پایا جسکی گٹھلی زرین تھی
حضرت نے مکہ معظمہ مین پہونچکر اُس زر سے طعام نوش کیا اور تقسیم کردیا بعد چندے مدینہ
منورہ کو گئے وہان دیکھا کہ ابو بکر او رعمر المقری قرآن پڑھاتا ہی مقارن اس حال کے
ایک کودک سہ حمال قرآن شریف پڑھنے کو ابو عمرو کے پاس آیا معلم مذکور امرد کو خوبصورت
دیکھکر مائل ہوا اس خیانت سے ابو عمرو تمام قرآن مجید آغاز سے آخر تک حرف بحرف بھول گیا
ابو عمرو اپنی تقصیر پر متنبہ ہو کر گھبرایا اور خیال فاسد سے توبہ کی اور نادم ہوا اور حضرت
کے قدم پکڑ کر عذر تقصیر کیا اور بخشش چاہی آپ کو اُسکی زاری پر رحم آیا فرمایا کہ زمانہ
حج ہی تو بھی حج کو جا بعد فراغ حج مسجد خیف مین جا وہان محراب مین ایک پیر مرد بیٹھا ہوگا
انکو سلام کر کے الگ گوشہ مین کھڑا ہو جانا اور بعد فراغ اشغال اُن بزرگ سے
اپنی سرگذشت کہنا انشاء اللہ تعالے اپنا مقصد پائیگا ابو عمرو نے فرمودہ خواجہ پر عمل کیا
اور وہان جا کر دیکھا تو ایک پیر مرد بیٹھے ہین اور انبوہ کثیر اُنکے گرد وپیش ہی ابو عمرو سلام
کر کے ایک گوشہ مین کھڑا ہو گیا جب وہ بزرگ اپنے اشغال سے فارغ ہوئے اُسمین ایک
بزرگ نورانی صورت باہر سے آئے ابو عمرو تو وہین کھڑا رہا اور وہ پیر مرد اور سب حضار
واسطے تعظیم اُس بزرگ کے دروازہ تک گئے اور پیشوائی کر کے لائے پھر باہم دونون کے
صحبت اور مجالست ہونے لگی جب وقت نماز آیا وہ بزرگ نورانی صورت اُٹھا اور
ساتھ ہی اُسکے تمام حضار بھی چلے گئے پیر مرد اکیلا رہگیا اُسوقت ابو عمرو کو پاس بلا کر
اُسنے تمام اپنا واقعہ بیان کیا پیر مرد نے آسمان کی طرف دیکھا ہنوز سر نیچا نہ کیا تھا
ابو عمرو کا مطلب حاصل ہو گیا ابو عمرو قدمون پر گرا اور شکر اس احسان کا ادا کیا
پیر مرد نے پوچھا کہ تجکو میرے پاس کسنے بھیجا تھا کہا حسن البصری نے پیر مرد نے کہا کہ
وہ حسن بصری نے میرا پردہ فاش کیا مین رسوا ہوتا ہون اور کہا کہ تو جانتا ہی کہ

Marfat.com
Marfat.com

شخص جو آیا تھا کون تھا ابو عمرو نے کہا کہ مین واقف نہین کہا یہ حسن بصری تھا بصرہ سے
نماز پیشین پڑھکر یہان آتا ہی پھر یہان سے جاکر دوسری نماز وہان پڑھتا ہی پھر کہا کہ جسکا
امام حسن بصری ہو اسکو دوسرے کی کیا حاجت جب ایسا معین ہو تو اور سے کیون طالب
دعا و مدعا ہو۔ **نقل ہی** کہ ایک شخص بزرگ خواجہ کی مسجد مین علی الصباح گیا دیکھا کہ دروازہ
مسجد بند ہی بزرگ نے دریافت حال کے واسطے دروں مین کان لگائے اندر سے آواز
معلوم ہوئی کہ خواجہ دعا مانگتے ہین اور کچھ اشخاص آمین کہتے ہین تاآنکہ روز روشن ہوا
اور دروازہ کھلا تو بزرگ نے دیکھا کہ خواجہ تنہا بیٹھے ہین نہایت حیرت مین ہوا اول نماز
ادا کرکے خواجہ سے عرض کی کہ اس ماجرائے شگرف سے مجکو مطلع فرمایئے خواجہ نے کہا کہ
بشرط عدم افشائے راز بیان کرتا ہون کہ ہر شب آدینہ کو یہان پریون کا گذر ہوتا ہی مین
علوم کا درس دیتا ہون بعد فراغ تعلیم تعلم مین درگاہ الٰہی مین مناجات کرتا ہون اور
یہ حاضرین آمین کہتے ہین۔ **نقل ہی** کہ کبھی کسی نے آنکھ اُس قطب الاقطاب کی بے گریہ
نہین دیکھی اور غایت لاغری سے استخوان آپ کی ایک ایک نمایان تھین۔ اور مغز
دماغ تک خشک ہوگیا تھا یہانتک کہ طبیبون نے آپ کی نبض دیکھی اور بہت مغموم ہو
اور روئے خادم نے دریافت کیا کہ موجب اس گریہ کا کیا ہی اطبا نے کہا کہ ہمنے نبض دیکھا
معلوم کیا کہ آپ کے بدن مین بالکل خون نہین اور مغز استخوان بھی کم ہوگیا ہی پھر ایسے
شخص کی زندگی کب ہو سکتی ہی مگر قدرت خدا ہی حضرت نے نعرہ مارا اور فرمایا اے اطبا
احمق نبض عشاق کی تم کیا شناخت کرسکتے ہو حیات عوام کی مغز اور خون کے سبب سے ہی
حیات عاشقان خدا کی ذکر خدا ہی جسوقت یاد مین مشغول ہوتے ہین ہزار جان اور
جان کی قوت حاصل ہوتی ہی **شعر** کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جان دیگر ست
نقل ہی کہ حضرت خواجہ کے پانچ خلیفہ تھے۔ خواجہ عبد الواحد۔ خواجہ حبیب عجمی
ابن زرین۔ شیخ عتبہ۔ شیخ محمد واسع۔ اور سوا انکے رابعہ بصری بھی خلفائے حضرت سے

Marfat.com
Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین - نقل ہی کہ جسوقت آپ نے اس عالم فانی سے طرف مُلک بقا کے رحلت فرمائی اُسوقت لوگون نے عالم غیب سے یہ آواز آئی - اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ وَنُوْحًا وَّآلَ اِبْرَاہِیْمَ وَآلَ حسن اور اُسی زمانہ مین ایک شخص بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ دروازے آسمان کے کشادہ ہین اور منادی کرنے والا منادی کرتا ہی کہ خواجہ اپنے خدا کے پاس پہونچ گیا اور خداے عزوجل اُس سے خوشنود ہی اور انتقال آپ کا واقعہ تاریخ چہارم ماہ محرم الحرام سنہ کو ہوا ہی چنانچہ تاریخ جویا کی اُسیر شاہد ہی - قطب ۱۱۱ - اور روضہ متبرکہ حضرت کا بصرہ سے تین کوس پر ہی - رضی اللہ تعالے عنہ

بیان حضرت خواجہ عبد الواحد قدس سرہٗ

یہ حضرت عمدہ خلفاے حضرت حسن بصری سے ہین اور خرقہ فقر وارادت اُنھین حضرت سے پایا صاحب کشف وکرامت ماہر علم معرفت تھے اور زبدۃ اولیاے کرام اور عمدہ مشائخ عظام سے تھے اور کنیت آپ کی ابی الفیض تھی اور کمیل بن زیاد سے بھی نعمت حاصل کی تھی اور خرقہ فقر پایا تھا نقل ہی کہ حضرت ہمیشہ صایم الدہر اور قایم اللیل تھے اور بعد تین روز کے روزہ افطار فرماتے اور تین لقمہ سے زیادہ نہ کھاتے اور راگ ہمیشہ سنتے اور جب آپ خواجہ حسن بصری کے مُرید ہوئے اُسیوقت ترک محسوسات کیا اور جنس اور نقد اور اسباب جو کچھ آپکے یہان تھا سب خدا کی راہ مین لٹا دیا اور پھر کبھی دنیا کی طرف توجہ نہ کی اور جب کبھی آپ کسی سائل یا مفلوک کو کچھ دیتے تو اُس ہاتھ کو پانی سے دھو ڈالتے کہ مبادا زخمی نہو جاے اور فرماتے کہ فقیر کے ہاتھ مین دینار آیا ہی کہین یہ ہاتھ مجروح نہون اور روبروے پیران عظام کے ندامت نہو کیونکہ فقیر کو تہی دست اور تہی شکم اور تہی کیسہ رہنا چاہیے اور اگر ایسا نہو تو مُدعی ہی اور کم ہمت ہی اور منتہی کہنا نہ چاہیے - نقل ہی کہ آپ نے ارادت سے پہلے چالیس برس ریاضت اور مجاہدہ کیا ہی اور عالم متبحر تھے اور شاگرد ان حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے تھے اور ہمیشہ خلایق سے متنفر رہتے البتہ کسی اہل دل کی خبر ملتی تو اُسکے ملنے کے واسطے

Marfat.com
Marfat.com

سنز لون جاتے اور خرد و بزرگ کو آپ پہلے سلام کرتے۔ **نقل ہی** کہ آپ نے ایک غلام شب
کی خدمت کے واسطے خرید کیا ایک روز آدمی رات کے وقت حضرت نے اُسکو آواز دی جواب
نہ آیا اور حالانکہ دروازہ مکان کا مقفل تھا جب صبح ہوئی غلام حاضر ہوا اور چند دینار حضرت
کو دیے کہ اُسپر سورۂ اخلاص منقش تھا اور عرض کیا کہ اسیطرح ہر روز آپ دینار لے لیا کیجیے
اور شب کو مجھے خدمت سے معاف رکھیے خواجہ نے اس بات کو قبول کیا بعد کتنے ہی دنون کے
ایک دن کچھ آدمی آئے اور اُنھون نے کہا کہ یا خواجہ یہ غلام آپ کا نباشی کرتا ہی اور رات کو
گورستان مین جاتا ہی حضرت نے کہا کہ آج اسکا امتحان کرونگا جسوقت شام ہوئی حضرت خواجہ
بظاہر خفتہ اور بباطن بیدار غلام کے امتحان کے واسطے چارپائی پر پڑ رہے جب آدھی
رات آئی غلام اُٹھا اور قفل کی طرف اشارہ کیا وہ فوراً کھل گیا پھر قفل کو اشارہ کیا وہ
بند ہو گیا اسی طرح دوسرے دروازہ پر صورت ہوئی خواجہ بھی پیچھے پیچھے اُسکے یہ کیفیت
دیکھتے ہوئے چلے یہانتک کہ وہ قبرستان مین پہونچا اور جو لباس کہ پہنے ہوئے تھا اُسکو
اُتار ڈالا اور دوسرے کپڑے قبرستان مین سے نکالکر پہنے اور نماز مین مصروف ہوا اور
صبح تک نماز مین مشغول رہا آخر مناجات کی اور کہا کہ الٰہی اجرت میرے صاحب کی عنایت
فوراً چند دینار اوپر سے گرے اُسکو اُٹھا کر مکان کی طرف چلا حضرت خواجہ نے جو یہ
حالت دیکھی نہایت حیران ہوئے اور گمان فاسد اپنے سے استغفار کی اور ارادہ کیا کہ
اسکو آزاد کرونگا اسمین وہ غلام غائب ہو گیا اور خواجہ وہان سے واپس آئے کچھ دور
چلے تھے کہ اُنکو آدمی نظر آئے اُنسے دریافت کیا کہ شہر بصرہ یہان سے کتنی دور ہی اُنھون نے
کہا دو برس کی راہ ہی خواجہ بہت متحیر ہوئے اور سوچے کہ اب کیونکر پہونچونگا آخر
یہ خیال کیا کہ آج تو یہین مقام کرون کل رات کو جب غلام آئیگا اُسکے ہمراہ چلا جاؤنگا
غرض سارے دن وہین رہے جب رات ہوئی غلام حسب عادت وہان آیا اور عبادت
مصروف ہوا اور وقت صبح کے اُسی طرح دعا کی اور دینار اُسکو ملے دونون دن

Marfat.com
Marfat.com

دینا و لیکر خواجہ کے پاس آیا اور خواجہ کے روبرو رکھکر کہنے لگا کہ دو دن کی اُجرت حاضر ہے لیجیے اور جیسا ازا دو میری نسبت کیا ہی مجکو آزاد کیجیے خواجہ نے اُسی وقت اُسکو آزاد کیا غلام نے چند سنگریزہ خواجہ کو دیے اور کہا کہ بعوض اس احسان کے کہ تمنے مجکو آزاد کیا ہی یہ لیجیے خواجہ نے وہ سنگریزہ لے لیے پھر خواجہ نے کہا کہ اب مجکو میرے مکان تک پہونچا دے غلام نے کہا کہ میرے قدم پر قدم رکھتے چلے آؤ خواجہ نے ایسا ہی کیا تھوڑی دیر مین بصرہ مین داخل ہوے وہ غلام غائب ہوگیا اور سنگریزہ جو خواجہ کو دیے تھے جملہ جواہر آبدار ہوگئے خواجہ بہت متحیر ہوے اور ہمسایگان کو طلب کر کے کہا کہ یارو تم اُسکو نباش بتاتے تھے اور اُسکی کیفیت یہ ہی وہ سب حیران ہوے خواجہ نے کہا کہ نباش نور تھا نباش قبور نہ تھا اب یہان سے خواجہ کے مراتب دیکھنا چاہیے کہ جس کا غلام ایسا ہو اُسکا خواجہ کس رتبہ کا ہوگا اور ایسے غلام کو اگر فخر جہان کہیے تو بجا ہی ہر مولا سے بہتر ہی اللہ ایسے غلامون کا غلام کرے سبحان اللہ جیسے پیا چاہے وہی سا گن ۔ اور کبیر صاحب نے فرمایا ہی سچ ہی ۔ جات بھانت نا پوچھے کوے ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے نقل ہی کہ ایکبار خواجہ مسجد مین وعظ کہتے تھے اثناے وعظ مین فرمایا کہ جو شخص مال و متاع اپنا دنیا مین راہ خدا پر صرف کرے عقبیٰ مین خداوند کریم اُسکو جنت کی نعمتون سے شاد کام کرتا ہی حور و غلمان سے اُسکو مواصلت ہوتی ہی اور دنیا مین اُسے محبوبہ جان نواز کا دیدار معائنہ ہوتا ہی اتفاقیہ اُس محفل مین چار بھائی حاضر تھے ایک اُنمین سے اس وعظ کو سنکر تاثیر پذیر ہوا فوراً مجلس سے اُٹھکر گھر آیا جسقدر مال و متاع نقد و جنس تھا سب راہ خدا مین بذل فقرا و مساکین کر کے فارغ و آزاد ہوگیا پھر خواجہ کی خدمت مین آ کر ماجرا عرض کیا حضرت نے اُسکو تنعم اُخروی کے وعدون سے مطمئن کیا اور شغل اسم اعظم ارشاد فرمایا مرد گرامی اوقات نے اثناے شغل اسم اعظم مین ایک باغ عجیب و غریب دیکھا اُسمین ایک محل معمور مین نظر آیا اور بہت سی عورتین حسینہ و جمیلہ گلگشت کنان اور ہمزبان اُس ایوان عالیشان مین دیکھین ماہ وشون نے اس شخص کو دیکھکر

Marfat.com
Marfat.com

باہمدگر کہا کہ یہ شوہر عین المرضیہ کا ہی یہ سُنکر وہ شخص قریب اُس زمرۂ حسینان ماہ تمثال کے
جاکر پوچھنے لگا کہ عین المرضیہ تم مین سے کون ہی اُنھون نے تعجب سے سُنکر کہا کہ ہم کہان
اور وہ عالی درجہ کہان ہمتو عین المرضیہ کی پرستارون کی برابر بھی نہین اگر تو اُسکا
مشتاق ہی تو آگے جا وہ شخص آگے بڑھا ویسا ہی گلستان و ایوان با تزئین دیکھا اسی طرح
گروہ عورات مہ جمال دیکھکر بطور سابق پرسش کی وہان سے بھی ایسا ہی جواب پایا قدم
آگے بڑھایا چند گام چلکر ایک باغ لطیف و عمدہ دیکھا اُسمین ایک قصر عالی منزل نہایت
نفیس و پاکیزہ یاقوت سُرخ کا نظر آیا وہان بہت عورتین خورشید چہرہ سہی قامت زیبا طلعت
دیکھین اُنکو دیکھکر حیران ہوگیا مگر دلمین جانا کہ عین المرضیہ اسی قصر مین ہوگی آخر عورتون سے
پوچھا کہ عین المرضیہ کو تم جانتی ہو اُنھون نے ادب سے کہا کہ وہ زینت خانہ اسی کاشانہ
کی ہی اور ہم اُسکی پرستارین ہین یہ بشارت سُنکر باغ باغ ہوگیا اور مشکوۓ عالی مین
قدم رکھا دیکھا کہ ایک تخت مرصع جواہر نگار پر ایک عورت مہر و ماہ بنہایت عظمت و جاہ
بیٹھی ہی دیکھتے ہی دیکھتے دل منتظر سے صبر اور جان مشتاق سے ہوش رخصت ہونے لگا
کچھ ضبط کرکے قریب بیٹھکر نہایت بیتابی و اشتیاق شوق بڑھانے لگا عین المرضیہ نے نہایت
دلجوئی و جان نوازی سے پہلوے منتظر کو گرم کیا اور کہا کہ اے بندۂ خدا اسقدر شوق کی
بیتابی آنے پر اضطرابی تھوڑا صبر و تحمل کر وصال ہمدگر مین کوئی پہر بھر کا عرصہ ہوگا تنگی
دیر کے لیے یہ بیقراری یہ بیان دلنواز سنکر دست و دل شوق کو بڑھا گیا اور وعدہ
یار پر تسکین سے بیٹھا کہ ابھی اُسنا مین آنکھ کھلگئی یہ سامان عیش و ہنگامۂ تقرب یار
یاد آیا خودی کو بھولکر شوق مین برنگ بسمل تڑپنے لگا اُسوقت خواجہ نے اُسکا حال سنا
اُسکے مکان مین قدم رنجہ فرمایا کہا کیا حال ہی جواب دیا کہ جو دیکھا تھا وہی نظر مین ہی
خیال ہی عین المرضیہ کی صورت دلکش نے آرزوے وصال مین تڑپا رکھا ہی ایک لمحہ فرقت
قیامت معلوم ہوتا ہی یہ ہی جی چاہتا ہی کہ وہی باغ وہی کاشانہ ہی مجھو بیگانہ ہو

اسکو ایکدم چین نہین خواجہ نے کہا جو بیان ہو حق ہے مگر وعدہ و اقرار مطلوبہ بھی یاد ہے ایک پہر
کے لیے اسقدر مضطرب ہوتا ہے یہ کہکر مشتاق وصال نے دم لیا اور خاموش ہو بیٹھا اتفاقیہ
اُسی روز ایک گروہ کفار نے اُس شہر پر حملہ کیا بروقت مقابلہ بہت سے کفار اشرار
واصل جہنم ہوئے بقیۃ السیف فرار ہوئے اکثر مسلمانون نے بھی درجہ شہادت پایا انہین
شہیدون مین یہ شخص بھی تھا خواجہ ازبسکہ تفحص حال مین اُس شخص کے مصروف تھے
بعد دریافت و جستجو نعش اُس شہید راہِ خدا کی دیکھی خندان رُو شگفتہ جبین پایا خواجہ نے
اپنے دست مبارک سے اُسکو دفن کیا اور یہ حکایت سراسر بشارت لوگون سے بیان کی
اور جب حساب کیا تو وقت شہادت شخص مذکور ٹھیک حسب وعدہ عالم رویا پہر بھر کا عرصہ
ہوا تھا **نقل ہے** کہ ایک دفعہ شیخ وقت خواجہ زمان ایک دریا پر گذرے دیکھا کہ وہان ایک
کشتی پر ملاح لوگ اور مخلوق کو کچھ لیکر سوار کرتے ہین اور ایک جماعت درویشان تہیدست
کو نہین بٹھاتے آخر اسی ردوکد مین کشتی مین کرایہ دہندگان کو بٹھا کر کشتی روان کی اور
فقرا یہی سب ناکام دل مایوس و محروم پھرے قطب المشائخین کو اُن ناکامون پر رحم آیا
فرمایا کہ اِدھر آؤ ہم تم سب ملکر عنایت و حفاظت خداے عالم پر اتکال کرکے پایاب اُتر جاوینگے
اِسطرح پر کہ سطح آب پر ٹھیک بکتے جاؤ کہ عبد الواحد نے یہ کہا ہے کہ اے دریا بحکم خدا خشک ہوجا
درویشان باارادت نے دریا مین یہی عمل کیا اور جملہ گروہ فقرا صحیح و سالم بعنایت خدا
ببرکت توجہ شیخ پایاب اُتر گئے کسی کو کچھ خوف و گزند نہوا **نقل ہے** کہ ایک دن شیخ المشائخ ایک
صحرا مین پہونچے وہان ایک مرد پیر عاجز و بیکس و بیمار کو دیکھا کہ دھوپ مین پڑا ہوا
اور طاقت جنبش کی نہین خواجہ کو اُسکے حال پر نظر ترحم ہوئی دعا کی کہ اُسکے سر پر ابر
سایہ انداز ہوا اُس ضعیف ناچار و مجبور نے صدمۂ آفتاب سے نجات پائی پیر مرد نے یہ
[illegible] خدا کا شکر کرکے عرض کی کہ یا شیخ آپ مستجاب الدعوات ہین پس میرے لیے دعا
تندرستی فرمایئے تا کہ صحت پاکر اس صدمے سے خلاصی پاؤن خواجہ نے حسب تمنا اُسکے

Marfat.com
Marfat.com

پیر ضعیف دعا کی اور یہ ہمین دعاے خواجہ پیر نحیف و شکستہ با قوی و توانا و تندرست ہوکر
اپنے مقام مطلوب کی جانب روانہ ہوا نقل ہی کہ ایکبار جلسہ خواجہ با کرامت مین چند
فقراے گرسنہ حاضر تھے شدت گرسنگی سے تنگ ہوکر خواجہ سے استدعاے حلواے ترکے واسطے
نہایت اصرار کیا خواجہ نے بپاس دلجوئی درویشان شکستہ حال دعا کی مجبر دعا کچھ دینار
جانب آسمان سے برسے شیخ نے فرمایا کہ اس دولت عطیہ آسمانی مین سے علی قدر کفاف
اُٹھا لو زیادہ قیمت حلواسے نہ لو درویشون نے فرمودہ شیخ پر عمل کیا بقدر احتیاج دینار
لیکر بازار سے حلوا لائے اور سب نے خوب سیر ہوکر تناول کیا مگر خواجہ نے اُس حلوے
مین سے ایک لقمہ بھی نہ کھایا نقل ہی کہ ایک روز حضرت خواجہ کسی راہ مین چند فقرا
عاجز و پریشان حال سے ملے درویشون نے خواجہ کو دیکھکر التماس کیا کہ حضرت ہم لوگ
نہایت تنگدست و گرسنہ و شکستہ حال ہین اہل و عیال ہمارے فاقہ کشی مین تنگ ہین برا
خدا آپ دعا کیجیے کہ ہماری کشایش رزق ہو خواجہ نے فرمایا انشاء اللہ تکلیف تمھاری
رفع ہو جائیگی مگر جو ہاتھ آئے اُسکو کسی خلاف امر مین نہ صرف کرنا سکو ہدایت کی کا اپنے
مکانون کو پھر جاؤ درویش اپنے مقامات کو واپس آئے تو ہر شخص نے اپنے گھر مین
طعام لذیذ و نفیس پکتے دیکھا صاحب خانہ کو دیکھا کہ درم و دینار سے شئی پر ہی ماجرا پوچھا
تو بیان کیا کہ ایک شخص خواجہ عبد الواحد کے ملاقاتیون مین سے ہمارے دروازہ پر آکر
یہ دینار دیکر چلا گیا درویش کیفیت واقعہ سنکر نہایت حیران و متعجب ہوے اور اسی
روز سے افلاس و تنگدستی رفع ہو گئی تونگر و غنی ہو گئے اور کبھی عسرت مین مبتلا نہوے
بعض نیکبخت عورتون نے یہ واقعہ اسباب تونگری سنکر اپنے شوہرون سے کہا کہ تم
کم حوصلہ تھے کہ ایسے مقبول ایزدی سے ملکر طالب دولت دنیاوی ہوے ایسے مستجاب الدعوات
سے تنعم و آسایش آخروی کی درخواست کی ہوتی کہ جو ابد الآباد ہی منقول ہی کہ حضرت خواجہ
رفیع الدرجات کے پانچ خلیفہ تھے۔ خواجہ فضیل بن عیاض و ابو الحسین علی بن ہند

وابو یعقوب سوسی کہ جن سے سلسلہ ہی و شیخ اسمعیل بصری جو شیخ ابو النجیب سہروردی کے اصحاب مین سے تھے و شیخ نجم الدین کبریٰ کہ اصل خرقہ انھین کے دست مبارک سے حاصل و منسوب ہی اور یہ حال بتفصیل نفحات مین مرقوم ہی اور نیز اکابر و الاگہر مین سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اُس جناب کی خدمت سے مستفیض ہوئے اور ارادت و عقیدت واثق سے خرقہ پہنا اور یہ اکثر دیار مین شہرت یافتہ ہین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نقل ہی کہ حضرت خواجہ موصوف اصحاب آخر کو بہت بیمار ہوکر صاحب فراش ہوگئے کہ بالکل نشست برخاست موقوف ہوئی ایک روز وقت نماز کا آیا اور خادم حاضر تھا کہ آپ کو وضو کراتا اُس حال مین آپنے دعا کی کہ خداوندا اتنی دیر توانائی و صحت مجھے عطا کر کہ وضو کر کے نماز پڑھون پھر تو مالک ہی جو مشیت ہو کیجیو بمجرد دعا آپ ایسے صحیح و قوی ہوگئے کہ خود پانی بھر کے وضو کیا اور نماز نہایت فارغ البالی سے ادا کی پھر اپنے بستر بیماری پر دراز ہوگئے وہی علالت بدستور لاحق ہوگئی تا آنکہ اسی مرض الموت مین ستائیسوین ماہ صفر سنہ ایک سو ستتر ہجری کو جہان فانی سے رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے مولف نے تاریخ وفات مین یہ فقرہ لکھا ہی لوا زاولیا کامن بود

بیان خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہٗ

بعد رحلت خواجہ معمد رحمۃ اللہ کے سجادۂ خلافت فقر و معرفت حضرت فضیل بن عیاض قدس اللہ سرہ کے جلوس سے متجلی ہوا یہ آفتاب سپہر معرفت ماہ اوج عرفان حقیقت سالک مسالک اوانی راحل مراحل عرفان ربانی ابر مدار کشف و کرامت سحاب گوہر بار اوج مکرمت و موعظت نہایت بزرگ باکمال و جامع الاوصاف ہوئے ہین کنیت آپ کی ابو علی و بقول بعض ابو الفیض بھی ہی اسرار و معارف ایزدی مین شناسائی و یکتائی حاصل مسکن آپ کا کوفہ ہی اور بعض خراسانی الاصل بتاتے ہین کہتے ہین کہ مصر مین متولد ہوکر مصر مین بزمان طفولیت رہنا ہوا بعضے بخاری المولد بیان کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب آپنے خرقہ

Marfat.com
Marfat.com

ارادت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا اور نیز آپ کو شیخ ابی الفتح
ابی غیاث بن منصور بن عمر سلمی کوفی نے جنکو محمد حبیب نوفلی مرید حبیب مطعم القرشی سے فیض یافت
ارشادات حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سعادت بیعت حاصل ہوئی تھی اپنی خلافت
عطا کی تھی گویا آپ دو خاندان عالی سے استفاضہ علوم باطنی کر کے یگانہ اہل عرفان ہوتے تھے
آپ کے فضائل کتب سیر مین سے یہ امور یادگار زمانہ ہین پوشش پلاس وگلیم تھی اور ہمیشہ
روزہ رکھتے تھے اور ہر وقت خوف وجلال قادر ذو الجلال سے گریان رہتے تھے جو کوئی آپ کو
دیکھتا صورت حال سے نہایت مبتلائے مصائب مظنون کرتا جب سے کہ آپ نے
خرقہ ارادت زیب بر ودوش کیا تھا اہل دنیا سے غایت نفور تھے جدھر اہل دنیا آمد و شد کرتے
آپ اُس راہ نہ گذرتے اگر سہواً رہگذار عام سے گذر ہوتا تھا تو اپنا جامہ تن فقرا کو اس
خیال سے دیدیتے کہ شاید غبار رہگذار اہل زمانہ اس پیراہن سے مس ہوا ہو اور مجھے اس
نسبت سے ایک تعلق اہل دنیا سے پیدا ہوا اور حضرت صاحب دعا بلند والا رتبت و باعظمت
وکرامت تھے مجاہدہ نفس کا یہ حال کہ دو دو چار چار فاقون کے بعد افطار کرکے نہایت خوشحالی
سے شکر گذاری کرتے ہر شب پانسو نفل نماز ادا کرتے ہر دن دو کلام مجید ختم کرتے جب آپ کو
فاقہ ہوتا تو اس خوشی سے سو رکعت نماز پڑھتے کہ آپ کے معمولات مین سے تھا کہ خداوندا مجھے
بیماری عنایت کر کہ نماز جماعت کے وسیلہ سے اہل دنیا سے ملون اور مین احسانمند اُسکا ہون
کہ میرے پاس آکر سبقت اسلام کی نکرے اور وقت مبتلائے رنج و بلا بیمار پرسان حال نہو
اور آپ کو جب بخار و تپ لاحق ہوتی تو نہایت مسرت و فرحناکی ظاہر کرکے بیان کرتے کہ مجھکو وقع
مین وقت خلوت وحضوری اس سے بہتر کبھی دستیاب نہین ہوتا اور دلن کو گھر مین
پوشیدہ رہتے اور فرماتے تھے جو تنہائی سے وحشت کرے اور خلقت سے انس گیر ہو
اُس شخص کو سلامتی وہ حفاظت سے کچھ علاقہ نہین ہمیشہ مورد صدمات رہیگا
نقل ہے کہ ایک شب سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت کے پاس آئے اور تمام شب

Marfat.com
Marfat.com

مکالمت و مجانبت مین گذرانی بعد جلسۂ مخاطبت سفیان نے کہا کہ یہ رات عجب قاطع وحشت
تنہائی اور عجب جامع مجالست و موانست یکجائی تھی کہ نہایت اوقات خوش گذری حضرت
آہ سرد بھر کے کہا کہ واہ اس شب کا کیا کہنا سفیان نے کہا کیا وجہ آپ نے فرمایا کہ تم اس
خیال مین تمام شب رہے کہ ایسی بات کہیے جو خواجہ کو پسند آوے اور مین اس فکر مین رہا کہ
جواب معقول و مستحسن ہو دونون نے خموشی و سکوت سے شب کو بیکار رکھو یا ای کاش کہ تنہا ہوتے
اور اپنے اپنے شغل نالہ ہائے زار کے لطف حضوری اٹھاتے نقل ہے کہ ابتدا مین حضرت
سرخیل رہزنان و غارتگران خلق آزار تھے قطاع الطریق جو مال و متاع لوٹ کر لاتے
اول آپ کے سامنے رکھتے آپ اسمین سے اپنا حصہ لے لیتے باقی یارون کو تقسیم کر دیتے اور
ہر جنس و مال غارت شدہ پر نام و نشان مالک متاع ثبت کر دیتے اتفاقیہ ایک قافلہ
با جمیع تابعین نظر غارت حملہ کیا اس قافلہ مین ایک قاری خوش آہنگ یہ آیہ کریمہ
پڑھ رہا تھا آیۃ الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ الی آخرہ آیا ابتک وہ وقت
نہین آیا کہ دل تمہارا غفلت سے بیدار ہو کر متوجہ بذکر خدا ہو خواجہ کو یہ تیر اس دل پاک پر
کارگر ہوا آپ اپنے سے خطاب کیا کہ اے فضیل تحقیق وہ وقت آ پہونچا کہ افعال مذموم
ماضیہ سے نادم ہو کر روبراہ ہو یہ سوچکر ایک نعرۂ دل شگاف کیا اور اسی سخت بیحالت
مین گریان و نالان ہو کر جانب بیابان روانہ ہوئے ناگہان راہ مین ایک اور کاروان
سے دوچار ہوئے وہ لوگ باہم کہتے جاتے تھے کہ اس راہ مین فضیل کے دستبرد کا بڑا خوف ہے
ہماری تجارت آگے نہین بڑھ سکتا اتنے مین خواجہ نیک فطرت خوش انجام نے یہ کلام کیا
اے صاحبو بشارت بہمی دیتا ہون کہ تم اب فضیل کی ایذا رسانی سے مطمئن ہو اسنے
اعمال سے توبہ کی وہ اب تم سے ڈر کر بھاگتا ہے بعد کتنے ایک دنون کے حضرت نے گوشہ
تنہائی اختیار کیا اور خلقت کی ہوشگی سے قطع آز و ہوس بہم پہونچایا بعدازان جن
اموال و اجناس بغارت گرفتہ پر نام ورثائے اموال مرقوم تھا اُنکے مالکون کو بہت تلاش و

Marfat.com
Marfat.com

سب معیان سابقہ کو لیجا جت جستجو سے وہ مال مسترد کرکے عفو خطا حاصل کیا یہانتک کہ خواجہ نے سب معیان سابقہ کو لیجا
واکرام بدہش لاحقہ رضامند وخوشنود کیا جملگی اہل خصومت راضی ہوئے الّا ایک جہود اسی وضع
دعویدار رہا اور مخاصمت سے کہا کہ میرا زر و مال زیادہ تھا اب مین اسقدر وستمایہ مستردہ
پر قانع ور رضامند نہونگا تمام میرا مال آئیگا تو خوشدل سے رضامندی اپنی ظاہر کرونگا
خواجہ مخاطب قوی الخصومت دیکھکر مضطرب ہوئے اور قسم کھائی کہ زیادہ اس سے نہین ہے اور
بہنت وسماجت سے ستدعی رضامندی وبحل تقصیر کے ہوئے اُسنے یہ قسم کھائی کہ مین ہرگز اپنے
دعوی سے تا اخذ تمام متاع ہاتھ نہین اُٹھانے کا پھر خواجہ نے طلب دعاے قلبی مین اصرار
بلیغ کیا اُسوقت جہود نے کہا کہ مین خلاف سوگند کام نہین کرسکتا مگر خیر اب تو میرے گھر مین
جاکر فلان ہمیانی زر اُٹھا لا اور اپنے ہاتھ سے مجھے دے کہ میری قسم کو ایک حیلہ صحیح ہوجائے
اور سوگند دروغ نہو حضرت خواجہ نے حسب گفتہ جہود ہمیانی خانہ جہود مین سے لاکر اسکو دی
جہود نے ہمیانی کو کھولا تو پُراز زر خالص پایا پھر جہود نے کہا کہ اپنے دین کی رسم وداد سے
اول مجکو آگاہ کر پھر مین اپنی رضامندی سے تجھکو خوشدل کرونگا خواجہ نے کہا کہ تو کس وجہ
بینے کے دیکھنے سے اسلام قبول کرتا ہی جہود نے کہا ظاہر ہے مین نے اس ہمیانی مین ریگ
بھر کر امتحانًا رکھا تھا کہ مین نے توریت مقدس مین پڑھا ہی کہ ملت بیضاے محمدی مین جسکی
توبہ قبول ہوتی ہی اگر وہ شخص ریگ ہاتھ مین اُٹھائے تو زر خالص بنجائے پس جو کتاب
مین دیکھا تھا وہ مشاہدہ آپکے ہاتھون سے ہوگیا حیف ہی کہ اب بھی دولت اسلام سے
ناکام رہون پس خواجہ نے شکر خدا کرکے جہود کو کلمہ تشہد تلقین کیا جہود مسلمان ہوکر خواجہ
سے بہت خوشنود ہوا بعد اسکے حضرت قطب الواصلین کوفہ مین اکر خدمت فیضدرجت
حجت اسلام امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے مشرف ہوکر جلیسہ صحبت امام مرتبہ
اور اکثر اولیاے وقت سے ملاقات کی آخر طالب واثق وشائق صادق ہوکر بجہت حصول
سعادت خدمت حضرت قطب الاقطاب خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ کوفہ

Marfat.com
Marfat.com

جانب بصرہ روانہ ہوئے قریب آئے تو حادثہ وفات حضرت خواجہ حسن بصری کی خبر سنی
حضرت فضیل اس خبر سے ملول و مغموم ہو کر زار زار رونے لگے آخر کسی شخص نے بحال بیتابی خواجہ
سے کہا کہ اب گریہ و بکا سے کیا فائدہ مشیت الٰہی یونہین تھی مگر تم طالب شائق ہو تو اب
شیخ وقت قطب المشائخ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید خلیفہ کامل حضرت قطب الاقطاب
مغفور کے کہ درویش یگانہ و عارف زمانہ اور خرقہ یافتہ حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کے
ہین انکی خدمت باسعادت مین حاضر ہو کر ارادت و عقیدت درست کرو انکے پاس
خواجہ حبیب عجمی ہر ہفتہ کو آتے ہین انیس صحبت ہوتے ہین جو شخص اپنی روائے حاجت
انسے طلب کرتا ہی کامیاب ہوتا ہی خواجہ نے یہ مژدہ جان نواز سنکر نہایت شوق سے
عزم قدمبوسی قطب المشائخ بالجزم کیا اور ملازمت شیخ کامل سے شرفیاب ہوئے اور طلب
ہدایت کی خواجہ کامل النسب نے بغایت لطف و عنایت بطور ہدایت فرمایا کہ اے
فضیل سب چیز سے اعراض کر کے بیخویشی و خاموشی اختیار کر درویشی اسی کا نام ہے اور
معصیت گذشتہ کی ندامت و انفعال مین اوقات تلف کردہ کا ماتم برپا رکھ اور ہر جا
اور ہر وقت خداوند تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان تا رہ اب نام تیرا فرد درویشان باصفا و
محبان کامل خدا مین درج ہو گیا اور تجکو خدا نے اپنا مقبول کیا کہتے ہین کہ پھر خواجہ فضیل کو
وہ فضیلت و عظمت حاصل ہوئی کہ قطب زمانہ و واصل یگانہ ہو گئے اور بہت طالبین
و حاضرین کو دولت معرفت و خصوص سے فائز المرام فرمایا۔ فضیل بن ربیع ناقل ہے
کہ مین نے ایکبار ہمراہ ہارون رشید سفر بیت اللہ کیا جب خانہ خدا مین پہونچکر مناسک
حج سے فراغ پایا ہارون نے مجھسے خطاب کیا کہ یہان کوئی مردان خدا مین سے ہو تو اس
کی زیارت کرا مین نے کہا البتہ عبدالرزاق مرد باخدا ہی جب ہمنے اسکی ملازمت حاصل کی
نقل ہے کہ پھر فرمایا کہ شیخ سے پوچھو کہ کچھ قرض قبول کروگے بموجب حکم ہارون مین نے
تو فرمایا علم تو پھر سوال ... اقرار کیا پھر حسب الحکم ہارون کے اس شخص باصفا کو دام

دیا گیا پھر ہارون نے کہا کہ مجھے اور اہل اللہ کے دیکھنے کی آرزو ہی مین نے کہا کہ سفیان بن عیینہ
مقام معظم مین نہایت گرامی اوقات ہین تا آنکہ اُنسے بھی بعد ملازمت گفتگوے اول پیش آئی
اور اُنھون نے بھی اقبال کیا اُنکو بھی وام بطور پیشین دیا پھر ہارون نے کہا اے فضیل
ابھی شوق واشتیاق میرا باقی ہی کسی اور صاحب کمال کا حال بیان کر اُسوقت مجھکو
فضل وعظمت حضرت فضیل کا یاد آیا مین نے کہا کہ ہان ایک شخص عالی منزلت صاحب عظمت
خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ اس بزرگ مقام مین قیام رکھتے ہین اُنکی زیارت
ضرور ہی ہارون نے کہا بسم اللہ آخر بنا بر ملازمت حضرت فضیل مسکن حضرت پر ہم آئے
اُسوقت خواجہ باکرامت اندرون حجرہ تلاوت کلام مجید مین مصروف تھے اور یہ آیت
پڑھ رہے تھے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات
جو ہین یہ آیہ کریمہ ہارون نے سنی اُنسے ملکر کہا کہ یا حضرت یہی کافی ہی جو کچھ ظہور مین آیا
حضرت واصل حق نے در حجرہ کھٹکا کر کہا کون ہی مین نے کہا کہ یا حضرت زیارت کو امیر
ہارون رشید آیا ہی آپنے فرمایا کہ وہین ٹھہرو میرے پاس ہارون کا کیا کام ہی ہارون نے
کہا یا حضرت مین اپنی شفاعت مین آپ سے استمداد طلب کرنے آیا ہون اور خدمت
بزرگان دین بھی لازم ہی اُسوقت حضرت نے چراغ بجھا کر حجرہ کھولدیا اجازت بار دی اور خود
ایک گوشہ مین چھپ رہے ہارون داخل حجرہ ہوا اُسی اندھیرے مین چار طرف ہاتھ
سے حضرت کو ڈھونڈھتا تھا آخر ہارون کا ہاتھ آپ کے اندام مبارک پر جا لگا بمجرد مس دست
خواجہ معظم نے ایک نعرہ کیا کہ مین نے کبھی ایسا نرم ہاتھ نہین دیکھا اگر آتش دوزخ
سے نجات پا لے ہارون یہ کلام تحذیر سنکر رونے لگا حضرت سے کہا کہ اب کچھ آپ نصیحت
وموعظت فرمائین ارشاد کیا کہ اے امیر تیرے پدر عالی رتبت نے کہ حضرت امام
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے استدعاے امارت و ثروت حضرت نبوی کر بجہت چھوڑا
حضرت نے ارشاد کیا کہ یا عم ایکدم طاعت حق تیری بہتر ہزار برس کی قدس اللہ سرہ کو

Marfat.com
Marfat.com

الا ان الامارات یوم القیمۃ ندامۃ پھر ہارون نے کہا اے خواجہ کوئی اور کلمہ نصیحت فرمائیے پھر حضرت نے فرمایا کہ مجھکو نہایت خوف ہی کہ ایسا روے زیبا امیر کا نار جہنم سے عذاب پائیگے خدا کا خوف کر اور حق طاعت حق جہانتک ہوسکے ادا کر پھر ہارون نے کہا کہ یا شیخ کچھ وام لینا قبول فرمائیگا خواجہ نے فرمایا کہ مین کیا پہلے ہی دین دار پروردگار کا ہون وہ ہی قرضہ نہین ادا کرسکتا اور وام خلق اللہ مین کیا مبتلا ہون پھر ہارون رشید نے ہزار دینار کی تھیلی پیش کی حضرت نے انکار کرکے فرمایا کہ اے ہارون بہاے جواہر گرانبہاے نصایح یہی چیز کہ تو میرے ساتھ جو سلوک کرتا ہی مین تیری نجات کی تدبیر بتاؤن اور تو مجھکو مبتلاے بلا کرتا ہی آخر ہارون نہایت ملول و مغموم گریہ کنان وہان سے اٹھا اور فضیل سے کہا کہ حقیقت مین خواجہ فضیل مالک اقلیم معرفت و حقیقت ہی۔ ابو علی رازی سے نقل ہی کہ مین تیس برس خدمت خواجہ مین رہا مگر کبھی اس مدت مین خواجہ کو تبسم کنان و خندان نہ دیکھا مگر جسدن حضرت کا فرزند علی نام جوار رحمت آلہی مین واصل ہوا وہ صاحبزادہ والا نژاد زہد و عبادت و تقوی و ورع مین وحید وقت تھا صورت واقعہ یہ ہی کہ ایک روز کعبۃ اللہ مین قریب چاہ زمزم بیٹھے تھے کہ کسی قاری نے یہ آیت و یوم القیمۃ تری المجرمین الی آخرہ پڑھی خواجہ سنکر نعرہ زن ہوئے اور جان آفرین کو نقد جان تسلیم کیا مین نے متعجبانہ فقہ دریافت کیا کہ یا خواجا اس مقام اضطراب و گریہ مین آپ کیونکر ہنستے ہین خواجہ نے فرمایا کہ خدا جس کام کو دوست رکھے مین کیون نہ رکھون جسمین وہ خوش ہو مین کیون نہ خوش ہون کہ اسکی مشیئت کے خلاف محزون و مغموم ہون نقل ہی کہ کسی سے خواجہ نے ارشاد کیا کہ اگر کوئی تجھسے پوچھے کہ تو خدا کو دوست رکھتا ہی چپ ہو رہو اسلیے لا و نعم جواب مین مصلحت نہین اگر انکار دوستی سے کرے تو کفر ہوا اور اگر اقرار کرے تو دوستان حق کے خلاف طریقت ہی نقل ہی کہ کسی نے خواجہ سے پوچھا کہ ذہن اصل کیا ہی کہا عقل پھر اُسنے اصل عقل پوچھی تو فرمایا علم پھر سوال کیا کہ اصل علم کیا ہی فرمایا کہ صبر اسلیے کہ تمام اقسام بدی کو نیست و نابود

Marfat.com
Marfat.com

جمع کیا ہی اور اُسکی کنجی دنیا کی دوستی کو بنایا ہی اور آپنے ارشاد فرمایا کہ توکل اُسے کہتے ہین کہ سوائے خدا کے کسی سے امید نہ رکھے اور متوکل وہ ہی جسکا ظاہر و باطن سب رضا و تسلیم خدا پر مفوض ہو۔ نقل ہی کہ حضرت خواجہ کے پانچ خلیفہ تھے سلطان ابراہیم بن ادہم و شیخ محمد بایزید الشیرازی و خواجہ بشر حافی و شیخ ابی رجاء العطاری و خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہم روایت ہی کہ حضرت خواجہ سراپا افادت سنہ ایکسو اٹھاسی مین تیسری ربیع الاخر کو رہگراے منزل بقا ہوئے آپ کا مرقد منور قریب خانہ کعبہ حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے روضہ کے پاس بنا ہوا ہی مؤلف کتاب نے تاریخ اُس عالیجناب کی اس عبارت مین رقم کی ہی

کہ آن عالی درجات بالہام ربانی قطب جہان بود رحمۃ اللہ علیہم

بیان حضرت سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ

نقل ہی کہ بعد رحلت حضرت خواجہ صدر خواجگی فقر و کرامت سلطان دنیا و دین مقرب حضرت رب العالمین خاقان کشور معرفت الٰہی دارائے اقلیم طریقت حضرت رسالت پناہی معدن عظمت و شہامت مخزن فیض و کرامت عارف ربانی حبیب سبحانی شبستان افروز خلوت نشینان کامل فروغ بخش محفل عزلت گزینان واصل مالک مُلک فقر و رضا تارک دنیا و مافیہا مقبول بارگاہ صمدی ممدوح مقربان حریم جناب احمدی برگزیدہ عارفان معظم و مکرم قطب زمان غوث اعظم مورد فیوض خاص حضرت خالق العالم حضرت شیخ المشائخ سلطان ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہُ العزیز کی ذات والاصفات مزین و مجلی ہوئی کنیت آپکی ابواسحاق سلسلہ نسب آپ کا یہ شمار بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق بن الخطاب حضرت فاروق رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہی اطوار حقایق و معاملات دینیہ و معارف یقینیہ مین ممتاز عصر تھے آپ امام و مقبول و مستند مشائخ کبار و قطب وقت ہوئے ہین حضرت قطب الواصلین خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے آپنے خرقہ خلافت پایا ہی اُنھین معظم سے ارادت حاصل کی ہی اور نیز

Marfat.com
Marfat.com

عمران موسی بن زید راعی وشیخ منصور اسلمی نے بھی خلعت خلافت سے مستفید کیا ہی ماسوای
آن حضرت خواجہ اویس قرنی وعمر انجیلی اصحاب حضرت رسول مقبول صلعم کے یہان سے بھی آپکو
پیراہن خلافت عطا ہوا ہی آپ کا زہد ومجاہدہ یہ تھا کہ اکثر چار فاقون پر افطار خشکی ترکاری اور
میوہ سے کرتے کبھی ساگ وغیرہ جو بے نمک پکاتے تھے وقت افطار کھاتے آپکے ارشادات
مین سے تھا کہ جو شخص خدا کو دوست رکھے اُسکو چاہیے کہ ترک لذات زبانی وحظائظ
نفسانی سے اپنے آپ کو بہرہ یاب رکھے وشکستگی حاصل کرے جب آپ کو فاقہ گذرتا تو
نہایت خوشی سے نماز شکرانہ ادا کرتے شب بیداری کرتے اکثر فقرا وغربا سے مجالست
رکھتے اور پیراہن کو پیوند لگاتے اور برہنہ پا رہتے کیسے دانگ و درم لینے سے آپکو
انکار محض تھا ریاضت کثیر ومجاہدہ بلیغ سے شب وروز سروکار تھا نقل ہی کہ حضرت
بن ادہم خدمت بابرکت حضرت ابو حنیفہ مین وقت عزیز کو بسر کرتے تھے چنانچہ امام ہمام
نے حضرت کے حق مین فرمایا ہی سیدنا ابراہیم ادہم لوگون نے امام سے پوچھا کہ ابراہیم نے
سیادت کیونکر پائی فرمایا کہ ابراہیم ہمیشہ مشغول بحق اور غیر حق سے نفور ہی اور خواجہ جنید
بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی شان مین فرمایا ہی مفاتیح العلوم ابراہیم ادہم یعنی ابراہیم
ادہم کشایندۂ علوم ہی مؤلف کتاب کا بیان ہی کہ حضرت ابراہیم ادہم کی نمود فقر وسلطانی
سلوک بھی بحقیقت ایک امر عجیبہ قدرت نمائی عالم آفرین مین سے ہی آپ کا حال کتب سیر وتواریخ
سے مفصل معلوم ہو سکتا ہی یہان حسب تناسب مقام آپ کا حال وخبر منتخب کرکے ثبت صفحہ
کتاب کرنا مناسب دیکھا کتب تواریخ سے مستنبط ہی کہ حضرت کے والد ادہم نام فقیر صحیح النسب
فاروقی نژاد تھے بتقریب سیاحت شہر بلخ مین پہونچکر یہان شہر مسکن فقیرانہ بناکر قیام گزین
ہوئے ایک روز شہر مین بنابر تحصیل مایحتاج گئے تھے کہ اتفاقیہ یہان کے بادشاہ کی بیٹی
محافہ سلطانی مین سوار بہ تزک وحشم مثیار باغ سے معاودت کرکے آتی تھی راہ کا انتظام سپاہیون
ونقیبون نے بدرجۂ غایت کر رکھا تھا ادہم جلوت آثار سلطانی دیکر ایک گوشہ مین استادہ ہو رہے

Marfat.com
Marfat.com

کہ اسمین محافہ سواری اُس حجلہ نشین کاشانۂ عصمت و اقبال کا قلندر شکستہ حال کے برابر سے
گذرنے لگا اثناے گذار مین قضاے کردگار سے باد پردہ در کی دست درازی سے حجاب محافہ
اٹھ گیا اور زیر پردہ سحاب حجاب سے لمعان برق جمال خاتون خورشید تمثال نمایان ہوا قلندر نے
جو مورد برق آفت بنے ہوئے اور ہدف سہام زحمت ہوئے تھے گوشہ مین منتظر جان نثاری کھڑے
تھے نگاہ بے محابا آپ کی رخسار فروزان ماہ چہاردہ پر جا پڑی دیکھنا اور آفت آنی یہ تو گرفتار پنجۂ
تازہ صید گاہ الفت دیکھتے ہی جان و دل سے مبتلاے محبت و الفت خاتون مہر طلعت ہو گئے ہوش
کہان کہ آغاز و انجام کی سوچین فہم کجا کہ شاہ و گدا کی تمیز و تفریق سے خودداری کرین کیا پاس
ادب سلطانی کہان کی سطوت سلطانی خود بادشاہ اقلیم بیخبری ہو گئے محبت کی بہار عشق کی تحریک
سے بے دھڑک سواری کے ساتھ ہو گئے آگے آگے شہزادی کی سواری پیچھے پیچھے ان مست
قلندر کی دنبالہ دوی کی گرم بازاری اسی طرح ایوان شاہی تک پہونچے مشکوے اقبال مین شاہزادی
داخل ہوئی آپ ہین ادھر ادھر جا و بیجا کھڑے ہو رہے کسی نے اُنکے حال سے تعرض نہ کیا
فقیر قلندر سائل جانکر ٹالتے رہے آخر ان سوختہ آتش دیدار کی آتش نہانی نے اشتعال کیا
کسی نہ کسی سے پوچھ بیٹھے کہ یہ عالیشان عمارت کسکی ہے اور محافہ مین کون سوار تھا
لوگون نے کہا کہ یہ شاہ بلخ کا ایوان دولت ہے اور محافہ مین بادشاہ کی دختر نیک اختر
باغ کی سیر کو گئی تھی معاودت فرما کے رونق افزاے مشکوے دولت ہوئی تم اپنا
مطلب کہو وجہ پرسش کیا ہے یہ حرف دلنشین آفت خیز سنکر قلندر خاموش ہو رہا کچھ سوچ
سمجھکر ضبط و صبر کو سلام کر کے بارعام سلطانی مین بے تکلف آن موجود ہوئے آنا کیا
بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر سلام کیا بادشاہ نے قلندر کو اتنا بیباک دیکھکر واقعہ عجیب جانا
پھر وزیر سے کہا کہ فقیر سے باعث حضوری استفسار کرو حسب الحکم وزیر اس قلندر
بے پروا کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ تم کیا چاہتے ہو کیون آئے ہو یہان تو عشق کی دو
لگی کا رخانہ تھا چھوٹتے ہی وصال دختر شاہ کا سوال کیا وزیر یہ کلام قضا پیام فقیر کی

Marfat.com
Marfat.com

زبان سے سنتے ہی تھرا گیا بحیر آشفتگی مزاج و برہمی طبیعت کچھ جواب نہ دیا الٹے ہی قدمون پھر کر حضور سلطان مین خاموش استادہ ہو گیا بادشاہ نے وزیر سے پوچھا کہ تو نے قلندر سے کیا پوچھا اور کیا جواب پایا پیشگاہ سلطان مین کچھ گذارش نہ کیا بے تامل بیان کر وزیر نے دست بستہ عرض کیا کہ غلام نے فرمان شاہی کی تعمیل کی تابعدار ہون مگر جو سوال نامناسب گی اسنے بے ادب نے کیا اسکے اظہار کی طاقت فدوی کو نہین میرے دلمین خود اسکا بیہودہ کلام خدنگ سا خلش گر ہو رہا ہے آتش غضب و غصہ سے سینہ جلا جاتا ہے صولت شاہنشاہی رخصت گزارش بندہ ادب شناس منزلت دان کو کیونکر دے کہ ایک گستاخ ہرزہ سرا کی بیہودہ بیانی کو پیشگاہ سلطانی مین گزارش کرکے مزاج نازک سلطان کو منغص کرے یہ قلندر لوگ لست ناشناسائے آداب و سطوت سلطانی ہوتے ہین دیوانہ وار جو منہ مین آتا ہے بکار اٹھتے ہین یہ کیا اور انکی بات کیا حضور اس بات کو گو مگو رہنے دین فدوی سے اسکی تکرار مین اصرار نہ فرمائین کوئی نامناسب کلام ہے معرض گزارش مین لانا خلاف مصلحت ہے بادشاہ اعراض گزارش وزیر سے برہم ہو کر نہایت مصر ہوا حتے کہ وزیر نے ایک پیرایہ تقریر دلپذیر مین پیام فقیر گوش گزار بادشاہ کیا ازبسکہ سلطان گرامی نہاد درویش دوست حلیم و مآل اندیش تھا اس پیام کو سنکر نسبت والا حوصلگی قلندر عالی نژاد تحمل و تامل فرمایا اور درویش صفاکیش کو نہایت توقیر سے قریب بٹھا کر حسب و نسب اسکا دریافت کیا جب بیان قلندر و آثار شمائل و خصائل سے علو فطرت و شرافت و عظمت خاندان و رفعت دودمان قریب عقل صواب اندیش بادشاہ انصاف کیش پایا گیا تو بادشاہ نے نہایت ملاطفت و نرمی سے کہا کہ کیا مضائقہ ہے کچھ یہ امر بعید و غریب نہین مگر ایسے امر کا بغیر تامل و تفکر یکایک اقرار نہین ہو سکتا دو چار روز مین اسکا جواب باصواب تمکو دیا جاویگا یہ نوید جانفزا سنکر قلندر کی جان مین جان آگئی شاد و شاد اپنے مقام پہ واپس آیا تین چار روز بہزار وقت انتظار بسر کرکے

Marfat.com
Marfat.com

سرشار امید و آرزو دولتخانۂ شاہی مین پہونچا بطریق اول سلام کرکے بیٹھ گیا بروقت طلب
جواب سلطان نے وزیر سے علیحدہ مشورت کی اور کہا کہ چونکہ فقیر کو شرافت نسب و حسب
حاصل ہی اور گدا و شاہ مین ایک تعلق دنو و علو ہی بھی یہ علاقہ میرے نزدیک درست ہونا
عین مصلحت ہی اور مین عزم بالجزم کرچکا ہون کہ اس فقیر روشن ضمیر کا سوال ونکرونگا
وزیر نے اسکے خلاف عرض کرکے وجوہات مرتفعہ مخطورۂ خاطر سلطانی کو بیان کرکے کہا حیف
کہ دختر ثریا رتبت شہنشاہ فلک منزلت اور گداے قلاش بینوا کی انیس خلوت بھلا کہان
فقیر کہان شاہ کشورگیر کیا نسبت کیا مناسبت کیونکر ہو کہ ایک گوہر شب چراغ کاشانۂ
سلطنت ایک کلبۂ تیرہ و تار بینواے شکستہ حال کی شمع بزم آرزو ہو نہایت عزیب و مستبعد اور
ملوک اطراف سنکر کیسی حقارت سلطانی کرینگے کس کس طرح کے طعنے دینگے بڑی بدنامی ہو
غضب کی نافرجامی ہی بادشاہ اس ارادہ سے باز رہے ایسا کلمہ خلاف شان نہ کہے ملک
والا شکوہ حق پسند نے اکثر جواب معقول دیکر صلاح وزیر کی نقض کی فرمایا کہ اس امر مین
کچھ مضائقہ نہین بلکہ خوشنودی رب العالمین ہی کسلیے کہ گدا و بادشاہ سب بنی آدم ہین
وبمواے حدیث حضرت خیر الانام کل مومن اخوۃ باہم نسبت مساوات و برادری رکھتے ہین
اسمین اعلے ادنی ایک ہین عارضی شوکت و حشمت زائلہ پر مغرور و متکی ہونا اور تفریق رتبت
ظاہری مین حق ناشناسی عقل سلیم کے خلاف ہی جو ہم سو قلندر دونون برابر ہین بلکہ
ازروے شرافت سب ہمسے برتر ہین کبھی اس منشا سے نہ گذرونگا سواے اسکے مین نے وعدہ
اس بندۂ خدا سے مستحکم کیا ہی بادشاہون کی زبان پر اعتماد ہوتا ہی کیونکر تخلف کرون
خیر جو ہو سو ہو اب تو اقرار پورا ہوگا پھر وزیر نے کار خیر مین نیش زنی کی اور کہا کہ اچھا
بادشاہ اپنے وعدہ کو سالم رہنے دے انکار نکرے مگر چندے صبر کرے مین ایک حکمت عملی سے
فقیر کو خود اس طلب سے باز رکھونگا بادشاہ نے کہا خیر یون ہو تو کچھ اندیشہ نہین پھر وزیر
نے فقیر کو الگ لیجا کر اول کلمات مسرت بخش سے خورسند کیا کہا کہ مبارک ہو تمنا تمھاری

Marfat.com
Marfat.com

ہم لباس اجابت بھلا پادشاہ اس معاہدت پر راضی ہی مگر بالفعل ایک شرط پوری کرنی ہوگی بعد اسکے آپ اندر ایوان و ملکت مال شاہی سے کرم نما و فرو د آکر خانہ خانۂ نشست و دختر شاہ سے کتخدا ہو جاؤگے مراد دلی پاؤگے اسوقت قلندر آشفتہ سر نے خوش ہوکر وزیر سے کہا کہ اگر ایسی شرط نیک بجام ہی تو بسم اللہ اسکے بیان مین کیون دیر لگاتے ہو اور مجھکو اتنی اوقات بھی و تدبیر اسباب مدعا سے کسلیے ناکام رکھتے ہو اگر شرط مین کوہ بیستون کی کاونی ہو تو مین پلکون سے اس مہم کو سر کرونگا اور اگر دریاے مواج کی روک تھام پر ظہور اس مرتبہ کا منحصر ہی تو جان و دل سے اسکے بند و بست مین مصروف ہون بھلا وہ کونسی مشکل ہی جو بجد و ہمت و عنایت کارساز حقیقی کے حل نہوگی بے تامل ابھی کہو وزیر نے فقیر کو ایسا شناور محیط محبت پاکر ایک دانہ گوہر بے بہا جو یکتا و بے مثل تھا بلکہ معدن مین اسکا نظیر ممکن نتھا گنج خانۂ شاہی مین سے لاکر دکھایا اور کہا کہ بس اس دُر یگانہ کے نظیر لانے پر نیل گوہر مقصود کا حصر ہی دیکھو یہ ایک گوہر شہوار بادشاہ کے پاس ہی اور دوسرے کے ملنے پر شہزادی کے گوشوارہ کی تیاری مقرر ہی اگر کہین نہ کہین سے اس موتی کا جوڑا لے آؤ تو شہزادی تمہاری زوجیت مین آجائیگی فقیر اسیوقت بسم اللہ کرکے اٹھا اور وزیر سے کہا کہ انشاء اللہ چند روز مین لیکر آیا یہ کہکر بنا بر طلب گوہر مقصود جادہ پیماے منازل سفر سمت دریاے زخار ہوا آخر لب دریا پہونچکر اپنے کجکول گدائی کو جو بشکل کشتی بھتا ہی بار مین سے نکالکر اور اس خیال مین پُر ہوکر کہ تمام آب دریا کو اس پیمانہ کے ذریعہ سے نکالکر قعر محیط کو خالی کر دیجیے اور تۂ دریا مین سے کوئی دُر یکدانہ نکال لائیے دریا مین ڈالا اور پانی نکالنے لگا تا آنکہ صبح سے شام تک اسی شغل مین صرف اوقات کی بلکہ کئی روز تک بے خورد و خواب اس محنت مین مصروف رہا آخر بحکم خداے لایزال حضرت خضر علیہ السلام گداے عالیمقام فرخ فرجام کے پاس آئے اور کہا کہ او بندۂ خدا تیری محنت و ہمت صادق و سعی موافق پر خداے عزوجل کو رحم آیا اور تیری مراد پوری کرنے کو

Marfat.com
Marfat.com

مجھے بھیجا ہی اب تو اپنا مطلب بیان کر کہ ابھی حکم خدا سے مقصد تیرا حاصل ہوا ادہم نے یہ
جان بخش سنکر نہایت خوش ہوا اور سرگرمی کار سے تھوڑی دیر ٹھہر گیا بعد شکر و سپاس
قادر برحق عرض کی کہ یا حضرت آپ مجھکو اپنے شغل سے کیون باز رکھتے ہین مجھے خوف ہی
کہ جسقدر میرا حرج ہوگا اُسیقدر حصول مقصد مین کوتاہی ہوگی مین نہین چاہتا کہ یکدم
میرا یہ جستجوے مطلوب بیکار جاوے حضرت خضر علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا کہ اے نادان
از خود رفتہ بھلا کیونکر ممکن ہی کہ ایک قلزم زخار کیل و پیمانہ کے بھرنے سے خالی ہو جاوے
یہ حرکت محض باد بمشت پیمودن و امواج بحر بانگشت شمردن ہی اگر تمام عمر تجھکو اسی بیہودگی
کرنے مین گذریگی تو بھی آب دریا کم نہوگا اس خیال سے باز آ اور اپنا مطلب کہ تا اُسکے
انجام مین کوشش کیجاے اُسوقت ادہم نے اُس برگزیدۂ جناب احدیت سے اپنی
سرگذشت من اولہ الی آخرہ بیان کی یہ ماجرا سُنکر خضر علیہ السلام نے نہایت تشفی و تسلی
سے ارشاد کیا کہ بس یہی آرزو ہے مشکل ہی جسکے لیے تو اسقدر رنج عظیم اُٹھاتا ہی ذرا
دم لے اور تماشاے قدرت یزدانی کو کہ تیری تمنا سے زیادہ تجھکو گوہر ہاے گرانبہا دیے
ہوتے ہین قلندر خوش ہو کر منتظر حصول مراد ہو بیٹھا اور حضرت یہ کہکر چشم زدن مین غائب
ہو گئے لمحہ نگذرا تھا کہ دریاے مواج کی ایک جھال لبریز صدفہاے بیشمار سے آئی اور بہت سی
صدفہاے پرگوہر کنارہ پر آپڑین ساتھ اُسکے ایک ندائے غیب بھی آئی کہ اے غریق بحر اشتیاق
و طلب اس دولت خداداد سے جسقدر جی چاہے اپنے دامن مراد کو لبریز کر قلندر نے
دست تمنا کو پُر گوہر مراد دیکھکر جناب باری مین سجدۂ شکر ادا کیا اور صدفون کو اٹھاکر جو
کھولا تو بارہ اصداف مین سے اتنے گوہر شاہوار بمقدار بیضۂ گنجشک برآمد ہوئے ہر ایک
ایسا تھا کہ جسکا مثل و نظیر معدن خیال تمنائی مین متصور ہونا محال ہی پھر فقیر سلطان نعیم
نے ان موتیون کو اپنی کلاہ نمدی مین چھپا کر اٹک لیا اور شاد شاد مسافت بعیدہ کو تھوڑے
طے کرکے بلخ مین آکر دم لیا نماز صبح بخشوع و خضوع ادا کی تھوڑی دیر اوراد و وظائف مین

Marfat.com
Marfat.com

حیثیر کی جھتی کہ وقت بارعام سلطانی آ پہونچا اُدھر حضرت کو ایکدم بھی توقف روا قیامت کے
برابر تھا بکمت تمامی کہ جانی بالفور سینۂ فارنجر یک آتش بقیراری اپنی جا سے جست کرکے دوان دوان
بارعام سلطانی مین آ موجود ہوا اور بادشاہ کو سلام کرکے عرض کی کہ حسب وعدہ مین نے
اپنے کتے کو گرو رکھا یعنی ایک خطیفہ مرداریہ عطیۂ یزدانی مین سے ایک کی جا بارہ موتی بیش بہا
جو سلطانی گوہر سے آب وتاب مین شگوفہ برتر ہین اُٹھا لایا ہون یہ وعدہ سے افزون لیجیے
اور اپنا عہد وفا کیجیے ساتھ اس بیان کے گلہ مین سے گوہر بادشاہ کے سامنے ڈالدیے
بادشاہ اس ہوابعجبی وتوانائی قدرت ایزدی کا تماشا کرکے بے اختیار دم بخود ہوگیا حیران
کہ الٰہی یہ کیا سامان ہی جسکو تو عطا کرے بیدریغ عطا کرتا ہی بعد تحیر چند ساعت وزیر سے کہا
کہ دیکھ اس صفا کیا کہتا ہی فقیر پر تو خدا مہربان ہی جب وہ اپنے خزانہ مین سے اتنے
گوہر بے بہا بخشدے تو ہمکو ایک شمع چراغ کاشانہ سلطانی کو اسکے سلک ازدواج مین
منسلک کرتے ہوئے کیا دریغ کرنا چاہیے اب مناسب بلکہ انسب یہی ہی کہ ہم اپنا وعدہ
وفا کرین الیلئے کہ اب کوئی عذر وحیلہ نہین ہو سکتا اور تو بھی اسی امر کو قابل صواب
سمجھ لے اسوقت وزیر ناخداترس نے پھر اس مرد خدا کے حق مین نیش زنی کی بادشاہ
سے کہا کہ حضور کو یہ خیال خام مد نظر ہوا ہی معاملہ شاہ وگدا کونسی شان سے درست
ہو سکتا ہی نہایت خلاف مصلحت ہی اعلےٰ و ادنےٰ مین ہمیشہ بدنامی ہی بادشاہ کبھی بھولکر
اس ناپسندیدہ امر کا ارادہ نکرے بادشاہ نے کہ وراے قباحت تخلف وعدہ مجھکو
عظمت ومقبولیت درویش صفاکیش سے بہت دہشت آتی ہی کہ میرے حق مین اسکی
دعاے بدکرنے سے مضرت عظیم پہونچے اور پشیمانی وندامت بسیار عائد حال ہو پھر وزیر
عقرب خصال نیش زن ہوا اور کہا کہ یہ امور محض توہمات نفسانی ہین حضور اس خیال سے
نہ ڈرین اس کدو کاوش بیہودہ مین اپنی خاطر عالی کو ملالت آگین نہ فرمائین بس اب
یہین سے جانا اور درویش سے آپ کچھ گفتگو فقیر سے نکیجیے محل مین تشریف لیجائیے

Marfat.com
Marfat.com

مین کچھ نہ کچھ جواب باصواب درویش ناصواب اندیش کو دیونگا اور پھر اس حال سے
اس دریدہ دہن کو مقطوع اللسان کرونگا بادشاہ اس تقریر وزیر سے دلجا ہوکر
داخل ایوان دولت ہوگیا معاملہ درویش وزیر پر مفوض ہوا اسوقت وزیر نے فقیر کو
بیکس وبے یار پاکر نہایت تقریر وتخویف سے مخاطب کیا کہ اے نادان بے ادب یہ
گستاخ تمنا لائق تیری بساط اور لیاقت سے بعید از بعید ہے بھلا تجھسے قلاش کم معاش
بے حقیقت سے دختر بادشاہ بیاہ کیونکر منعقد ہو سکتی ہی یہ کبھی نہوگا بہتر یہ ہی کہ اپنی جان
کی خیر غنیمت سمجھکر یہان سے اُٹھ جا اور کسی گوشہ مین دم کو لیکر بیٹھ رہ یہ بھی عین عدالت
سلطانی ہی کہ تجھکو ایسے نامناسب سوال پر بندگان شاہی نے سزاے گردن زدنی سے محفوظ رکھا
بس ابھی مین خیر ہی کہ اس بارگاہ سے نکلجا فقیر یہ ناسزا گفتار سُنکر بہت آشفتہ ہوا اور کہا
کہ اے ظالم ناحق شناس زشت اساس خدا سے ڈر کر کلام کر کیا یاد نہین کہ بادشاہ
اور تو نے خداے حاضر وناظر کو اس وعدہ مین درمیان دیا تھا اگر تو خدا کو بھول گیا
تو معاذ اللہ خدا تو تیرے خلاف وعدگی پر اپنے انصاف کو نہین بھولا دیکھ قادر توانا
بڑا زبردست ہی تیرے دست تعدی کو اس ناتوان آزادی پر بات کرنے مین توڑ ڈالے
تو کچھ عجب نہین بہتر یہی ہی کہ جس زبان سے جو کہا تھا وہی اقرار پورا کر وزیر اس بیباک
تقریر فقیر سے نہایت برہم وغضبناک ہوا جوش غضب مین چوبداران ناخوش سیرت
وصورت کو اشارہ زدوکوب فقیر کا کیا یہ ناشناس تو مردم ناشناسی پر آمادہ مردم آزاری
تھے ہی بمجرد حکم زدوضرب درویش مین ہاتھ پانون ہلانے لگے اور فقیر کو خوب مارپیٹ کر
دیوان سلطانی سے باہر نکالدیا اور پاسبانون کو تاکید کی کہ درویش یہان کبھی آنے پاے
آخر قلندر مایوس مغموم ہوکر نالان وگریان اپنے کلبۂ احزان مین وزیر و بادشاہ کی جان
کو صبر کرکے بیٹھ گیا اور زار زار یاد یار مین رونے لگا آخر بمقتضاے شعر آتش سوزان نکند با سپند
آنچہ کند دود دل دردمند * فقیر نے کشش محبوب کی آہ پر اثر کھینچا و پیادہ پر جا لگی سنتی صاعقہ ہوکر

حاصل روزگار شہریار پر گرہی پڑا اور سب سامان مسرت و نشاط سلطان کو جلا کر خاک سیاہ
اور جہان چشم بادشاہ مین تیرہ و تار کردیا یعنی اُدھر تو گدائے ناچار عاشق زار پر خدام
شاہی کے دست تعدی سے سوائے عذاب حرمان و ناکامی صدمۂ آزار جسمانی گذرا اور ادھر
سطوت عشق نیرنگ نما کرشمہ نمائی سے دختر سلطان کو ناگہانی درد شکم ایسا عارض ہوا
کہ اُسکے صدمے سے چشم زدن مین طائر جان نازنین قفس عنصری سے پرواز کرگیا یکایک
اس سانحۂ جانگزا عبرت نما سے حرم شاہی مین فغان محشری کا سامان برپا ہوگیا
بادشاہ نے اس صدمے سے متغیر الحال ہوکر وزیر کو طلب کیا اور بہزار ملامت و نفرین
اُسکو معاتب و مخاطب کیا کہ ای مردک بدکیش آخر تیری بدطینتی و نیش زنی ہمارے
حق مین زہر قاتل ہوگئی دیکھا تو نے کہ فقیر گرامی اوقات کی دل آزاری نے کیا رنگ دکھایا
ہمکو کیونکر خاک مین ملایا خیر اب تو روے نحس اپنا مجھکو نہ دکھا غرض بہرحال اُسی عالم
بدحالی مین سامان ناگزیر تجہیز و تکفین ہولیا اور آگے اُس نازپروردۂ آغوش عظمت
و رتبت شاہی کو تا لب گور پہونچا کر سپرد مادر زمین کیا جس مقام پر کہ اُس چشم و چراغ
کاشانۂ دولت کو مدفون کیا گیا وہان بحکم شاہی سراپردہ اور قناتین نصب کی گئین
فرش شاہانہ بچھ گیا کنول روشن ہوگئے عود و عنبر جلنے لگا ایک جماعت قرآن خوانونکی
تلاوت قرآن مین مصروف ہوگئی اُس شب کو چراغان و قنادیل کی کثرت روشنی سے
دن کی تابناکی ہویدا ہونے لگی اسیطرح پاسبان و نگاہبان بنا بر منع گذر بیگانہ
گرداگرد ھرگاہ ماتمی بیٹھ گئے کہ آدمی تو کیا ہوا کو یکایک گذر دشوار ہوگیا یہان تو یہ سامان تھا
اور اُدھر گدائے ناشمردہ پہلے ہی دل آگاہ خبر رسان سے بیتاب و مضطرب تھا اُسپر حسرت
جان خراش فارغ گوش ہوگئی جیتے جی مرگیا آخر تڑپ تڑپ کر دن کو شب تک پہونچایا
جب نصف شب ہوئی اور مشیت یزدانی نے چشم و گوش متعینان پاسبانی کو سوزن
غفلت خواب سنگین سے سی دیا تو عاشق ہوش و حواس باختہ کہ اِس بہاوڑا لیے ہوئے

Marfat.com
Marfat.com

مدفن معشوقہ کے قریب آپہونچا اور غفلت پاسبانان از خود فراموش سے فرصت وقت پاکر قبر دلدار پر آیا اور کندش لحد مین مصروف ہوا جب قبر کھودی تو نعش مطلوبہ کا صندوق باضطراب و توانائی عشق زور فرما باہر نکال لایا اور ویسے پانون وہان سے لیکر اپنے جھونپڑے مین لیگیا وہان لیجاکر چراغ روشن کرکے پیکر یار صندوق سے باہر نکالا اور دیوار کے سہارے لگاکر بیٹھادیا کمال شوق کی بیتابی سے نظارۂ روے دلدار مین بجان و دل مصروف ہوا تا آنکہ قریب ایک پہر کے اسی نظارۂ حسرت و تماشاے مفرط مین گذرا ہوگا کہ قدرت خداے کارساز بندہ نواز سے محنت محبت صادق عاشق نے یہ رنگ کامیابی دکھایا کہ قضارا ایک حکیم فلاطون منش کسی طرف سے بارادۂ ملازمت سلطانی وارد شہر ہونے کو اوسوقت دروازۂ قلعہ پر پہونچا یہان دروازہ بند تھا حکیم یہ دیکھکر حیران و واماندہ چہار طرف سہارا ٹھہرنے کا دیکھنے لگا چراغ کلبۂ گدائی روشنی جو ایک طرف دیکھی تو حکیم نے غنیمت جانکر ادھر کی راہ لی جب قریب کلبۂ فقیر آیا تو یہان فقیر بکمال پاسبانان شاہی خوف مبادرت ناشلیان سے گھبراکر کسی گوشہ مین جا چھپا اور حکیم بے دھڑک خانۂ فقیر کو خالی پاکر بے تکلف اندر آیا یہان یہ ماجراے حیرت خیز دیکھکر قدرت خدا کی اعجوبہ نمائی و حسن آرائی سے استعجاب کرکے ایک لمحہ تو ساکت و ششدر رہگیا پھر ایک طلعت زیبا و صورت مہر فزا کو نقش دیوار بستہ بنظر غائر معاینہ کیا ساتھی ترحم کے کچھ آثار تشخیص مرض بھی دل مین سایہ انداز ہوئے اور اس جسد بظاہر مردہ کو حقیقتہً زندہ واقعی سمجھکر سوچ تدبیر علاج ہوا یقین ہوگیا کہ اسکو سکتہ ہوگیا ہے اوسوقت ایک نشتر جیب مین سے نکالکر کسی مخصوص رگ کو کھولا چند قطرۂ خون کے نکلتے ہی شہزادی نے خواب عدم سے آنکھین کھولدین اور معالج بیگانہ کو ایک خانۂ بیگانہ مین اپنا جلیس و انیس دیکھکر منہ ڈھانپ لیا اور کہا کہ اے شخص یہ کیا ماجرا ہے تو کون اور یہ کلبۂ تنگ و تار کیسا اور مین کہان آگئی حکیم نے واقعۂ حیرت اثر کو واجب الاستفسار و لازم الاظہار جانکر جواب پاکراے دختر نیک اختر

Marfat.com
Marfat.com

مجھے اس حال کی خبر نہین مین تو اپنے شہر سے اس شہر مین داخل ہونے کو آیا تھا اسوقت
در شہر بند پایا یہان روشنی دیکھکر چلا آیا تو تجھکو اس حال مین مردہ سا دیکھکر مرض
سکتہ تشخیص کرکے معالج مرض ہوا خدا تعالے نے تجھکو افاقہ مرض سے دیا اور تجھکو
خداے توانا نے صحیح و سالم کر دیا مین تو اسی قدر واقف ہون اب تو اپنی سرگذشت سے
مطلع کر یہان یہ حرف و حکایت درمیان تھی کہ ادہم نے دروازہ سے جھانک کر تماشاے
قدرت خالق توانا کیا تو نقش مدعا کو درست پایا سبحان اللہ و جل جلالہ کرتا ہوا بتیاب
غایت مسرت و اشتیاق سے اندرون خانہ آیا اور حکیم لقمان سیرت فرشتہ صورت
کو مؤدبانہ سلام کرکے برابر حکیم کے بیٹھ گیا حکیم نے اس خانہ بدوش کو صاحب خانہ
جانکر استفسار حال کیا اُسوقت ادہم نے سن اولاے آخرہ تمام سرگذشت راست
راست بے کم و کاست بیان کی حکیم تھوڑی دیر متحیر ہوکر فقیر کی دلدہی و تشفی کرنے لگا
بعد اُسکے اُسی جلسہ مین مناکحت اُن دونون کی حسب تراضی طرفین کر دی صبح ہولی
تو حکیم وہانسے شہر مین آیا اور یہ دونون وہین مقیم و مسکن گزین ہنستے آخر چند روز
بعد ایک طفل عالی گہر پاک سیرت نیکو سریرت صاحب جمال پیدا ہوا ابراہیم
نام رکھا جب کودک چند سال کا ہوا تو ادہم نے مکتب مین بٹھایا اور ہمہ تن تعلیم
بابی فرزند مین صرف ہمت کی اسیطرح ایک اور زمانہ بسر ہوا ایک روز بادشاہ
اُس مکتب کی طرف سے جہان ابراہیم پڑھتے تھے گذرنے لگا تو اطفال کو پڑھتے ہوئے
دیکھا بادشاہ نے حسب عادت مقررہ کہ ہر مکتب کے اطفال کو چھٹی دلوا دیتا تھا اور علم
بدل نقود سے شاد کام کرتا تھا اس مکتب کے لڑکون کو بھی سامنے بلوا کر [illegible]
جب ان کودکون مین ابراہیم آئے تو اُنکے ناصیہ جاہ و جلال و حسن و جمال سے بادشاہ
کو انوار سعادت و فرخی مشاہدہ ہوئے بے اختیار شفقت و محبت سلطانی جوش زن
ہوئی بادشاہ نے اُسیوقت اُن سلطان اقالیم نما ل کو گود مین اُٹھا لیا اور [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

شمائل مین مشابہ اپنی دختر سے دیکھکر خون کے جوش سے بہت پیار کیا اور معلم کو بلا کر بہت
کچھ دیا اور حال طفل پوچھا اُسنے کہا مین اسقدر جانتا ہون کہ اسکا باپ ایک قلندر باعظمت
صبح کو اپنے ساتھ یہان لاتا ہے شام کو وقت خلاصی اطفال آپ ہی آکر ساتھ لیجاتا ہے یہ سنکر
بادشاہ نے ابراہیم کو اپنے گھوڑے پر بٹھا کر اپنے ایوان دولت کی طرف رُخ کیا اور معلم سے
کہا کہ جب فقیر پدر کودک آئے تو یہ حال کہکر اُسے ہمارے پاس بھیجدیجو معلم نے تعمیل حکم شاہی
مین مجال سرتابی ندیکھی فرمان واجب الاذعان بجان و دل قبول کیا بادشاہ ابراہیم کو
لیے ہوئے داخل محل ہوا اور اپنی زوجہ مادر دختر مُردہ کو دکھایا بانوے سلطان نے اُس صاحبزادہ
کی شکل و شمائل کو دیکھکر اپنی بیٹی سے ملتا ہوا پایا بے اختیار گلے سے لگایا نہایت شفقت
مادری و پدری سے فرزند جگربند کو اپنے پہلو مین جاگزین کیا اِدھر جب معلم کے پاس
قلندر وقت معہود پر آیا فرزند کو نہ پایا اِسکے تفحص حال سے پہلے معلم نے کیفیت واقعہ
بیان کی ادہم وقوف حال سے آگاہ ہوکر باطمینان تمام قصر بادشاہ عالیمقام کی طرف
روانہ ہوئے اور حضور شاہ مین پہونچے اور بادشاہ کو اپنے فرزند کے ساتھ جلوہ آرائے مسند
دولت پایا بنہایت پاس ادب بادشاہ کو سلام کرکے وہین ٹھہر گئے بادشاہ قلندر کو
دیکھتے ہی پہچان گیا نہایت عظمت و توقیر سے پاس بٹھا کر باعث حضوری پوچھا ادہم
نے کہا کہ میرے دلبند کو آپ لے آئے ہین اسکے لینے کو آیا ہون مین ایک لمحہ اسکی مفارقت
گوارا نہین کرسکتا اور مجھسے بڑھکر اسکی والدہ اُسکی عاشق ہے اگر ایک ساعت اپنے
وقت معین سے دیر لگ جائے تو اسکے صدمۂ مہجوری مین اُسکی ہلاکت کا گمان ہے اُسوقت
بادشاہ نے کہا کہ اسکی مان کا نام و نشان کیا ہے ادہم نے دلیرانہ تمام حال بیان
کیا پھر تو بادشاہ نے اس نوید سے جان تازہ پائی اور معاً یہ بشارت روح افزا
اپنی بی بی کو سنائی وہ سُنکر نہایت شادمان ہوئی اُسیوقت بیٹی سے ملنے پر آمادہ و مستعد ہوگئی
آخر بادشاہ اور زوجۂ سلطان اور ابراہیم اور ادہم سب ایک حشم سے سرائے ادہم پر آئے

Marfat.com
Marfat.com

ادھر دختر شاہ بھی اپنے والدین کے دیدار کی مشتاق تھی ماں باپ سے ملتے ہی پہلے تو گریہ شادی کا ہنگامہ گرم کیا اور پھر سب نے نہایت خوشحالی سے جناب عز اسمہ کا شکر جان بخشی ادا کیا پھر بادشاہ وہاں سے مع دختر و داماد اپنے دولتکدہ میں آیا اور تمام عمدہ مال و متاع سلطنت انھیں چشم وچراغ دودہ عظمت و جلالت کے واسطے مقرر کر دیا اور ناز و نعم سے انکی پرورش کرنے لگا حضرت ادھم تو اپنی گلیم قلندری ہی پر ہزار سلطنت کا حظ اُٹھاتے کچھ تمول و تحشم دنیاوی پر ملتفت نہوئے اُسی لباس فقر میں رشک وہ قیصری و فغفوری رہے اور اپنے فقر کو ایک گوشہ اطمینان پر تنزیئن ترقی دیتے رہے بادشاہ نے کہ سوائے دختر کے اور کوئی فرزند نہ رکھتا تھا اپنے نواسے کو بجائے فرزند صلبی مغتنم جانا اور اپنا ولیعہد کیا اُسی عالم میں یہ پاک نژاد والا سرشت اپنی کاملیت فطرت و فطانت سے رسوم و قواعد حکمرانی و ملکداری و معدلت شعاری اس طریقہ شایان پر ادا فرماتے تھے کہ اُس سے زیادہ متصور نہیں ہو سکتا آخر بعد دور چند ایام بادشاہ نیک انجام نے عالم خاکدانی سے رایت زندگانی اُٹھایا اور ملک جاودانی میں قیام ابدی اختیار کیا بجائے بادشاہ مرحوم ابراہیم فرمان فرمائے مملکت ہوئے اپنے قوانین فرمانروائی کو نہایت خوبی سے انجام دیا مگر بمقتضائے کُل شئی یرجع الے اصلہ اگر بادشاہی ظاہری میں ضوابط اہم باطنی کو بدل وجان بطریقہ مستحسن ادا فرماتے تھے اکثر اوقات ذکر و اشغال الٰہی و تعظیم و تکریم درویشان کامل ہنگامہ خلوت و جلوت گرم کرتے تھے بلکہ فرط رتبت شناسی نعمت فقر عارفان حق شناس کی کفش برداری و پابوسی اپنا شعار فرمایا تھا بالآخرہ ایک روز یہ بادشاہ معرفت پناہ اپنے شبستان دولت میں بفراغت دل اسباب جمعیت تخت سلطنت پر خواب خوش فرما رہے تھے کہ ناگاہ بالائے سقف دولتسرا کچھ کھٹکا پاؤں کی آہٹ کا زور سے معلوم ہوا اور اُس صدائے متوحش سے بادشاہ نے بیدار ہو کر آواز دی کہ یہ کون شخص ہے سائل نے جواب دیا کہ ہمارا ایک شتر جاتا رہا ہے اُسے ڈھونڈھتے ہوئے یہاں آئے ہیں خواجہ دل آگاہ سلطان آگاہی پناہ نے کہا کہ اے

Marfat.com
Marfat.com

بجبیر و معذور العقل بھلا کجا ایوان شاہی کا بام اور کہان اشتر گم شدہ کی تلاش کوئی
عقل کی بات کر و چلو اپنا رستہ لو پھر جویندۂ باخبر نے یہ مختصر جواب باصواب عبرت نما دیا کہ
ای بجبیر نادان تو جو بادشاہی مین فقر و درویشی کا دم بھرتا ہی آزادی و حق جوئی کو بدنام
کرتا ہی اس سے بڑھکر نادانی و نافہمی کیا ہوگی کہان بادشاہی اور کہان گدائی تجھکو سرا ے
شاہی مین اونٹ کا آنا تو ایسا دشوار معلوم ہوا قدرت خدا سے یہ امر تو محال نہین مگر یہ مشکل ہی
کہ تو شکوہ دولت مین باہمہ سرمستی عیش و عشرت و سرشاری خواب طالب خدا ہی ۵
یہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + پھر پوچھا کہ مالک خانہ کون ہی بادشاہ نے کہا
مین سلطان بلخ پھر پوچھا کہ تجھسے پہلے کون تھا بادشاہ نے کہا کہ فلان بادشاہ چند اہل
حکومت سابقہ کے نام بتانے کے بعد اُس ہادی غیب نے کہا ای بادشاہ غافل ظاہر ہی
کہ جب اگلون نے اپنی اپنی نوبت سے اس حکومت و مملکت کو یونہین برتا اور چھوڑا تو تجھکو
بھی قیام نہین ہی پھر کس اعتماد پر اپنے اس ملک و مال کو قرار دیتا ہی اور بادشاہی بلخ اپنے
منسوب کرتا ہی غرض تجھسے بڑھکر غافل و بیہوش کون ہوگا سلطان معارف نشان کو
یہ کلمات نہایت موثر و عبرت بخش معلوم ہوئے اور اُسی وقت سے خلع سلطنت کرکے
تلاش نعمت فقر مین جادہ نوردی صحرا ے لق و دق اختیار کی آخر قطع راہ کوہ و بیابان
کرتے ہوئے ایک چرواہے سے ملاقی ہوئے آپنے اپنا لباس اُسکی پوشش نمدے سے
بدل کر لیا اُس مقام سے سواد مرو مین آئے اور پھر وارد نیشاپور ہوکر ایک غار صحرا مین
سکونت اختیار کی وہان طریقہ ہیزم کشی مین اپنی قوت بسری اسطرح کرتے رہے
کہ نصف قیمت ہیزم مین اپنا گذارہ کرتے تھے اور نصف قیمت مساکین کو دیتے تھے
شہر مین آکر ہر جمعہ کی نماز مین شریک ہوتے تھے اور پھر اُسی غار مین شب و روز
سکونت فرماتے تھے آخر وہان سے مکہ معظمہ مین آکر حج سے مشرف ہوئے وہین حضرت
قطب الواصلین خواجہ فضیل بن عیاض کی خدمت مین اکتساب ارادت و فقر و نعمت

Marfat.com
Marfat.com

سعادت کونین حاصل کرکے گوہر مقصود وصول وکمال سے کامیاب ہوئے نقل ہی
کہ قبل از ترک اسباب سلطنت آپ کے بعض اشیاے مملوکہ مثل انگشتری و نگینہ لعل و زرکش
وغیرہ نے آپ سے کہا کہ اے بادشاہ تمکو تزیین دنیاوی کے لیے خدا نے نہین خلق کیا ہی بلکہ
امور معظم دینی آپ سے متعلق ہونگے اور ایسا ہی ایک آہوے صحرائی نے آپ سے کلام
کیا ایسی واردات سے آپ متحیر تھے تا آنکہ عالم فقر مین سب امور کا ظہور دیکھا نقل ہی کہ جب
حضرت نے ترک سلطنت کرکے ویرانہ نشینی اختیار کی تھی اُسی ایام مین ایک روز
ایک مقام پر آواز نوبت اپنے فرزندون کے نام پر بجتے ہوئے سنی آپ نے تحسراً خیال کیا
کہ ایک روز یہی نوبت میرے نام پر بجتی تھی اب میرے فرزندون کے نام کی نوبت ہے
اُسی وقت بپاسداری خاطر خواجہ بحکم خداوند عالم طبقات افلاک پر بنام خواجہ نوبت
بجنے لگی خواجہ نے یہ آواز غیبی شکر انعام ایزدی کا شکر کیا نقل ہی کہ حضرت خواجہ بزمان
ترک مملکت سیر کنان ایک چشمہ پر وارد ہوئے لب چشمہ پر ایک زاہد متوکل رہتا تھا
غیب سے اُسکے لیے ایک طبق طعام آتا تھا وہان خواجہ نے قیام کیا تمام روز مکالمت
ومجالست زاہد مین صرف کیا شام کو بطریقہ معہود زاہد کے لیے وہی مقررہ طبق آیا اور
سلطان کے واسطے دس طبق نعمات الوان کے آئے زاہد نے رشک سے جناب باریتعالیٰ مین
عرض کی کہ خداوندا مجھسے زاہد توکل گزین دیرین کے لیے تو وہی طبق معلوم اور چار دن کے
مہمان کے واسطے یہ کچھ سامان غیب سے ہدایت ہوئی کہ تو جس حیثیت کا آدمی تھا اب
عالم توکل مین بھی وہی ملتا ہی اور یہ شخص ہمارے نام پر سلطنت کو چھوڑ بیٹھا ہی اسکی نسبت
تو یہ بھی کم سے کم ہی سوا اسکے ہمکو اپنے مخصوصون سے ایک راز و اسرار ہی اُسمین دوسرے
کو کیا دخل تجھکو اُسمین رشک کرنا محض اپنے حق مین برا انجام ہی نقل ہی کہ حضرت
سلطنت چھوڑکر جو صحرا مین جاتے تھے ناگہان ایک روز ایک پیر مرد نورانی صورت
آپسے ملاقی ہوئے اور اسم اعظم جو کاشف اسرار ارضی و سماوی تھا آپ کو تعلیم کیا اُسکی برکت

Marfat.com
Marfat.com

خواجہ کو مکاشفہ عظیم حاصل ہوا پھر حضرت خضر علیہ السلام نے خواجہ کے پاس آکر کہا کہ ای
ابراہیم خوشا نصیب کہ تجھکو میرے بھائی الیاس نے اسم اعظم بتایا تو اُسکی مداومت کر
مطالب حقیقت بالکل تجھکو مکشوف ہونگے نقل ہی کہ حضرت خواجہ ایکبار بازار نکہ معظمہ
مین پشتارہ ہیزم سر پر لیے ہوئے کھڑے تھے اتفاقیہ کوئی شخص بلخی شناسا آپ کا ملا اور کہا
کہ ای ابراہیم سلطنت چھوڑکے کیا پایا آپنے بار ہیزم سر سے پھینک کر ہاتھ مارا دیکھا
تو تمام انبار طلاے خالص کا تھا پھر فرمایا کہ دیکھا نام شوم بلخ سے تو آج میرا قوت حلال
بھی تلف ہوا اور یہ دولت نمایان ایک شمہ بدل ترک بلخ ہی بغور دیکھ کہ کہان وہ حکومت
اور کہان یہ نعمتہاے بیقیاس نقل ہی کہ ایک شب بحال سکونت غار موسم سرما
شدید مین باثناے خواب آپ کو احتلام ہوا اُسی وقت آپ اُٹھے اور ارادہ غسل مین چشمہ
یخ بستہ پر آئے برف کو توڑ کر اُس پانی سے غسل کیا اور نماز وا اوراد ادا کیے مگر سردی سے
نوبت ہلاکت تھی دل مین مختور ہوا کہ پوستین یا آتش ہوتی تو اسوقت کام آتی اسی
خیال مین آپ سوگئے سوتے مین بحکم غیبی ایک اژدہا آپ کے جسم سے تمام لپٹ گیا اور
آپ کا جسم گرم ہوگیا بوقت بیداری یہ حال دیکھکر جناب باری مین عرض کی کہ خداوندا
مجھکو سردی کی زحمت سے بوسیلہ عجیب کی اژدہا بچایا اب اِس بلاے مہیب سے میرے
جسم کو نجات دے اُسی وقت اژدہا بدن شریف سے جدا ہوکر آپ کے قدمون پر سر رکھکر
غائب ہوگیا نقل ہی کہ خواجہ اپنی قوت بسری گھاس بیچ کر فرماتے رہتے اُسی انبار کاہ کی قیمت
مین اپنا قوت کرتے اور فقرا کو دیتے دن کو روزہ رکھتے تمام شب عبادت و ریاضت مین بسر کرتے
خواب نفرماتے کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ کبھی رات کو نہین سوتے فرمایا کہ جو آشنا کی یاد مین ہر وقت
مصروف ہو اُسکو خواب سے کیا علاقہ مجھے تمام شب خداے جلیل وجمیل کا خیال ہی
خواب وغفلت کا گذار چشم انتظار مین محال ہی نقل ہی کہ ایک دفعہ شیخ ابو سعید
ابوالخیر رح بجہت زیارت خواجہ علیہ الرحمۃ آپ کے قیام گاہ پر آئے اتفاقیہ حضرت اُس

Marfat.com
Marfat.com

زمانہ مین مکہ شریف کو گئے ہوئے تھے جس غار مین آپ رہتے تھے حضرت خواجہ ابو سعید کو ایسی شمیم روح افزا و نکہت مشک آسا آئی کہ اُسکو سونگھکر حضرت خواجہ موصوف نے درود پڑھکر فرمایا کہ یہ غار اگر انبار مشک و عنبر سے پاٹا جاتا تو بھی ایسی خوشبو نہ دیتا جیسا اس جوانمرد کی تاثیر سکونت سے معطر ہے نقل ہے کہ حضرت خواجہؒ ایک دفعہ بیت المقدس مین تھے وہانکے خادم کسی کو وہان شب باش نہونے دیتے تھے آپ ایک بوریے مین وہان رہنے کے لیے لپٹ کر چھپ رہے سو کلان بیت شریف دروازہ کو قفل لگا کر چلے گئے ناگہان خود بخود دروازہ کھُلا اور ایک پیر مہر سیما چالیسؔ متنفس بابرکت کے ساتھ مقام مبارک مین آکر نماز ادا کرکے خود پشت بمحراب راست فرماکر بیٹھے اور ساتھ والون کو سامنے بٹھاکر مشغول مکالمت و مخاطبت ہوئے جماعت مین سے کسینے کہا کہ یہان آج کوئی مہمان ہے پیر متبرک انفاس نے مسکراکر کہا کہ ابراہیم بن ادہم ہے مگر چالیسؔ روز سے عبادت کا ذوق کما ینبغی اُسکو حاصل نہین یہ باتین سُنکر خواجہ بوریے سے نکلے اور پیر کو سلام کرکے کہا یا شیخ جو کہا صحیح ہے مگر وجہ بے حلاوتی عبادت کی نہین معلوم ہوتی پیر نے فرمایا کہ ایک روز بصرہ مین خرما فروش کا ایک خرما تیری خریداری کے وقت گر پڑا تھا تو نے مشتبہ جانکر اُٹھا رکھا ہے یہ وجہ بے لطفی کی ہے خواجہ پیر روشن ضمیر سے یہ کلام سُنکر اُسی وقت جانب بصرہ روانہ ہوئے اور خرما فروش سے ملکر معافی طلب کی اُسنے ماجرا پوچھکر بحل کیا مگر اس دینداری سے وہ بھی آمادۂ اختیار راہ ہدایت ہوا تا آنکہ دوکانداری وغیرہ سے برکران ہوکر خواجہ کی مریدی سے رتبۂ اعلیٰ پر فائز ہوا نقل ہے کہ ایک شخص خدمت مین آیا اُس سے آپ نے فرمایا کہ تو ولی ہونا چاہتا ہے عرض کی زہے قسمت ارشاد کیا کہ ہو سہارے دنیا و عقبیٰ کو سوائے یادِ خدا دل سے محو کردے اور وجہ حلال سے قوت مقرر کر جسکو یہ منصب حاصل نہین کبھی ولی نہین ہوتا نقل ہے کہ کسینے آپ سے عرض کی کہ مجھے کچھ نصیحت وصیت فرمایئے فرمایا کہ کیسہ کو کھول دے اور کشادہ کو بند کرلے اُسنے عرض کی کہ مجھے یہ معمّا معلوم نہ ہوا ارشاد کیا کہ کیسہ کو کھول کر

Marfat.com
Marfat.com

اور زبان کشادہ کو بند کر اور فرمایا کہ جبتک اہل و عیال کو بے وارث نہ خیال کرے اور شمس سکا
خاک پر نہ سوئے کوئی طالب بُگمردون کی صف مین قابل نشست نہین نقل ہے کہ حضرت سے
کسینے پوچھا کہ کوئی شخص گرسنہ تہی دست ہو کیا کرے فرمایا تین روز تک صبر کرے اُسنے کہا
اگر تین روز تک قوت نہ میسر آئے تو کیا تدبیر فرمایا اسی طرح بتدریج ایام مہینہ بھر تک صبر کرے
پھر سائل نے کہا کہ اگر صابر اسی صدمہ سے مرجائے تو خون بہا و دیت کسپر ہوگی فرمایا ہلاک
کرنیوالے پر نقل ہے کہ کسی شخص نے گرانی نرخ گوشت کی آپ سے شکایت کی فرمایا اگر
اب گران ہے تو ارزان کرنا سہل ہے کہا کیونکر فرمایا ایک لخت گوشت کھانا ترک کردو آپ ارزان
ہو جائیگا نقل ہے کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کی کہ مین نہایت آلودہ معاصی ہون
مجھے وصیتین ایسی فرمایئے کہ اُنپر اپنا تمسک و وثوق کرون ارشاد کیا کہ چھ نصیحتین میری
قبول کر پھر جو چاہے کر کچھ نقصان و عصیان نہین اول یہ کہ اُسکی نعمت نہ کھا اُسنے عرض
کی کہ کل نعمتین اُسی کی ہین ارشاد کیا کہ شرم کر کہ اُسکی نعمت کھائے اور نافرمانی اُسکی
کرے دوسرے یہ کہ اگر خطا کرے تو اُسکے ملک مین نکر اُسنے کہا روے زمین اُسی کا ملک ہے
اُس سے کہان بچکر جائے پھر فرمایا غضب ہے کہ اُسکی زمین پر مقیم ہو اور اُسی کا مطیع نہو
تیسرے یہ کہ جرم اُس سے پوشیدہ کر کہا کہ وہ حاضر و ناظر عالم الغیب ہے گناہ کیونکر چھپ
سکتا ہے فرمایا حیف کہ اُسکا بندہ خانہ پرور اور اُسکے سامنے بہا درت جرم و خطا کی کرے چوتھے
یہ کہ وقت ورود ملک الموت کے اتنی مہلت طلب کر کہ توبہ کرلے کہا کہ مہلت دشوار ہے
ارشاد ہوا کہ جب وقت مرگ مہلت وقت توبہ ناممکن ہے تو پہلے ہی کیون توبہ نکرسے
پانچوین یہ کہ جب قبر مین نکیرین کچھ پوچھنے آئین تو اُنکو پاس نہ آنے دے جواب دیا یہ غیر
ممکن فرمایا کہ پہلے ہی سے فکر جواب کر رکھ کہ اُسوقت عاجز نہو چھٹے یہ کہ جب روز حشر حکم دوزخ
ہو جائے تو وہان تو نہ جا اُسنے کہا حکم خدا کیونکر رد ہو ارشاد فرمایا کہ جب کسی چیز پر قدرت
نہین تو فکر رستگاری عاقبت کیون نہین کرتا اُسنے عرض کی کہ حضرت کنایات مین خوب سمجھا

Marfat.com
Marfat.com

کر نیران بالایات کے بجات مشکل ہی پھر اُسی وقت توبہ کرکے خدمت باسعادت مین مشرف ہوگا
نقل ہی کہ ایکمرتبہ حضرت قطب عالم بایک جماعت فقرا سیر کنان ایک حصار مین پہونچے
ہمراہیون کی عرض سے وہین شب باش ہوکر لکڑیان حصار کی توڑکر آگ جلائی زحمت
سرما کو آتش گرمی سے رفع کیا اور اُنھین لکڑیون مین روٹی پکائی اُسوقت حضرت
تو نماز مین مصروف تھے اور ہمراہی فکر خورش مین کسینے بحسرت کہا کاشکے گوشت ہوتا تو
کباب کرتے حضرت خواجہ نے بعد نماز کہا عجب نہین کہ قادر برحق تمہاری تمنا پوری کرے
چنانچہ فی الفور ایک شیر ژیان ایک گورخر تازہ و فربہ کو پکڑے ہوئے قریب سے گذرنے لگا
درویشون نے شیر پر حملہ کیا شیر اُس صید نیمجان کو چھوڑکر بھاگا درویشون نے
یہ خورش غیبی پاکر بطور معلوم کباب کرکے باداے شکر رزاق مطلق تناول کی اور حضرت
تمام شب مشغول نماز و اوراد رہے نقل ہی کہ ایکبار خواجہ سفر مین کسی کنوئین پر پہونچے
اور ڈول کنوئین مین پانی نکالنے کو ڈالا کھینچا تو پر از سیم خام تھا آپ نے پھر کنوئین مین
ڈالدیا دوسری بار کھینچا تو زر خالص سے لبریز نکلا پھر کنوئین مین اولٹ کر ڈالا اُس دفعہ
موتیون سے بھرا ہوا نکلا پھر آپ نے ڈول اولٹا کرکے پانی کی طلب مین ڈالا اور کہا
کہ خداوندا یہ سامان مجھکو درکار نہین چاہیے مین نے تیری جستجو مین سب اپنا مال
و متاع بیشمار ترک کردیا مجھے اس دولت کی آرزو نہین البتہ پانی اسواسطے چاہتا ہون
کہ وضو کرکے تیری عبادت ادا کرون پھر جو ڈول کھینچا تو پانی سے پر نکلا آپ نے اُسی وقت
وضو کرکے نماز پڑھی اور شکر ادا کیا نقل ہی کہ خواجہ جب مکہ معظمہ مین آئے تو وزراے سلطنت
آپ کے ایک فرزند خردسال بدیع الجمال کو لیکر وہان آئے خواجہ نے دیدار پسر دیکھکر شفقت
پدری سے زانو پر بٹھالیا اور بے اختیار پیار کرنے لگے اُسی وقت غیب سے ندا آئی کہ اُسی
بیٹے کی محبت مین ہماری محبت سے غافل ہوگیا یہ سنتے ہی چہرہ پر آثار تغیر نمایان ہوئے نہایت
عجز و الحاح سے دعا کی کہ الٰہی جسنے تیری یاد سے مجھکو باز رکھا ہو اُسے دنیا سے نابید کر

Marfat.com
Marfat.com

اتفاقیہ لڑکا اُسی وقت جان بحق ہوگیا خواجہ نے بعد تکفین وتدفین نماز شکرانہ ادا کی نقل ہی
کہ بروقت ترک سلطنت حضرت بلخ سے آکر چند روز ریگ دجلہ پر قیام گزین ہوئے وہان
ارکین دولت تزک وحشم لیے ہوئے بنابر طلب خواجہ آئے نہایت اصرار سے معاودت
بلخ کے لیے عرض کی آپ نے انکار کیا بعد اصرار وانکار طرفین کے آپ نے اپنی سوزن کہ جس سے
جامہ چاک چاک کو پیوند کرتے تھے دریا مین ڈالکر حضار سے فرمایا کہ اگر میری سوزن دریا
مین سے نکالدو تو پھر بلخ کو چلون لوگون نے بعد جد وکد بسیار بجز ناکامی کچھ نہ پایا اُسوقت
خواجہ نے کہا ای ماہیان دریا میری سوزن بحکم خدا لاؤ معاً ایکہزار ماہی ایک ایک سوزن
طلا وغیرہ لیے ہوئے سطح دریا پر آگئین آپنے انمین سے اپنی سوزن لیکر اورون کو رخصت
کیا اور لوگون سے کہا کہ یہ حکم تعلق بلخ مین کہان مین بادشاہی ودنیاوی سے بیزار ہون
تم جاؤ جسکو جی چاہے اپنا حاکم کرلو آخر سب آدمی نادم ومنفعل پھر آئے نقل ہی کہ
ایک روز معتصم بالمد عباسی نے خدمت مین آکر پوچھا کہ یا حضرت کیا پیشہ آپکا ہی فرمایا
دنیا اہل دنیا وعقبیٰ طالبان آخرت کے لیئے چھوڑی مین نے یہان تو ذکر خدا اختیار کیا ہی
اور وہان لقاے یزدانی مد نظر رکھی ہی پھر کسینے پوچھا آپ کا پیشہ کیا ہی ارشاد کیا کہ کارکنان
حق کو پیشہ سے کیا بحث ہی نقل ہی کہ حضرت کبھی چار زانو نہ بیٹھتے تھے کسینے باعث پوچھا
فرمایا کہ ایک روز چار زانو بیٹھے ہوئے آواز غیب سُنی کہ ای ابراہیم آقا کے سامنے خادم وغلام
یون نہین بیٹھتے ہین مین نے اُسی وقت اس نشست غیر مودب سے توبہ کی نقل ہی کہ
ایک روز حضرت اور شقیق بلخی متفق بیٹھے تھے ایک فقیر باکرامت آیا آپ نے اُس سے پوچھا
کہ معاش کیونکر بسر کرتا ہی کہا کہ ملگیا تو شکر کرتا ہون اور نہین تو صبر آپ نے فرمایا کہ عادت
کلاب بھی ایسی ہی ہی پھر یہی سوال شقیق بلخی سے کیا اُسنے جواب دیا کہ جو کچھ حاصل ہوتا ہی تو
اُسے تقسیم کردیتا ہون ورنہ صبوری اختیار کرتا ہون آپ نے خوش ہوکر شقیق پر بغایت لطف و
شفقت فرمائی اور کہا کہ شاباش مردان خدا کا یہی کام ہی نقل ہی کہ ایک دن کسینے آپ سے پوچھا کہ

Marfat.com
Marfat.com

کہ تم کسکے بندے ہو اول خوف سے تھرّا کر گر پڑے اور پھر یہ آیت پڑھی ان کل من فی السمٰوات
والارض الّا آتی الرحمن عبدا پر سندہ نے کہا کہ خواجہ پہلے ہی کیون نہ جواب دیا فرمایا کہ اس
خوف سے تامل تھا کہ انکار عبدیت خدا تعالیٰ کرون تو نعوذ باللہ ترک ایمان کرون اور اگر بندہ
اُسکا بتاؤن تو حق بندگی آقا کہان سے ادا کرون نقل ہی کہ ایک دفعہ خواجہ علیہ الرحمۃ نے
عبور دریا کی کشتی طلب کی ملاح نے کرایہ کشتی مانگا آپ نے تہیدستی مین ریگ دریا پر
ہاتھ مارا زر خالص ہو گئی اُس مین سے کشتیبان کو کچھ دیکر عبور دریا کشتی مین کیا
نقل ہی کہ حضرت خواجہ کے تین خلیفہ تھے خواجہ حذیفہ المرعشی خواجہ شفیق المرعشی
خواجہ رفیق البلخی رحمۃ اللہ علیہم اور آپ آخر زمانہ مین کسی مقام معین پر نہ ٹھہرے نظر
خلائق سے مخفی رہے کوئی بغداد مین کوئی شام مین قیام آپ کا بتاتا ہی اصح یہ ہی کہ مقبرہ
حضرت لوط علیہ السلام مین جا کر ایک غار مین چندے قیام کیا اور وہین وفات پائی
بعد وفات خواجہ غیب سے آواز آئی کہ الا ان امام الارض قد مات یعنی امام زمین مرگیا
لوگ اس صداے ہولناک سے متحیر ہوئے جب خبر وفات خواجہ معلوم ہوئی تو ندائے غیبی کا
معما کھلا آپ نے ۱۶۲ھ مین چھبیسوین جمادی الاول کو رحلت فرمائی ہی چنانچہ تاریخ
وفات اُس سلطان معرفت کی یہ ہی۔ امام اصفیا بودہ

بیان حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی نور اللہ مرقدہٗ

یہ حضرت خلیفہ خاص حضرت سلطان ابراہیم ادہم کے ہین با کمال اور صاحب ولایت
وکرامت ملک الاولیا امام الفقرا کاشف رموز حقیقت ماہر نکات معرفت مست بادۂ جام
معرفت تاج زمرہ محمدی تھے اور مشائخ کبار زمانہ سے تھے لقب آپ کا سدید الدین تھا
اور خرقہ فقر وارادت کا حضرت سلطان ابراہیم سے حاصل کیا تھا آپ عالم علم ظاہر
اور باطنی کے تھے اکثر علوم مین کتب تصنیف فرمائی ہین اور ہمیشہ آپ باوضو رہتے تھے بعد
افطار تین چار لقمہ سے زیادہ نکھاتے تھے اور اکثر فرمایا کرتے کہ غذاے درویش فکر لا الٰہ الا اللہ ہی

Marfat.com
Marfat.com

ارشاد کرتے کہ جو شخص کسی فقیر کو صاحب حال دیکھے چاہیے کہ اُسکے پاس نہ بیٹھے اور جو فقیر سیر
ہو کر کھانا کھاوے وہ فقیر نہیں خام ہے اور بندہ شکم ہے اور خود پرست ہے اور دنیادار ہے اگرچہ
لوگ ایسے شخص کو اپنا معتقد اکریں مگر باینہمہ بھی اُسکی صحبت سے اعراض کرنا چاہیے نقل ہے
کہ ایک روز خواجہ نے عالم رویا مین حضرت سرور کائنات صلعم کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ اے خواجہ
تجھکو راہبر درکار ہے جا اور سلطان ابراہیم ادہم کو مقتدا کر آپ علی الصباح سلطان الاولیا کے
پاس گئے حضرت مراقبہ مین بیٹھے تھے از روے کشف یہ امر دریافت کر کے بہت تعظیم و تکریم
سے پیش آئے اور معانقہ کیا اور فرمایا کہ اے خلیفہ خاطر جمع رکھ کہ انشاء اللہ تعالے عنقریب تو
اپنے مقصد کو پہونچیگا اُسوقت آپنے شرف ارادت سے مشرف فرمایا اور گوشہ نشینی کی اجازت
دی آخر خواجہ نے عزلت قبول کی اور رات دن ذکر خدا مین مشغول رہتا اور چھ مہینے تک پیر کی
خدمت مین رہے اور اس مدت مین چھ بار افطار کیا گویا کہ ہر دو ایک روزہ تھا جب قطب السالکین
ابراہیم ادہم نے یہ ریاضت اور مجاہدہ ملاحظہ فرمایا تو الحمد للہ زبان پر لائے اور کہا کہ جو کچھ
فقیر کو چاہیے وہ مین حذیفہ مین دیکھتا ہون اُسوقت جناب باری سے دعا کی کہ الٰہی
اسکی ترقی کر اور بندہ خاص اپنا کر اور زمرۂ درویشان مین رتبہ اسکا عالی کر اللہ تعالے
نے دعا حضرت کی قبول فرمائی اور چند مدت مین خواجہ منصب درویشی پر فائز ہوئے
چنانچہ حضرت ابراہیم ادہم نے خرقہ عنایت کیا اور اپنی جگہ پر خلیفہ مقرر کیا اور اجازت دی کہ
خلق کو ہدایت اور ارشاد سے مشرف کر اور دین محمدی صلعم کو رونق ترقی دے کہ دنیا کو اور
اہل دنیا کو دنیا سے متنفر ہو اور خود بھی دنیا سے بھاگنا یہ دام بلا کا ہے اور مرشدون کے
طریق پر قائم رہنا اور خوب سمجھنا کہ دنیا راہزن مردان راہ کی ہے اور جو کوئی راہ خدا اختیار کرے
وہ دنیا کی طرف [illegible] ہے اور مرد وہی ہے کہ دنیا سے اپنے کو بچاوے اور اہل دنیا کو
پاس نہ آنے دے اور [illegible] ملاقات کرے اور اگر اچانک کسی دنیادار سے دوچار ہو جاے
تو استغفار کرے اور گریہ وزاری کرے اور مرشدون کو شفیع گردانے تو اہل دنیا سے

مثل تیر از کمان بھاگے نقل ہے کہ آپ سات برس کی عمر مین قاری ہفت قرات ہوگئے تھے
اور ہر روز ایک قرآن شریف ختم کرتے اور ہمیشہ درویشون کی خدمت کیا کرتے اور انکی
رضاجوئی مین مشغول رہتے اور ہر شخص انکے واسطے دعا کرتا تھا اور آپنے خواجہ فضیل بن عیاض سے
بھی ملاقات کی ہے اور خواجہ بایزید بسطامی سے بھی ملے ہین اور ان دونون صاحبون نے
آپ کے بارہ مین دعا کی ہے اور فرمایا ہے کہ حذیفہ نہایت بزرگ ہوگا اور اس سے بہت آدمی
منزل مقصود کو پہونچینگے اور سولہ برس کی عمر مین علم باطنی سے بہرہ اندوز ہوئے اور شریعت
اور طریقت و معرفت کو ترتیب کامل دی ہے پوشش آپکی کمبل تھی اور ہمیشہ تضرع وزاری
مین رہا کرتے تھے ایکبار لوگ دریافت کرتے کہ اے خواجہ اسقدر گریہ کسواسطے ہے تو آپ فرماتے
کہ کچھ نہ پوچھو کہ مین کسواسطے گریہ وزاری کرتا ہون اگر تمھارے اللہ تعالےٰ گوش شنوا اور ہوش
بینا دیوے تو تم مجھسے زیادہ گریہ وزاری کرو دیکھو اپنی اصل کو کہ ہم کون ہین آخر ایک مالک کے
بندہ ہین اور مالک نے تمکو واسطے اپنی بندگی کے پیدا کیا ہے۔ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون
پس جب واسطے عبادت کے پیدا ہونا ثابت ہوا تو انسان کو چاہیے کہ سوا عبادت کے
دوسرا کام نکرے اور یہان عبادت برائے نام ہے اور دوسرے کام مین مشغول تمام پھر اپنے
مالک کو کیا جواب دینگے اور اگر فرض کرو کہ انسان نے تمام عمر عبادت کی تو حق سبحانہ تعالےٰ پر
کیا احسان کیا اور اگر عبادت مین کوتاہی کی تو سراسر ظلم ہے لائق سزا کے ہے اور فرمایا کہ مجھکو
یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ مین کون سے فرقہ مین ہون اور انجام میرا کیا ہوگا یہ کہکر ایک نعرہ مارا
ایسا کہ بیہوش ہوگئے جسوقت ہوش آیا اسوقت آواز غیب سے آئی کہ اے خواجہ
مین تجھکو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہون اور تجھکو درویشون مین [illegible]
قیامت مین حضرت محبوب رب العالمین کے ساتھ تجھکو داخل جنت کرینگے اسوقت
جتنے سو کافر محفل مین موجود تھے سب اسلام لائے نقل ہے کہ جب حضرت رو فیدہ
حضور میں حضرت رسول مقبول صلعم مین پہونچے جمال مبارک حضور کا نہ ملاحظہ کیا اور ہر وقت

دیدار فائز انوار کے دید کی تمنا مین عرض کرتے کہ یارسول اللہ مجھکو اسی طرح دیدار سے مشرف فرمایا کیجیے اور روتے اور کہتے کہ اے حبیب ربانی مجھے خوف ہے کہ مبادا دوزخ مین ایجاؤن حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہمت مردانہ رکھ تو ہمراہ میرے جنت مین جاویگا اور جو کوئی تجھسے وسیلہ رکھے وہ بھی فردوس مین داخل ہوگا نقل ہے کہ آپ ہمیشہ فقرا سے محبت رکھتے اور اہل دنیا سے نفرت کرتے اور فرماتے کہ اگر میرا اثر انپر ہو تو فہوا لمراد اور اُنکا اثر صحبت مجکو سم ہے نقل ہے کہ جو شخص تارک دنیا ہوکر بارادہ مرید ہی آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا تو آپ اول چالیس روز اُس شخص سے نہ ملتے بعد چالیس دن کے اپنی خدمت مین بلاکر فرماتے کہ اے ولی اللہ آ اور معلوم کر کہ جملہ انبیا فقیر ہوئے ہین اور حضرت احمد مجتبےٰ سلطان دوسرا نے بھی الفقر فخری فرماکر فقیری کو دوست رکھا ہے نقل ہے کہ حضرت خذیفہ جو از زبان سے فرماتے تھے وہی ظہور مین آتا تھا چنانچہ ایکبار چند فرومایہ نابکار آپکی محفل مین آکر خواجہ سے گستاخانہ کہنے لگے کہ ہم تمہارے شغل وذکر مین حارج ہونگے ورنہ کوئی کرشمہ ربانی ہمکو دکھاؤ کہ اُسکی کیفیت مین مسرور محظوظ ہوکر ہم تمہاری درویشی وکاملی کو تسلیم کرین آپنے اُنکا جواب ندیا اُسی طرح مصروف بحق رہے اسی حال مین ایک نالائق نے آپ کا ہاتھ پکڑکر مروڑا اُسوقت آپنے مجبور ہوکر تین بار آہ آہ کی اور اسی تلفظ کے ساتھ ایک شعلۂ آتش دہن مبارک سے نکل کر صاعقہ وار ان اشرار کے خرمن ہستی مین جالپٹا اور اُس زمرۂ وخیم العاقبت کو ایکدم مین جلاکر خاک سیاہ کردیا نقل ہے کہ حضرت خذیفہ سفر وحضر مین اپنے پیر قدسی ضمیر کی خدمت سے کبھی جدا نہوتے تھے اور آپ عالم تجرید مین رہے مینا

کوئی زوجہ نہین کی اور قول مبارک ہے اذا جاء الی رجل قال واللہ الذی لا الہ الا اللہ

یاخذیفہ ما عملک عمل من یدلو من یوم الحساب فاقول لہ یا ہذا لا تکفر من یمینک فانہ لا تحنث ویخبر آپ کا قول ہے ایاکم یا ہذا الفجار والسفہار فانکم اذا قبلتموہا ظنوا بانکم رضیتم بفعلہم نقل ہے کہ ستر برس تک آپنے اپنے تہائی حجرہ ورکوع سے کہین جنبش نہین کی کبھی اعتکاف خانہ سے قدم باہر نہین رکھا اور اس عرصہ

جو حاجی حرمین شریفین آپکے پاس آتے تھے وہ آپسے کہتے تھے کہ یا خواجہ ہمنے کعبۃ اللہ شریف
وبیت المقدس مین آپ کو مشغول طواف ومصروف اعتکاف دیکھا تھا نقل ہی کہ حضرت
قطب العالم ابراہیم ادہم نے دوسو باون سنہ ہجریہ مقدسہ مین جہان فانی سے روضۂ رضوان
کو رحلت فرمائی مؤلف کتاب نے تاریخ وفات قطب الزمان ۲۵۲ھ کہی ہی نقل ہی کہ بعد رحلت
حضرت ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہٗ کے ناصر الطریقت ووارث الشریعت حجۃ العارفین
برہان الواصلین شمع شایقان صبح صادقان یکہ تاز عرصہ مجاہدہ سرافراز ناظرین تقرب جلال
مشاہدہ صاحب عظمت وکرامت فائق فائقان دین وملت کشاف غوامض علوم
باطنی وظاہری حضرت قطب الزمان شیخنا ہبیرۃ البصری قدس اللہ سرہٗ سجادہ طراز
خانوادہ باعزو امتیاز ہوئے آپ کا لقب امین الدین ہی علماء و اولیاء و مشائخ مین آپنے
علم امتیاز بلند کیا تھا اور معرفت یزدانی کو بوجہ اتم حاصل فرمایا تھا زمرۂ فقرا مین رفیع الدرجہ
ومنیع المنزلت ہین حضرت قطب المحققین خواجہ خذیفۃ المرعشی سے خرقۂ فقر حاصل کیا تھا
نقل ہی کہ عمر مبارک آپکی ایکسو بیس برس کی ہوئی تھی بملاحت فطرت وخوبی جبلت
سترہ برس کی عمر مین دانش وخرد وافی سے بہرۂ کافی حاصل کیا تھا چند سال مین
کلام مجید حفظ فرمایا ایک روز مین دو کلام مجید ختم کرتے تھے کبھی وضو آپکا بجز ضروری
حاجات کے نہ ٹوٹتا تھا قبل اس سے کہ آپ مرید ہوں تیس برس ذکر حق مین صرف کیے
اور نہایت مجاہدہ وریاضت نفس سے اوقات گرامی کو گرامی رکھا ایک روز نہایت
مایوسانہ ومحرومانہ زار زار روتے تھے اور بغایت عجز کہتے تھے کہ خداوندا ہبیرہ عاجز
وبیکس نہایت گنہگار وشرمسار ہی تیرے عشق ومحبت مین سوختہ اور تیری یاد مین شکستہ
تیری رحمت پر چشم امید دوختہ ہی تو عفو کر اور اسکو اپنے ترحم وستاری سے بخش دے
اسی حال رجوع وخشوع مین ایک آواز غیب جان نواز پیدا ہوئی کہ ای ہبیرہ دلتنگ
ومایوس نہو ہمنے تجھکو بخشا تجھکو مناسب ہی کہ خذیفہ کے پاس جاکر ارادت وہدایت

Marfat.com
Marfat.com

حاصل کر حضرت ہبیرہ مژدہ جانفزا سکر شاد شاد خدمت حضرت خذیفہ مین آئے حضرت
خذیفہ نے انکی بہت تعظیم و توقیر کی اور کمال مہربانی سے فرمایا ای ہبیرہ تیس برس کا شغل و ذکر
تمہارا سب مقبول و منظور جناب باری ہوا وہی مجاہدہ و ریاضت غایت تاثیر سے روشن
ہزار مجاہدہ و مشاہدہ ہوا پھر آپ ایک ہفتہ مین ببرکت حصول ارادت حضرت خذیفہ منزل
تقرب یزدانی پر فائز ہوئے بعد ایک برس کے خرقہ خلافت زیب بر و دوش ارادت کیا
پھر حضرت خذیفہ نے فرمایا کہ ای ہبیرہ اس خرقہ درویشی کی آبرو یہی ہے کہ تم اپنے پیران باصفا
کی عادات و خصائل مین صرف اوقات کرو کہ بہت جلد فائز مقصد اعلے ہو اور وقت تشریف
ارادت کچھ ندائے غیب سامعہ نواز حضرت ہبیرہ ہوئی کہ ای ہبیرہ شاد ہو کہ ہمنے تجھکو اپنے
مقبلون سے کیا جب سے آپ نے خرقہ پہنا تمک و شکر کو آشنائے کام و زبان نہ کیا اور آپ کاشفہ
سے تمام عالم کے اشیا کا معائنہ فرماتے تھے نقل ہے کہ حضرت قطب المجتہدین ہبیرہ بصری
فرماتے تھے کہ جب مین نے خرقہ پہنا ارواح طیبہ حضرت پیغمبر خدا صلعم و دیگر بزرگان دین
وہان یقین موجود تھین ہر ایک مجھکو دعائے خیر دیتے تھے اور مین خوف خدا سے گریان
و لرزان تھا ڈرتا تھا کہ الٰہی درویشی عجب مہم سخت و معاملہ نازک ہے دیکھیے کیونکر عہدہ برآ
ہوتا ہون آج جو خرقہ فقر پہنا ہے ایسا نہو کہ کل بروز قیامت فقرا سے شرمندہ ہون
نقل ہے کہ آپ پانچ چھ روز بعد روزہ افطار کرتے تھے اور آپکی کثرت گریہ و زاری و ریاضت
شاقہ سے لوگون کو خوف ہلاکت خواجہ تھا شدت گریہ مین بعض اوقات خون آنکھون سے
روان ہوتا تھا نقل ہے کہ حضرت جناب باری مین بنہایت گریہ و زاری عرض کرتے
تھے کہ الٰہی ہبیرہ بیچارہ اور بے سرمایہ ہے ایسا نہو کہ تو اُس سے حساب خورد و نوش لے پھر
کیونکر ہو سکتا ہے کہ اس محاسبہ و مطالبہ سے نجات پائے مگر تو محض فضل و کرم سے دستگیری کر
آواز غیب آئی کہ ای ہبیرہ ہمنے تجھکو بیحساب بخشدیا اور جنت علیین مین تیرا مقام ہے آپکو وہ نسبت
کامل و ترقی منزلت حاصل ہوئی کہ جو کوئی آپ سے بیعت کرتا ایک مرتبہ اعلے پر فائز ہو جاتا اور نعمت و نور پاتا

Marfat.com
Marfat.com

جو جسکا مقصود ہوتا آپکی برکت دعا سے حاصل ہوتا نقل ہی کہ حضرت خواجہ غایت
احتیاط سے کبھی اہل دنیا سے موانست و موافقت نکرتے خور و نوش انکے یہان کا استعمال
مین نہ لاتے کبھی اُنکے گھر نہ جاتے حتے کہ ان لوگون کی صورت بھی ندیکھتے آپ کا یہ مقولہ تھا
کہ مالدار آدمیون کا طعام حکم زہر قاتل رکھتا ہی دل کو تیرہ روشنائی باطن کو زائل کرتا ہی
شب بیداری سے ہمیشہ آپکو سروکار تھا رات بھر طاعت و عبادت مین مشغول رہتے درویشون
اور مسکینون کے ہم پیالہ و ہم نوالہ رہتے تھے وجہ حلال پر قوت بسری کا انحصار تھا اور پیران
عظام کی طرح تین چار لقمہ سے زیادہ طعام تناول نہ فرماتے آپ فرماتے تھے کہ درویش
کو یگانگی خدا و بیگانگی ماسوا چاہیے اور آپ کسی کی مدح و ذم سے زبان الہام ترجمان کو
ملوث نکرتے تھے ہمیشہ یاد خدا سے تعلق اور خیال دنیا و مافیہا سے تفارق رکھتے تھے نقل ہی
کہ ایک روز کوئی ذی مقدور نہایت خلوص دل سے خواجہ قدسی منزل کی خدمت مین ہزار
دینار لاکر ملتمس قبول ہوا آپ اُس مردود اہل دل کو دیکھ کر خوف سے بیہوش ہو گئے حاضرین نے
سمجھا نہ یہ بیہوشی آپ کے منھ پر پانی جھڑکا تو غش سے افاقہ ہوا مگر جب بھی رنگ رُخ متغیر تھا
لوگون نے باعث تغیر حال پوچھا تو بیان فرمایا کہ جس غریب طالب محبوب و جویاے مطلوب کے سامنے
کوئی شئی نامرغوب مانع حصول مطلوب آئے تو وہ خیال ناکامی سے اُس بال جان کو دیکھ کر
کیونکر نہ ڈر جائے کسطرح ہوش نہ کھو بیٹھے بلکہ ایسے وقت ایسا شخص مر جائے تو کیا عجب ہی
درویش کو زر و سیم سے کیا علاقہ کون سی نسبت ہان فقر و فاقہ و بینوائی شکستگی سے تعلق چاہیے
اور بے برگی و بینوائی برگ و نواے گدایان خدا ہو تو فقیری و درویشی کا کیا لگاؤ ہی فقیر وہی ہی
کہ سواے فقر کے کسی نوع کا سرمایہ نہ رکھے ورنہ سزاوار فقیری نہین پھر فرمایا کہ اعوذ باللہ
من الدنیا و اہل الدنیا و من الشیطان الرجیم وفات آپکی ساتوین شوال کو ہوئی سنہ رحلت اتحد مولانا ہم

بیان حضرت خواجہ علو ممشاد قدس سرہ

بعد آپکے مسند آراے فقر و ارادت خرقہ پیراے عقیدت و معرفت حضرت شیخ المشائخ نضارت بخش

Marfat.com
Marfat.com

حدیقہ عرفان نزہت افزاے گلستان شناسائی یزدان دستگیر درماندگان کوے توحید
پایمرد عرصہ گاہ تجرید وتفرید شمس الفقرا بدر العرفا ستودہ صفات رفیع الدرجات عاشق صادق
عارف فائق تشریف یافتہ بزرگی وبرتری حضرت قطب الاقطاب خواجہ علو ممشاد دینوری
قدس سرہٗ العزیز ہوئے مشاہدہ ومکاشفہ ومجاہدہ کو آپکی ذات عالی سے والائی وبرتری
حاصل ہوئی تھی یہ حضرت بہت نامی گرامی واقف اسرار ومنتخب ابرار حافظ قرآن مقرب
یزدان تھے لقب آپ کا کریم الدین ہی حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری سے خرقہ ارادت حاصل
ہوا تھا اور مشائخ عراق وبزرگان عصر سے مثل شیخ جنید ورویم ونوری وغیرہم کے ہم صحبت
رہے تھے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اتفاق مجالست ہوتا تھا آپکو علوم
ظاہری وباطنی وکشف وکرامت سے سرمایہ کثیر جناب ب قدیر سے ملا تھا اور جملہ بزرگان عصر سے
آپکو خلافت حاصل ہوئی تھی اور اُس سلسلہ مین بھی صاحب سلسلہ ہوئے ہین چار واسطے
یہ سلسلہ آپ تک پہونچا ہی اُسکی یہ تفصیل ہی خواجہ علو ممشاد دینوری نے حضرت شیخ عبد اللہ
حنیف سے خلافت پائی وہ شیخ محمد رویم کے خلیفہ اور وہ شیخ جنید بغدادی کے اور وہ شیخ
سری سقطی کے وہ شیخ معروف کرخی کے وہ حضرت امام علیؑ رضا کے وہ حضرت امام موسےٰ
کاظم کے وہ حضرت امام محمد باقر کے اور وہ حضرت امام زین العابدین کے وہ حضرت علی
مرتضےٰ اسد اللہ الغالب کے اور وہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ووصی تھے یہ
سلسلہ اس صحت پر منتہی ہوتا ہی علاوہ ازین اِن خواجہ با اوقات گرامی صفات نے اکثر
درویشون سے ملکر نعمتین پائین قبل زمانۂ مریدی تیس برس تک ریاضت وعبادت کی
تھی اور یہ حال تھا کہ اکثر ساتوین دن روزہ افطار کرتے اور غایت خشکی دہن مین ایک جرعہ
آب پی کر ایک خرما پر اکتفا کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے بلکہ زمانۂ طفلی مین بھی ہر روز دودھ نہ پیتے
تھے نقل ہی کہ حضرت ابتداے حال مین تونگر وصاحب سرمایہ کثیر تھے جسوقت محبت یزدانی
جاگزین دل صفا منزل ہوئی جملہ مال ومتاع صرف راہ خدا کرکے متوکل ہو بیٹھے کوئی شی اپنی

Marfat.com
Marfat.com

بضاعت مین بجز دل و جان الفت تواماں نہ رکھی یہانتک کہ ایک روز کا آزوقہ بھی نہ رکھا اور
رُو بقبلہ جناب باری مین عرض کی کہ یارب مجھکو سوائے تیرے اور کسی سے سروکار نہین
اور کچھ نہین چاہیے اہل و عیال میرے تیرے بندے ہین انکی خبرگیری تیرے حوالہ ہی تو انکے
رزق کا کفیل ہی مجھے کیا فکر ہی ہنوز یہ کلام خوش انجام زبان پر تھا کہ ندائے غیب کے سننے سے
شادکام ہوئے کہ ای علو تو میرا ہی تو نے مجھپر سہارا کیا تیرے عیال کا مین کفیل حال ہون
خاطر جمع رکھ اپنی راہ پر چلا چل حضرت علو ممشاد اس جان نواز کلام سے شادکام ہوکر
نظر بجناب عزاسمہ کرکے مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے اُس مقام متبرک مین گوشہ اعتکاف مین
بیٹھکر مشغول طاعت و عبادت ہوئے ایک روز مشغول عبادت تھے کہ ایک شخص خوان
سر پر رکھے پیش روے خواجہ آیا اور سلام کیا خواجہ نے پوچھا کہ تو کون ہی اور کیا لایا ہی جواب دیا
کہ مین مردمان غیب مین سے ہون حکم خدا سے تمھارے اطفال و عیال کے لیے یہ نعمت
خداداد لایا ہون اور تمکو پیام خدا یہ ہی کہ تم نہایت اطمینان سے ہماری یاد مین ہمہ تن
مصروف رہو تیرے متعلقون کا رزق ہمنے نعمتخانہ غیب سے بنہایت وسعت و کثرت
مقرر فرمادیا ہی حضرت شکر باری عزاسمہ مین تر زبان ہوئے اور زیادہ پہلے سے مصروف
عبادت و ریاضت ہوئے اور فقر و فاقہ مین نہایت خوشی سے بسر کرتے لباس پیوند دوختہ
و کہنہ پہنکر صرف اوقات کرتے رہتے اور آپ خوف خدا سے بدرجۂ غایت لرزان و گریان
شدت گریہ سے بیہوش ہوکر دیر مین ہشیار ہوتے اسی بیہوشی و ہوشیاری مین اکثر حضرت
خضر علیہ السلام خواجہ کے پاس آکر جلیس صحبت ہوتے اور ہنگامہ مکالمت حق گرم رہتا
ایک روز خواجہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یا حضرت مین خوف خدا بہت
کرتا ہون اور آتش عشق حقیقی مین اپنا دل و جان جلاتا رہتا ہون آخر میرا انجام کیا ہوگا
اور یہ آثار بیم و ترس مجھپر ایسے کیون طاری ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کہ ای علو تیرا انجام نہایت
بخیر ہوگا تو اہل اللہ مین سے ہی جسپر خدائے کریم کی نظر مہر و محبت ہوتی ہی اسکو اپنے جلال و عظمت کا ترس عطا کرتا ہی

Marfat.com
Marfat.com

اور اپنے دام الفت مین مبتلا فرماتا ہی یہ صورتین خوش طالعی و نیک بختی کے معانی کی جلوہ
دکھاتی ہین مگر اب چاہیے کہ کسی کامل فقیر سے بیعت کر خواجہ نے کہا کہ ایسا درویش خدا رسیدہ
کہان ہی اگر ملے تو اُسکی خدمت مین جاؤن اور کچھ نعمت پاؤن حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا
کہ اس عصر مین کامل عصر ہبیرۃ البصری ہی جسپر اُسکی نظر پڑتی ہی منظور انظار و ماہر اسرار ہو جاتا ہے
تو بھی اُس طرف رجوع کر خواجہ علو ممشاد خدمت حضرت ہبیرۃ البصری مین آئے زمین خدمت
کو بوسہ دیا حضرت ہبیرہ نے فرمایا کہ ای علو خداوند عالم ہر روز تیری ترقی و علو مرتبت کرے تیرا
مرتبہ نزد خدائے عز و جل اعلیٰ ہی اور مین نے جناب الٰہی مین استدعا کی ہی کہ تو میری جا پر
سجادہ نشین ہو اور لوگون کو تجھسے استفاضہ ہو بعد مریدی خواجہ علو کو حال دنیا و دین مکشوف
ہونے لگا حضرت ہبیرہ نے خواجہ سے خطاب کیا کہ ای علو ابھی علو رتبت تیرا ترقی پائیگا یہ ابتدائی
رتبہ مشاہدہ و منقوش لوح محفوظ پر منتہا ہی اور مرقوم ہی کہ جب حضرت ہبیرہ جانب عرش دیکھتے
تو دل مین اثر درد پیدا ہوتا اور آہ کرکے کہتے کہ ہبیرہ طلب خدا مین عرش و کرسی کو دیکھتا ہے
نقل ہی کہ جب حضرت علو ممشاد نے چندے خدمت حضرت ہبیرہ مین مجاہدت و ریاضت
نفس اوقات بسر کی تو ایک روز حضرت ہبیرہ نے خطاب فرمایا کہ ای علو اب مقصد تیرا حاصل ہوا
تیرا کام تکمیل کو پہونچا اب اپنے مقام کو جا اور خواجہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ یارب علو کو مقام
اعلائے فقر پر فائز کر بمجرد استماع ارشاد مبارک خواجہ علو پر بیہوشی طاری ہو گئی پھر
ہوش مین آئے پھر بیہوش ہو گئے بعد اُسکے پھر ہوشیار ہوئے یہانتک کہ چالیس مرتبہ
یہی حال طاری ہوا بعد ازان حضرت ہبیرہ نے لعاب دہن اپنا خواجہ کو چٹایا جب خواجہ کے
ہوش درست ہوئے تو پیر روشن ضمیر نے فرمایا کہ ای علو تو نے اس عالم مین اپنے مقصود
و مطلوب کو معائنہ کیا خواجہ نے مودبانہ جواب دیا کہ مین نے ایک عمر صرف مجاہدہ و مراقبہ کی
مگر یہ جلوہ جو ایکدم مین یہان دیکھا کبھی نہ دیکھا اُسوقت حضرت ہبیرہ نے اپنی کملی جو
سینہ بسینہ درویشون سے اب تک پہونچی تھی خواجہ علو کو اُڑھائی اور اپنا سجادہ نشین کیا

Marfat.com
Marfat.com

خواجہ علو نے پھر کبھی کوئی کام بجز حکم پیر کے نہین کیا نقل ہی کہ جب کوئی بارادہ مریدی آتا
تو پہلے حضرت مراقبہ کرتے اگر بشارت ہوتی تو اشارت ارادت فرماتے ورنہ مرید نکرتے
مرید آپ کا اول روز ہی بہ برکت تصرف خواجہ عرش سے ثریٰ تک معاینہ حالات کرتا اور
خواجہ بجز وقت قیلولہ کبھی نہ سوتے اور چارپائی پر نہ آرام کرتے ہمیشہ ذکر حق و تلاوت
کلام مجید مین مصروف رہتے اور آپ صاحب سماع تھے اکثر مجلس سماع ترتیب دیتے
آغاز محفل مین قرآن شریف پڑھتے اور قرآن پر خاتمہ مجلس ہوتا ایک روز عالم رویا مین
حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت خواجہ کو ہوئی عرض کی کہ یا حبیب اللہ
آپکو سماع سے کیا بالکل انکار ہے فرمایا ما انکرہ ولیشنے یعنی ایک صورت سے بالکل سماع سے پرہیز
نہین پس چاہیے کہ ابتداے مجلس قرآن مجید سے اور اسی کلام متبرک پر مجلس اختتام پائے
چنانچہ اُسی دن سے یہ طریقہ ترتیب مجلس سماع کا جاری ہی نقل ہی کہ ایک روز ایک
جماعت بقصد بُت پرستی کہین جاتی تھی راہ مین خواجہ کی نظر مبارک پڑی فرمایا کہ اے
منکران نعمت خدا تمکو غیر خدا و معبود کی پرستاری سے شرم نہین آتی دیکھو اور راہ راست
پر آؤ آپکے کلام مبارک نے اُن لوگون کے ایسا اثر پیدا کیا کہ زمرہ منکرین اپنے عزم فاسد
باز رہے اور حضرت کی خدمت مین آکر مشرف باسلام ہوئے ڈھائی سو آدمی تھے ان سبنے
بعد مشرفی اسلام ارکان وضوا ادا دین متین سیکھے پھر خواجہ نے انکے حق مین دعا کی کہ یا الٰہی
یہ تیرے بندے قصوروار تیری جناب مین عاجزانہ و نادمانہ حاضر ہوئے ہین انکو اپنی
رحمت وسیع سے خوشحال فرما ندائے غیب آئی کہ اے علو جو دعا انکے حق مین تو کریگا مستجاب ہوگی
خواجہ نے دعا کی اُسکی برکت سے کل جماعت کو کشف اسرار ہونے لگا اور چند روز مین ہر ایک
فائز الحقیقت و کامل الطریقت ہوگیا نقل ہی کہ ایک شخص خواجہ کے
اور کہا کہ میرے حق مین دعا کر خواجہ نے فرمایا کہ خدا سے جا کر کہہ کہ الٰہی تجھکو دعا ... کی
کچھ حاجت نہین اُسنے کہا کہ خدا سے کہان ملون فرمایا جہان تو نہو اُس جاے الٰہی سے ...

Marfat.com
Marfat.com

حسب الارشاد خواجہ ممشاد عزلت گزینی اختیار کی اور اپنی خودی کو یاد خدا مین سلب کیا آخر
فائز المرتبت ہو کے ملاقات خواجہ کے لیے آیا خواجہ اُسکے لینے کو ایک جماعت کثیر کے ساتھ
تا لب آب گئے دیکھا کہ وہ مرد خدا سجادہ سطح آب پر بچھائے ہوئے اطمینان سے بیٹھا ہوا آتا ہے
ناظرین اس مشاہدہ سے متعجب تھے خواجہ نے خطاب کیا کہ یہ کیا صورت ہے جواب دیا کہ جو
کچھ ہے آپ ہی کی توجہ سے ہے سب آپ پر ظاہر ہو رہا ہے اور سب آپکی برکت دعا کا اثر ہے
کہ کسی سے مجھکو احتیاج و خوف مضرت نہین **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ اکثر عُرس بزرگان
طریقت کی محفل منعقد کر کے سماع سنتے اور اُس محفل مین طعام کثیر فقیر و امیر کو یکسان
تقسیم کرتے کسی نے پوچھا کہ یا خواجہ آپ سماع کو جائز رکھتے ہین یہ کیا راز ہے فرمایا کہ یہ
اسرار معرض گفتار مین نہین آسکتا مگر حضرت رسالت پناہ صلعم اور اسد اللہ کرم اللہ وجہہ
اور پیران عظام نے کسی طور پر سنا ہے مین بھی اتباع مقتدایان اعظم کرتا ہون اور سماع
اسرار ایزدی مین سے ہے ہر شخص اسکے سننے کا ظرف نہین رکھتا اگر اسکی کیفیت کسی پر
مکشوف ہو تو ایک لمحہ اس ذوق سے غافل نہو اہل ظواہر یہ جانتے ہین کہ نغمہ و سرود
قوالان خوش آہنگ پر سامعان حقیقت رس وجد کرتے ہین واقع مین نظر اُن والا
نظرون کی اور کہین ہے صداے و نواے قدس کی روح فزائی سے کیفیت یاب و
پر مذاق ہوتے ہین **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ نے اپنی عمر مین کوئی چیزون کو کھائی نہین
زمانہ شیر خوارگی مین رات کو دودھ پیتے دن کو نہ پیتے الغرض تمام عمر صائم رہے کسی
بزرگ نے آپ کی شان مین شعر لکھا ہے شعر ہو الذی قد صائم ایامہ من مہدہ حتی
زمان رفادہ + **نقل** ہے کہ حضرت کا قول تھا کہ خداے عالم نے عارفون کے سر مین
ایک آئینہ رکھدیا ہے جب معاینہ کرے جلوۂ یزدانی نظر آئے آپکا فرمودہ ہے کہ جو شخص
دوستان خدا کی دوستی کا منکر ہو کم سے کم عذاب اُسکا یہ ہے کہ ہرگز اُسکو وہ ندیوین
جو وہ رکھتا تھا آپ نے فرمایا ہے کہ فراغت کے یہ معنی ہین کہ اہل دنیا کے مطلوبات

Marfat.com
Marfat.com

وستعملات سے دلکو پاک رکھے اور فرماتے ہین توکل اُسے کہتے ہین کہ جس چیز کی نفس خواہش
کرے اُس سے اعراض کیا جاے سو آپکا ہی کہ جمع اُسکا نام ہی کہ خلق کو توحید مین جمع کرے
اور جو مفرقہ کہ شریعت سے معلوم ہوا سکو اسی مین مستغرق کرے اور حکیمون نے بدولت
خاموشی حکمت حاصل کی ہی۔ اور فرمایا تصوف ایک صفائی اسرار ہی اور بموافق رضاے خدا
عمل کرنا اسکا مدار ہی اور فرمایا تصوف مستغنی رہنا اور بیکار و بے سود چیزون سے احتراز کرنا ہی
اور فرمودہ مبارک ہی ادب بمرید محترم و معظم رکھنا بزرگان طریقت اور خدمتگزاری یاران
باصداقت و ترک اسباب دینا اور اپنے آپکو پابند آداب شریعت رکھنا ہی۔ آپکا قول ہی
کہ چالیس برس سے مجھکو بہشت و نعماے بہشت بنظر منظوری دکھاتے ہین مین اُسپر
مفت بھی توجہ نہین کرتا نقل ہی کہ ابو عامر شاگرد و مرید خواجہ ایک روز خدمت بابرکت
مین حاضر تھے کہ ناگہان ایک جوان آیا اور خواجہ سے بنا بر مہمانی چند اصحاب التماس کیا آپنے
فرمایا کہ تو صوفیان معظم کو گھر لیجاکر تکلیف دیا چاہتا ہی یہ نہوگا ہر چند اُسنے مبالغہ و اصرار کیا
لیکن منظور نہوا بعد روانگی جوان حضار نے پوچھا کہ بخلاف عادت آج آپنے رد التماس
امیدوار کیا ہی مصلحت کیا ہی آپنے فرمایا کہ یہ شخص سرمایہ دینار رکھتا تھا اب بے بضاعت
ہو گیا اب پھر اُسی کے حصول کے لیے مردان خدا کو کھانا کھلاتا ہی کہ شاید اس بذل نفقات
کی برکت سے پھر خوشحال ہو جائے اور یہ محال جسقدر یہ دنیا کو طلب کرتا ہی اُتنی ہی دنیا
اُس سے بھاگتی ہی نقل ہی کہ ایکدن خواجہ دولتسرا سے باہر نکلے تو ایک کتا بھونکا حضرت نے
لا آلہ الا اللہ فرمایا کتا فی الفور مر گیا نقل ہی شیخ عبد اللہ الطاقی سے کہ مین نے زبانی محمد ابن
حنیف کے سُنا کہ مین نے ایک روز خواجہ ممشاد کو دیکھا کہ خواجہ کھڑے ہوئے جانب آسمان
ہاتھ اُٹھائے کہتے ہین کہ یارب القلوب القلوب اسی ہنگام عرض مین آسمان نیچے اُترا و
قریب سر خواجہ آکر ٹھہر گیا اور خواجہ اُس شگاف آسمان مین چلے گئے نقل ہی کہ وقت واپسیں
خواجہ ایک شخص نے کہا کہ خواجہ لا آلہ الا اللہ زبان سے کہو خواجہ نے دیوار کی طرف رخ پھیر کر کہا

کہ خداوندا مین نے اپنے آپکو بالکل تیری طاعت مین فانی کردیا کیا اُسکی خرابی ہی کہ جو اسوقت دیکھا اور کسی نے آپسے پوچھا کہ خواجہ اتنی عبادت وطاعت پر خدانے تم سے کیا معاملہ فرمایا ارشاد کیا کہ جنت با ہزار نعمت چالیس برس سے میرے سامنے موجود ہی مین اُسکو نہین دیکھتا اور ایک شخص نے پوچھا کہ یا خواجہ دل کا کیا حال ہی جواب دیا کہ تیس برس سے دل کھو دیا ہی ابتک نہین پایا جیسا کہ اہل اللہ نے دل کو گم کرکے نشان نہین پایا مین کیا حال دل بتاؤن اور کیونکر پاؤن نقل ہی کہ حضرت ممشاد تین خلیفہ رکھتے تھے خواجہ ابواسحاق شامی اور ابو عامر اور شیخ احمد اسود دینوری کہ یہ صاحب سلسلہ سہرورد یہ ہین نقل ہی کہ چہاردہم محرم الحرام سنہ دو سو ننانوے کو حضرت علو ممشاد جان بحق تسلیم ہوئے مولف نے تاریخ وفات الامام ربانی لکھی ہی

بیان حضرت خواجہ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ

نقل ہی کہ بعد حضرت علو ممشاد کے وسادۂ طریقت مستقیم پر حضرت شیخ الشیوخ قطب الموحدین اکمل الکاملین زاہد متمکن عابد متدین مقتداے اہل ولا پیشواے اتقیا رکن ابدال قطب اہل کمال وصاف حقائق کشاف دقائق بحر مواج اسرار الہامی حضرت خواجہ ابواسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ نے زیب جلوس فرمایا یہ حضرت صاحب کشف وکرامات ومستند اولیاے با اوقات تھے اپنے وقت کے مشائخ مین ممتاز اور مجالست رجال الغیب سے خلوت پرداز تھے لقب آپکا شریف الدین ہی ملاقات خلائق واغنیا سے دلتنگ صحبت فقرا وصلحا سے دل خوش تھے فقر وارادت مین یگانہ آفاق طاعت وعبادت مین یکہ وطاق تھے خرقہ فقر حضرت قطب الکاملین خواجہ علو ممشاد سے پایا تھا آپکی مدح مین کسی نے چند شعر کہے ہین اشعار

وبہ اقتدے اہل چشت وشیوخہم + کل ولی اللہ فی میلادہ + منہم ابواسحق اکبر شیخہم + طولہا من شیخ اطوادہ + اضحی ہذا الدین یغوثہ + لا بعد موت النہج فی سعادہ + نقل ہی کہ آپ فرط مجاہدت سے چھٹے ساتوین دن روزہ افطار کرتے فرماتے تھے کہ جو لذت گرسنگی مین پائی ہی کسی چیز مین نہین ملی جب افطار کرتے تین لقمہ سے زیادہ تناول نہ فرماتے

Marfat.com
Marfat.com

مُرید ہوتے وقت چالیس روز استخارہ کیا آخر آواز آئی کہ ای ابو اسحاق ہمارے مخلص خاص کا
مُرید ہو یہ سنکر خواجہ ابو اسحاق حضرت مرشد آفاق علو ممشاد کے پاس بارادہ بیعت حاضر
ہوئے اور قدمبوسی کی حضرت علو ممشاد نے اُس پاک نژاد کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ مین نے
یہ دعا کی ہے کہ تو درویش کامل ہو اور نیز فرزند و مرید تیرے سب کامل ہوں پھر مُرید کر کے
خلوت مین اجازت نشست دی ارشاد کیا کہ فقر و فاقہ و ریاضت و مجاہدہ نفس اختیار کر
خداوند عالم کا ذکر و فکر ہر وقت دل و زبان پر متمکن رکھ بحسب ارشادت حضرت خواجہ
سات برس تک خدمت پیر روشن ضمیر مین مصروف عبادت و ریاضت رہے چنانچہ
سات سات روز ون کے بعد یعنی اکیسوین دن ایک پارہ نان اور ایک چلو پانی سے
افطار کرتے تھے اسی ریاضت سے حضرت علو ممشاد کو یہ ندائے ہاتف معلوم ہوا کہ ابو اسحاق
کامل کار و تمام عیار ہو گیا مرتبہ اعلیٰ پر پہونچ گیا اب اپنا خرقہ زیب بدن مرید خاص کر کے
اپنی جا پر بٹھاؤ اور تم ہماری بارگاہ مین حاضر ہو اُسوقت خواجہ علو ممشاد نے اُس عالی
نہاد کو خرقہ ارادت سپرد فرمایا اور اپنے سجادہ پر بٹھایا اُسی حال مین آواز غیب آئی کہ ای
ابو اسحاق تو مقبول ہمارا ہوا چنانچہ ایسا ہی جلوہ شہود مین پھر آیا اور اکثر لوگون کو انکی
برکت ارشادت سے منزل وصول پر وصول ملا اور آپ ہی سے آغاز سلسلہ اہل چشت کا
ظہور مین آیا چنانچہ یہ خاندان عالی آپ کے بعد سے بلقب چشت ملقب ہوا اُسکی تصریح
یہ ہے کہ جب خواجہ اپنے پیر عدیم النظیر کی خدمت مین بمقام بغداد پہونچے تو پیر روشن ضمیر نے
نام پوچھا آپ نے جواب دیا کہ ابو اسحاق چشتی مجکو کہتے ہین اُسوقت مرشد کامل نے فرمایا کہ
تم خواجہ چشت ہو اور اہل چشت تمہارے قدوم کی برکت سے مشرف باسلام ہونگے بعد
ازان خواجہ بروقت منسوبیت خلافت اپنے پیر سے رخصت لیکر اور مع حشم و خدم اسی مقام
مع چار بزرگ باعظمت داخل چشت ہوئے چنانچہ دو صاحب اُنمین کے ایک حضرت
خواجہ احمد ابدال دوسرے حضرت ناصر الدین خواجہ یوسف تھے یہ پانچون اولیا ر باکرامت

یا ہمدگر سلوک سے سلسلہ ارادت یکدیگر مستحکم و مضبوط کرتے رہے بعد ایک کے دوسرے صاحب
درجہ بدرجہ قائم مقام یکدیگر ہوئے ہر شخص کے بہت مرید و خلیفہ ہوئے اور یہ صواحب
مشہور بخواجگان چشت ہوئے اور اسی نام سے نامزد کیے گئے جو کوئی انسے ارادت و بیعت
حاصل کرتا چشتی کہلاتا **نقل ہی** کہ حضرت ابو اسحاق صاحب سماع تھے اور سماع کو بہت
پسند رکھتے اور کوئی متشرع و متورع آپ پر مجال اعتراض نہ رکھتا تھا کوئی نہ کہہ سکتا تھا
کہ سماع کیون سنتے ہو حاضرین مجلس برکت اجلاس مبارک سے کیفیت وجد و ذوق کامل
اٹھاتے بلکہ بعد شراکت مجلس حضور کوئی شخص آلودہ معصیت نہوتا اور تاثیر مجلس سے
در و دیوار جنبش کر کے متواجد ہوتے جو مریض کہ شریک جلسہ ہوتا صحیح و سالم ہو جاتا مثل
دنیادار اُس محفل خاص مین بار اے دخل نہ پاتے اگر اچیانا کوئی اہل دنیا حاضر مجلس ہوتا
بفیض تاثیر قدوم اقدس ترک دنیا کر کے داخل حلقہ ارادتمندان بانسبت ہو جاتا
کسی شخص نے پوچھا کہ یا حضرت آپ کی مجلس مین امتناع اہل دنیا کیون ہی فرمایا کہ اہل دنیا
کثیف الطبع کج نہاد اہل معرفت تارک دنیا لطیف القلب پاک نژاد پس اجتماع
ضدین بے محل و محال ہی اور سماع کے استماع کے لیے اجتماع برادران متحد الطبع شرط
کہ الفقر اکنفس واحد اس معنی پر دال ہی پس یہ سب درویش یکدل و یک نفس فراہم
ہوتے ہین اور تمام زمرہ متوجہ بحق ہوتا ہی اور ہر ایک بذوق سماع طالب دیدار دوست
مین جان کھپاتا ہی اور سماع سے ہر ایک پر کشف اسرار جلوہ دکھاتا ہی اور ہر ارباب سماع
روشن ضمیر ہوتے ہین پس ایسے پاکیزہ مجمع مین اور خلل اندازون کا کیا کام ہی اور جب
حضرت مجلس سماع مقرر کرتے تو دو تین روز پہلے اصحاب مجلس و یاران سماع کو مطلع
کرتے اور قوالون کو توفیق توبہ پر موفق کرتے اور خود طی کا روزہ رکھتے **نقل ہی** کہ ایک
سال قحط باران بشدت ہوا تمام خلائق گھبرائی بادشاہ و اکابر ائمہ عصر خدمت خوا
بطلب استمداد فتح الباب آئے اور نہایت لجاجت کی حضرت خواجہ نے اُسوقت قوا

Marfat.com
Marfat.com

طلب کیا اور مجلس سماع ترتیب دی مگر بادشاہ کو داخل محفل ہونے نہ دیا آخر سلطان نے بوساطت
نظر گذارش کیا کہ بشرط اجازت مین بھی حاضر جلسہ سماع ہون آپنے جواب دیا کہ اگر تم شریک
محفل ہوگے تو اثر سماع مفقود ہوجائیگا اور تلف مقصود ہوگا بارش نہ ہوگی مناسب یہ ہے
کہ سلطان اپنے مقام پر منتظر عنایت ایزدی بیٹھا رہے دیکھے کہ پردۂ غیب سے کیا
رحمت ہوتی ہے خدا چاہے تو خاطر خواہ نزول باران رحمت ہو آخر بادشاہ منتظر رحمت
الٰہی حسب الارشاد شیخ کے مکان پر جا بیٹھا اور ادھر گرمی مجلس مین شیخ کو شدت وجد سے
گریہ شدید لاحق ہوا ناگہان ایک ابر مدرار سطح ہوا پر قایم ہو کر ایسا برسنے لگا کہ کشت
آرزوے تشنہ لبان مایوسی دم بھر مین سیراب و پرآب ہوگئی اور تمام خلق مطمئن و آسودہ
دل ہو کر تر زبان توجہ خواجہ مستجاب الدعوات ہوئی دوسرے دن اکثر مردمان شہر و خلیفہ
وقت حاضر مجلس خواجہ ہوئے خواجہ اسوقت شدت سے رونے لگے اور جملہ حضار ہمراہ
شیخ عالی وقار اشکبار ہوئے اور عرض کیا کہ یا خواجہ باعث گریہ وزاری کیا ہے آپنے فرمایا
مین اس خوف سے گریان ہون کہ خدا جانے مین کس گناہ کے عقوبت مین گرفتار ہون
کہ بادشاہ وقت بار بار میری مجلس مین آتا ہے اور مجکو صحبت فقرا و اہل اللہ سے یکسو کرتا ہے
پس مین خوفناک ہون کہ مبادا میرا حشر اہل دول کے ساتھ ہو یہ کہکر نعرہ کیا اور بیہوش
ہوگئے جب ہوشیار ہوئے تو یہ کلمات فرمائے اللهم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی
فی زمرة المساکین یعنی خداوندا مین مسکین و اہل عسرت کو دوست رکھتا ہون میرا حشر
بھی اسی زمرہ مین ہو یہ حال دیکھکر خلیفہ روتا ہوا نادم و خاسر مجلس سے اٹھکر اپنے مکان
کو روانہ ہوا نقل ہے کہ جب حضرت خواجہ کسی اہل دنیا کو دیکھتے تھے تو زبان پر لاتے [illegible]
من کل المعاصی والمناہی نقل ہے کہ جب خواجہ کسی سفر کو جاتے چشم زدن مین [illegible]
مقام دور و دراز ہوتا پہونچ جاتے خداے عالم نے عجب عظمت و کرامت حضرت خواجہ کو
عنایت فرمائی تھی کہ جسکا ایک شمہ بیان نہین ہوسکتا نقل ہے کہ جب حضرت خواجہ با کرامت

Marfat.com
Marfat.com

چودھوین ربیع الثانی کو جہان فانی سے رحلت فرمائے عالم روحانی ہوئے مرقد مبارک آپکا ملک شام کے کسی شہر مین ہی اور مشہور ہی کہ آپ کے مزار پر ہر شام کو من جانب غیبی چراغ روشن رہتا ہی اور کچھ باد و باران سے اُس مشعل نوری کو ضرر نہین پہونچتا کسی شخص کا شعر مناسب مقام خوب برجستہ ہی شعر اگر گیتی سراسر باد گیرد + چراغ مقبلان ہرگز نمیرد +

بیان حضرت شیخ ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ

نقل ہی کہ بعد وفاتِ حضرت خواجہ ابو اسحاق خاندان چشت حضرت قطب سبحانی مقبول ربانی سلطان عالم راز مقبول جہان نواز شمع انجمن تحقیق رونق بخش شبستان توفیق زبدۃ الاخیار قدوۃ الاحبار برہان صادق ملح نخل محبت واثق علم و عمل ہادی گمرہان رہنمائے راستی نیابان مورد افضال جناب مالک الازل والابد حضرت قطب المتقین شیخ ابی احمد چشتی کی ذات مجمع الصفات سے منور ہوا ان حضرت کی صفات مثل کرامات و مجاہدات و ریاضات وغیرہم کے گنجایش پذیر تحریر نہین آپ مکاشفات و مشاہدات مین اولیائے کبار کے پیشوا ہوئے ہین حضرت شیخ الشیوخ خواجہ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خرقہ خلافت آپکو عطا کیا تھا اور آپکو ابدال معظم مین بیان کیا ہی لقب مبارک قدوۃ الدین ہی نقل ہی کہ آپ نہایت باعظمت و عالی دودمان والاشان تھے سلطان فرسافہ امیر العمایہ چشت کے صاحبزادہ تھے حسب و نسب حسنی حسینی اسطرح پر ہی کہ ابو احمد حسینی فرزند سلطان فرسنافہ ابن سید ابراہیم ابن سید یحیی ابن سید حسن ابن سید مجد المعالی ابن سید ناصر الدین ابن سید عبد اللہ سید حسن مثنی ابن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ابن حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نقل ہی کہ سلطان فرسناقہ کی ایک ہمشیر نہایت عابدہ و صالحہ و عفیفہ و مکرمہ تھی گاہے گاہے حضرت ابو اسحاق شامی ان معظمہ و مکرمہ کے یہان قدم رنجہ فرماتے اور طعام نوشجان کرتے ایک روز حضرت خواجہ غیب دان نے فرمایا کہ اے عفیفہ محترمہ بشارت ہو کہ تیرے بھائی کا ایک فرزند نہایت عظیم داخل ہوگا تجھکو چاہیے کہ اُسکی پرورش مین نہایت سعی و نگاہداشت کرے احتیاط کرتی رہ کوئی چیز

Marfat.com
Marfat.com

مضر و مفسد اسکو نہ دینا اور برابر جان کے سمجھتی رہنا زوجہ مکرمہ سلطان فرمانبرداری
اور یہی مولود بشّرہ بطن مادر مین تھے اُس روز سے حسب الارشاد سراسر ارشاد خواجہ کے
ہمشیرہ مکرمہ سلطان نے زوجہ سلطان کی بہت احتیاط رکھنی شروع کی سوائے اور
احتیاطون کے ایک یہ احتیاط کی کہ آپ خود چرخہ کات کر سوت بکوا کر اُسکی قیمت مین قوت
بسری اپنی بھاوج کی کرتین اور کبھی لقمہ غیر حلال و مشکوک نہ کھانے دیتین اسی احتیاط
مین آخر الامر چھبیسؔ رمضان المبارک سنہ دو سو ساٹھ ہجری کو ولادت حضرت ابو احمد ہوئی
وہ زمانہ خلافت معتصم باللہ کا تھا آپ کی عمہ ماجدہ نے وجہ حلال سے پرورش آپکی کی اور
ہر وقت حفظ و صیانت مین متوجہ رہتین اور جب کبھی حضرت ان محترمہ کے یہان تشریف
لیجاتے خواجہ عالم کو کودکی مین دیکھ کر کہتے کہ یہ طفل بڑا خدا رسیدہ کامل ہوگا خاندان چشت
اسکے سبب نہایت عظمت پائیگا حالات عجیبہ و کرامات اس سے ظہور مین آئینگے چنانچہ پیشین
گوئی حضرت سے یہ امر ابتداً ظاہر ہوا کہ ایک روز خواجہ ابو احمد حضرت مرشد کامل کی مجلس سماع
مین بعالم ہفت سالگی حاضر تھے اور حضرت ابو اسحاق کی نظر کیمیا اثر عین وجد و ذوق مین
آپ پر پڑی اور فرمایا کہ سماع مین آؤ جونہی حسب الارشاد پیر حقائق دستگیر پیر تنویر ابو احمد حلقہ
سماع مین آئے توفیق ایزدی رہنمائے صراط حقیقت و معرفت ہوئی آپ کو علم باطنی و کشف راز
مستور حاصل ہوا چنانچہ اُسی خردسالی مین ایسے علوم بیان فرماتے تھے کہ پایہ رسیدگان منزل
حقائق آپ کے کشف و دقائق سے حیران ہوتے تھے اور ایسے رموز سربستہ دریافت کرتے تھے تیرہ۱۳ برس کی
عمر مین آپ مُرید ہو کر مشغول ذکر و عبادت و ریاضت ہوئے اور ایسی شاقہ ریاضت اختیار کی
کہ ساتوین روز افطار و تجدید وضو کرتے اور ہمیشہ اکابر اسلاف غذا مین نہایت قلت کرتے تین لقمہ
طعام اور اسی قدر آب سے زیادہ خورد و نوش نہ فرماتے اور چالیس چالیس۴۰ دن بعد افطار کرتے
کثرت ناخورش سے نہایت نحیف و ناتوان ہو گئے کہ لوگ آپ کی صورت حال دیکھ کر ہولناک
ہوتے ناصیہ منور ایسا پرنور و تابان کہ شب تاریک جس مکان مین ہوتے حاضرین بے حد چراغ و شمع گل کرتے

Marfat.com
Marfat.com

روے مبارک سے کلام مجید بے دقت پڑھ لیتے نقل ہے کہ جب حضرت بیس برس کے ہوئے
تو ایک روز اتفاقیہ اپنے والد ماجد سلطان فرسناقہ کے ہمراہ شکار کنان جانب کوہستان
جاتے تھے قضاء عند اللہ ہمراہی پدر عالی مقدار و مردمان خدمتگزار سے جدا ہو کے ایک
ہولناک کوہستان مین رہ سپر ہوگئے کیا دیکھتے ہین کہ وہان چالیس شخص من قبیل
رجال الغیب ایک پہاڑ کے پتھر پر استادہ ہین اور حضرت خواجہ گرامی ابو اسحاق شامی
اُن اشخاص مین موجود ہین ازبسکہ حضرت ابو احمد حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے
تعارف رکھتے تھے بمجرد معائنہ حسب پاس تعظیم و تکریم پشت اسپ سے علیحدہ ہو کے خدمت
خواجہ با برکت مین آئے اور قدم لیے اور اپنے تمام سلاح و اسپ و یراق وغیرہ کو وہین
چھوڑ کر ایک خرقہ پشمین زیب تن کیا اور خدمت خواجہ مین حضوری دائمی اختیار کی ہر چند
سلطان اور خدمتیان حضرت والا نے جستجو و تلاش بے انتہا کی مگر کہین سراغ آپکا
نہ پایا آخر چند روز بعد ایک شخص نے خبر دی کہ مین نے اُن عالی گہر نیک اختر کو فلان مقام
مین حضرت ابو اسحاق شامی کے ساتھ دیکھا تھا سلطان نے سنتے ہی چند آدمی واسطے
لانے فرزند کے روانہ کیے آخر الامر اشخاص فرستادہ پہونچے اور اُنھین رو براہ صراط مستقیم
کو افہام و تفہیم کر کے لانے لگے مگر وہ جادہ پیماے صحراے حقیقت اپنے محظور نظاطر سے باز
نہ رہے اور آٹھ برس تک ہمراہی و خدمت خواجہ ابو اسحاق مین سرمایہ اندوز سعادت رہے
اور ریاضت شاقہ کر کے منصب خلافت پر فائز ہو کے خرقہ درویشی کامل زیب دوش
کیا اور آپ کے پیر روشن ضمیر نے اپنا جانشین فرمایا اور ارشاد کیا کہ ای ابو احمد تو میرا فرزند
ہی مجھکو جو نعمت اپنے پیرون سے ملی وہ سب تیرے سپرد کرتا ہون اور آپ کا ہاتھ پکڑ کے
رو بقبلہ کھڑے ہو کر دعا کی کہ ناگہان ندائے غیب آئی کہ ای ابو اسحاق ہمنے ابو احمد کو
اپنا مقبول کیا بلکہ جو اسکے صحبت یافتہ اور ارادت آوردہ ہونگے انکو بھی اپنا دوست کیا
نقل ہے کہ حضرت ابو احمد نے تیس برس تک خواب خوش نہین فرمایا اور اسی زمانہ

Marfat.com
Marfat.com

کبھی وضو آپ کا بے ضرورت نہین زائل ہوا ہمیشہ باوضو رہے اور چوتھے پانچوین دن
کھانا کھاتے کبھی سیر ہو کر پانی نہین پیا اور باوجود فاقہاے چار پانچ روز کے شکر و سپاس
بقیاس ادا کرتے نقل ہی کہ حضرت بعد نماز تہجد دعا کرتے کہ یارب گنہگاران امت محمدی صلعم
کو بخشدے ایک روز آواز ہاتف آئی کہ ای ابو احمد تیری دعا قبول کی اور ہزار عاصیان امت
کو تیری خاطر سے بخشدیا اور تیرے ساتھ داخل بہشت کرینگے اسی طرح ہزار ہا اہل معصیت
بہ برکت دعاے خواجہ باعظمت ناجی ہوئے نقل ہی کہ حضرت ہمیشہ سماع سنتے اور حالت
درد و سماع مین جسپر آپکی نظر پڑتی وہ شخص کامل نسبت و باکرامت ہو جاتا جو کافر وارد
مجلس ہوتا مسلمان ہوتا جس مریض پر نگاہ پڑجاتی صحت پاتا اور وقت سماع آپ کی
پیشانی ایسی نورانی و پرضیا ہوتی تھی کہ شب کو روشنی اُسکی شہرون کے لوگون کو معلوم
ہوتی اور ہر طرف کے آدمی آپ کی مجلس مین پویان دوان حاضر ہوتے یہ حال دیکھکر
اکثر علماے عصر کو آپ سے نفاق و عناد پیدا ہوا اور آپ کے اشغال سماع پر طاعن ہوگئے
اور شکایت آپ کی امیر نصیر و امیر علول سے کہ رشتہ دار آپ کے تھے کی اور اس بات پر آمادہ کیا
کہ تم اپنے ہمشیرہ زادے کو جو مروج بدعت سماع ہی اپنی بارگاہ مین بلوا کر ہمسے مناظرہ
و مکالمہ کراؤ اگر وہ حق پر ہی تو اپنی راہ پر رہے اور اگر راہ خلاف پر جاتا ہی تو اُسکو مزاحمت شدید
کرکے باز رکھا چاہیے آخر امیر نصیر نے بمجبوری کسی شخص کو بہت طلب خواجہ [illegible] گاہ
ماجرا سے ہو تو اپنا خرقہ پہنکر گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے ایک ناخواندہ خادم قلندر [illegible]
ساتھ لیکر اپنا بارگاہ کی طرف رخ کیا جب حضرت محفل امیر مین پہونچے تو وہان شرفا و اہل
زبردست شہر و اطراف کے مجتمع تھے اور پہلے سے امیر کو آمادہ فرو گذاشت تعظیم خواجہ کر
رکھا تھا بمجرد ورود مسعود خواجہ امیر پر سطوت و صولت خواجہ باعظمت ایسی موثر ہوئی
کہ بے اختیار امیر نے استقبال کیا اور بنہایت تعظیم و توقیر سے آپ کے ہاتھون کو بوسہ دیا اور
بنہایت عظمت صدر مجلس مین آپکو بٹھایا علما و فضلا نے سوالات مشکل پیش کیے خواجہ نے

Marfat.com
Marfat.com

اُنھی اپنے خادم ابجد خوان کو بنابر اداے جوابات مسکت و مسلم اشارہ کیا اُسوقت آپکے
خادم روشن دل نے سائلین سے خطاب کیا کہ اے کم مایگان بے بصر تمکو لیاقت سوالات مشکل
بھی نہین ہین سمجھا تھا کہ کوئی دشوار امر مین گفتگو کروگے یہ مقولات تمھارے تو بدیہی اور
اسہل ہین چنانچہ خدا بندہ نے انتی مسائل کا جواب با صواب از روے حدیث و آیات
بیان کیا اور کسی کو مجال رد و نقض نہوئی اور پھر ایک دو امر آپکے خادم نے مخاطبین سے
دریافت کیے انمین سب با حیثین عاجز و خاموش رہے آخر اعتراف نالیاقتی کیا بادشاہ
نے اُس حال مین تیغیر علماء سے کہا کہ اگر کوئی اور شبہہ و شک باقی ہو تو اس بحث مین رفع
کرو مجملہ جماعت نے اقرار عجز و تقصیر کیا اور کہا کہ ہم لوگ علوم ظاہری کے عالم ہین اور خواجہ
فی الحقیقت رموز و دقائق باطنی کے ماہر کامل پس ہماری گفتگو محض قصور فہم پر مبنی تھی
اور اب ہم خواجہ کے تقصیر وار ہین یہ کہکر سب لوگ خواجہ کے قدمون پر گرکر طالب عفو تقصیر ہوئے
اور عرض کی کہ ہم تو آپکے ایک ادنی خادم کے مدمقابل نہین ہو سکتے حضرت سے تاب
مقالات کجا براے خدا ہماری تقصیرین معاف فرمائیے اور آخر سب جماعت مرید ہوئی اور
اپنے خیالات ماسبق سے توبہ کی یہ معاملہ حیرت اثر دیکھکر امیر نے خواجہ سے نہایت عذر
بے اعتدالی کیا اور بہت کچھ متاع بیش بہا پیشکش کیے مگر خواجہ نے ایک ذرا توجہ نہ فرمائی اور اُنھے
دار عظمت کو معاودت فرما ہوئے بعد ازان شہرہ ولایت و کاملیت خواجہ سامعہ نواز صغار
و کبار شہر و دیار ہوا اور اکثر آدمی حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر مرید ہوئے اور آپ سے
فیض پایا نقل ہے کہ حضرت خواجہ کبھی نئے کپڑے نہ پہنتے اور اہل دول کے قریب
نہ بیٹھتے اور آپ حافظ قرآن شریف تھے اکثر مجلس سماع منعقد کرتے اور نیز حضرت
سری سقطی اُس محفل مین شریک ہو کر ذوق سماع سے لطف بخوبی حاصل کرتے اور
آپ کبھی اپنے وجد و مستی سماع سے اکثر حضار اور قوالون کو سرمست وجد و ذوق کرتے
اور ایسے بیہوش از خود فراموش ہوتے کہ منہ سے کف جاری ہوتا اور ہوش و حواس جاتے رہتے

Marfat.com
Marfat.com

اور ایسا سماں بندھجاتا کہ صداے سرود وقول قوالان در ودیوار سے پیدا ہوتی اور اُس سماع
سے وجدان روحانی پاتے اور مست ہوجاتے کوئی واعظ وزاہد وقت آپکے سماع پر دم
انکار نہ مارتا اکثر عقلاے عصر آپ کے حالات سے متحیر ومتعجب ہوتے اور تعظیم وتوقیر
آپ کی بیش از بیش کرتے آپ ایک شب مین دو قرآن ختم کرتے اور تین کلام اللہ دن کو
تمام کرتے جو کوئی حضرت کی زیارت کرتا تو آپکی جبین منور پر غایت تابناکی سے نظر
اُسکی نہ جم سکتی تھی نقل ہی کہ آپ کے والد صاحب خمخانہ تھے ایک روز آپنے وقت فرصت
در بند خمخانہ کو کھول کر تمام خم وسبو توڑ ڈالے آخر والد خواجہ نے جوش غضب مین بالاخانہ
پر چڑھکے ایک بڑا بھاری پتھر خواجہ کے سر اقدس پر پھینکا بعنایت حافظ حقیقی وہ پتھر
ادھر رہگیا اور آپ کے سر تک نہ آسکا سلطان اس مشاہدہ کرامت سے متحیر ہوا اور
اپنے صاحبزادہ عالی خطاب کے ہاتھ پر توبہ کی اور سنہ دوسو اسّی مین یہ واقعہ بر روے کار آیا
نقل ہی کہ فضیل بن یحیی برمکی نے خواجہ پر اعتراضات ومذمت درباب سماع کیے خواجہ نے
یہ حال سنکر کہا کہ اگر وہ ناحق مجھسے متعرض ہوا ہی تو اپنے عمل کی پاداش دیکھیگا عرصہ نہ گذرا تھا
کہ فضیل ایک ایسی سخت زحمت مین مبتلا ہوا کہ کار معالجہ اطبا سے گذرا اخیر فضیل
مایوس ہوکر رجوع بخدا لایا اور تلاوت کلام مجید مین اوقات صرف کرنے لگا عاقبت
کار فضیل نے جمال مبارک حضرت رسول مقبول صلعم کو خواب مین مشاہدہ کیا اُسی عالم
مین اپنی صحت کے لیے عرض کی حضرت محبوب کبریا نے ارشاد کیا کہ فضیل یہ ابتلاے آفت
اُسی نکوہیدہ عمل کی عقوبت ہی کہ تونے انکار سماع ابو احمد کیا اُسکا منکر بزرگان طریقت سے
منکر اور انکا منکر ہمارا منکر ہی جبتک توتوبہ نکرے اور مجلس سماع ابو احمد مین نہ شریک ہو
صحت وشفا ناممکن فضیل جب خواب سے بیدار ہوا لرزان وہراسان ہوکر افتان وخیزان
حضرت خواجہ کی مجلس مین دوڑا آیا خواجہ اُسوقت وجد سماع مین سرمست تھے فضیل
یہ حال دیکھکر مؤدب دست بستہ ایکطرف کھڑا ہو رہا اُسی حال مین خواجہ فضیل کی

Marfat.com
Marfat.com

طرف سایہ انداز ہوئے اور نظر فیض اثر فضیل پر پڑی اور مسکرا کر فرمایا کہ فضیل اپنے
کیے کی سزا پائی اُسنے عرض کی کہ بیشک کچھ مگر از خردان خطا و از بزرگان عطا با امید عفو
رکھتا ہون یہ کہکر پانوٴن پر گرکے عرض کی کہ آپ کا جو کام ہو پسندیدۂ خداے علّام ہی تمام
واقعی اسرار آلہی مین سے ہی بیخبر کیا جانے مین نے خطاے انکار سے عذاب شدید کھینچا آخر
خطاوار ہون معاف فرمائیے خواجہ نے بنظر ترحم فضیل کے سر پر ہاتھ پھیرا اسکا تکلیف مرض
لاحقہ رفع دفع ہوگئی اس حال کے مشاہدہ سے سات شو اہل خلاف و اعتساف بصدق
دل مسلمان ہوئے اور آپ کی توجہ کامل سے عارف کامل و کامل واصل ہوئے نقل ہی کہ
خواجہ ایک روز لب دریا اثناے ہمراہیون سے تشریف لے گئے ارادۂ عبور پر کشتی حاضر وقت
نہ دیکھی ساتھ والون سے فرمایا کہ سب ہمارے پاس آؤ حلقہ کرو خدا حامی ہی پار اتر جائینگے
متابعین حسب الارشاد بحر مواج مین اُتر پڑے اور باطمینان تمام پار اتر گئے کسی کے پانوٴن
بھی تر نہوئے اُسوقت جو تین متنفس کافر دیکھ رہے تھے فی الفور مسلمان ہوکر خود بھی دریا
مین اتر گئے دوسری طرف باسانی جا پہونچے اور پھر ببرکت فیض ارادت خواجہ ہر شخص
رتبۂ وصول و قبول پر فائز ہوا نقل ہی کہ ایکبار حضرت کرامت پناہ راہ طی کرتے ہوئے
کسی مقام مسکن و موطن کفار مومن آزار پر ورود فرما ہوئے اُن اشرار کا یہ حال تھا
کہ جسکو مسلمان دیکھتے اُسکو پکڑ کر زحمت سوختگی پہونچاتے جو کوئی مومن اُدھر جانکلتا
اپنے آپ کو مسلمان نہ بتاتا اور لباس کفار پہنکر اس پردہ سے چھپ چھپا کر جان بچاتا
یہ نابکار ہر وارد و صادر سے دریافت طریقہ و ملت کرتے اگر احیاناً کوئی شخص اقرار اسلام
کرتا یہ ناخدا ترس فی الفور اُسکو جلا دیتے جب خواجہ کامل النسب بھی اُدھر سے گذرے
تو اُن مردم کفار نے وہی ہنجار پرسش حال بانسے برتا پوچھا کہ تم مسلمان ہو فرمایا کہ
الحمد للہ گمان تمہارا حق پر ہی مین مسلمان ہون کہا کہ ہم مسلمان کو مار ڈالتے ہین اور
آگ مین جلا دیتے ہین یہ امتحان اسکا ہی کہ اُسکو مارنے و جلانے مین کچھ نقصان نہ پہونچے

Marfat.com
Marfat.com

وہ ہی مسلمان ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمان صدق دل سے کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے ہرگز آگ اُس پر اثر نہین کر سکتی پس اُن شریرون نے آگ جلائی اور کہا کہ آؤ حضرت قطب الکاملین اُس آگ مین داخل ہوئے اور مصلے بچھا کر مشغول نماز ہوئے فی الفور آگ بجھ گئی اور آپ کا رونگٹا بھی میلا نہوا کفار یہ عبرت افزا حال دیکھ کر متحیر ہوئے اور عجز سے پانون پر گر پڑے تمام زمرہ اشرار صدق دل سے مشرف باسلام ہوئے سب لوگ دس ہزار نفر تھے اُنمین سے سو آدمی حضرت کی خدمت مین سعادت اندوز رہے اور برکت انفاس متبرکۂ خواجہ گرامی اوقات سے سب کے سب فائز معارف ہوئے باقی لوگ حسب فرمودۂ خواجہ اُسی شہر مین قیام پذیر رہے تمام عمر وہین صرف کی نقل ہی کہ حضرت خواجہ پاک نہاد سنہ تین سو چھپن مین غرۂ جمادی الثانی کو رہگرائے منزل قدس ہوئے مؤلف نے تاریخ وفات قطب العالمین لکھی ہے

بیان حضرت خواجہ ابو محمد قدس اللہ سرہٗ

نقل ہی کہ بعد وفات حضرت خواجہ ابو احمد کے کاشانۂ فروز خلافت حضرت بادشاہ ممالک مکاشفات سلطان اقالیم مشاہدات حجۃ المشائخ والفقرا قدوۃ الائمہ والاصفیا روح حریم ولایت صفی کعبۂ ہدایت مفخر العبا دلبی اولاوتاد مخزن صفا معدن وفا مطرح انظار اشتیاق حوران بہشتی حضرت خواجہ ابو محمد بن ابو احمد چشتی قدس اللہ سرہٗ ہوئے یہ حضرت اپنے والد بزرگوار سے بجمیع الصفات مماثل و مشاکل تھے اطوار و کردار شایستہ او ضاع و افعال بایستہ سے بہرہ ور تھے کرامت ولایت گویا آپ کی ہمزاد تھی بطن مادری سے ولی ہوکر عالم شہود مین آئے تھے خجستہ صفات گرامی اوقات عالی فطرت والا [illegible] عظمت اہل نسبت تھے آپ کا لقب ناصح الدین ہی ستر برس کا سن [illegible] خرقۂ خلافت اپنے پدر بزرگوار حضرت ابو احمد چشتی سے حاصل کیا تا [illegible] ولی کامل ہوگیا۔ والدۂ ماجدۂ حضرت خواجہ سے نقل ہی کہ جب یہ ف[illegible] رن[illegible] چار ماہہ

Marfat.com
Marfat.com

میرے بطن مین تھا تو آواز کلمہ طیبہ مجکو آتی تھی مین نے اپنے شوہر یعنی خواجہ ابو احمد سے
یہ حال بیان کیا آپنے فرمایا کہ بشارت تجھکو ہو کہ تیرے بطن سے فرزند عالی قدر محب خدا و ولی
باصفا پیدا ہوگا ایک روز اسی آوان مین حضرت ابو احمد قریب اپنی زوجہ کے بیٹھے تھے ناگاہ
جانب شکم مادر ابو محمد کے دیکھکر فرمایا کہ السلام علیک یا ولی اللہ و خلیفتی اُسکا جواب اندرون
بطن سے بعبارت غیر مفہوم آیا مادر صالحہ ابو محمد نے حضرت ابو احمد سے کہا کہ ہنوز بچہ پردۂ غیب مین ہی
آپنے فرزند سے کیونکر تعبیر کیا نہین معلوم کہ لڑکی ہو یا لڑکا آپنے جواب دیا کہ مجھے خداوند عالم نے
پہلے ہی بشارت دی ہی کہ تیرے گھر مین پسر نیک اختر ولی کامل حمیدہ خصائل پیدا ہوگا
اور نیز لوح محفوظ پر بھی یہی منقوش دیکھا ہی کہ میرے یہان ولی مادرزاد متولد ہوگا
نقل ہی کہ ولادت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی شب عاشورا کو ہوئی آپ کے پدر بزرگوار نے
اُسی شب کو خواب مین دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم تشریف رکھتے ہین اور ارشاد
کرتے ہین کہ ای ابو احمد خوش ہو کہ ترا فرزند سعادت پیوند پیدا ہوا اُسکا نام ہمارے نام
پر رکھنا اور ہمارا اسلام اُس سے کہنا جو ہین حضرت خواجہ خواب راحت سے بیدار ہوئے
چار سمت سے نوید جانفزا فرحا سے دولت بیدار گوش زد ہوئی یعنے کہ فرزند جگربند کے ولادت
کی خبر سنی ابھی حضرت ابو محمد کو غسل ولادت نہین دیا تھا کہ آپنے سات مرتبہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہا پھر حضرت خواجہ ابو احمد نے وضو کرکے فرزند کا منھ دیکھا کہا السلام
علیک جواب اسکا و علیکم السلام سُنا اور پھر مولود مسعود نے کہا یا شیخنا ماریٰک
ہذہ اللیلۃ یعنی یا مرشد میرے رات کو کیا خواب دیکھا اُسوقت خواجہ باکرامت نے
فرزند کے کان مین پیام سلام حضرت خیر الانام بیان کیا فرزند بالغ الحقیقت
نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حضرت ابو احمد نے بھی سجدہ کرکے دعا کی کہ خداوندا میرے
طفل کو ذی رتبہ کر اُسی وقت آواز غیب سے آئی کہ ای ابو محمد تیری دعا قبول
ہوئی اور یہ فرزند تیرا ہمارا مقبول ہوا **نقل ہی** کہ حضرت ابو محمد شب عاشورا

کو پیدا ہوئے دن کو دودھ اپنی والدہ کا نہ پیا گھر والون نے آپ کے والد کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا مادرزاد ولی ہی متابعت اولیا و انبیا کی کرتا ہی اسی سبب سے روز عاشورا کو شیر نہین پیا پس رات ہوئی تو دودھ پیا ایک روز آپ اپنی والدہ کی گود مین دودھ پیتے ہوئے بہت ہنسے آپ کی والدہ نے تعجب سے آپ کے والد کو اس امر کی خبر دی آپ نے فرمایا کہ شیطان اس فرزند کے رلانے کو آیا تھا خدا تعالے نے فرشتون کو واسطے اُسکے دور کرنے کے حکم دیا تو شیطان ڈر کر بھاگا اس سبب سے ابو محمد نے خندہ کیا نقل ہی کہ جب سے آپ پیدا ہوئے بروقت نماز کے تھوڑی دیر تک آسمان کی طرف آنکھین اُٹھا کر کئی بار لا الہ الا اللہ کہتے اور اُسوقت آپ کا مُنہ ایسا نورانی ہوتا کہ تمام گھر روشن ہوجاتا اور جب چراغ روشن نہوتا تو آپ کی پیشانی کے فروغ سے تمام گھر چمک اُٹھتا نقل ہی کہ جب آپ ڈھائی برس کے ہوئے تو غذا کم کھاتے تھے آپ کی والدہ نے یہ حال حضرت خواجہ سے کہا فرمایا کہ جاے خوف نہین ہی درویشون کی سیرت کم کھانا ہی پس یہ فرزند بھی عادت کم خوری کی ابھی سے کرتا ہی اور جب آپ کی بسم اللہ ہوئی اور مکتب مین گئے تو پہلے ہی غیب سے آپ کی تختی پر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم علم القرآن رب یسر و لا تعسر رب زدنی علما و فہما و تمم بالخیر پس تھوڑے ہی دنون مین آپ قرآن شریف پڑھکر علوم دین سے بہرہ یاب ہوئے اور کامل ہوگئے اور چار برس کی عمر سے نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا شروع کی جب سات برس کے ہوے تو گوشہ تنہائی مین بیٹھے اور جو کچھ زبان مبارک سے فرماتے تھے وہی ہوتا تھا اکثر خلقت نہایت اعتقاد سے آپ کی جانب رجوع تھی جو کوئی اہل حاجت آتا اپنی مراد پاتا بیس برس تک آپ کا وضو نہین ٹوٹا جو ہندو آپکے سامنے آتا فوراً مسلمان ہوتا یہانتک کہ تمام چشت مین کوئی شخص بے اسلام نہ رہا اور جو مسلمان آپکے پاس حاضر ہوتا تو صاحب کشف ہوجاتا اور آپ کے والد بزرگوار نے آپکو اپنا خلیفہ کیا تھا جب عمر آپ کی چوبیس برس کی ہوئی تو آپکے والد نے انتقال کیا اور آپ قائم مقام اُنکے ہوئے اور بادشاہ

Marfat.com
Marfat.com

اور درویش اور ہر قسم کے آدمی حضرت کی خدمت مین آکر اپنی اپنی مراد کو پہونچتے نقل ہے کہ
ستّرہ برس کی عمر مین آپکے والد نے خرقۂ درویشی پہنا کر اپنا جانشین کیا اور اس قسم کی
نصیحتین کین کہ فقر و فاقہ کو نہایت عزیز رکھنا اور درویشی کو غنیمت جاننا فقیرون کی
صحبت اختیار کرنا اور آپ ایسی ریاضت شاقہ کرتے تھے کہ کئی برس تک چت نہین سوئے
اور کنوئین مین نماز معکوس ادا کی تھوڑے سے دنون مین بڑے کامل اور اُمید گاہ خلائق
ہوئے بارہ برس تک ایک حجرہ مین آپنے اعتکاف کیا اور ساتوین روز ایک خرمے سے
افطار فرماتے تھے نقل ہے کہ ایک روز زمانہ طفلی مین مکتب کو جاتے ہوئے حضرت
خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت خضر نے فرمایا کہ اے ابو محمد تجھکو بشارت ہو
کہ مین خدا تعالےٰ کے حکم سے تجھے علم ظاہری و باطنی سکھانے آتا ہون خواجہ نے حضرت
قدم چوم کر کہا کہ زہے نصیب جو کچھ ارشاد فرمانا ہو فرمایئے پس خضر علیہ السلام نے آپ کو
اسم اعظم سکھایا اُسی وقت خواجہ ابو محمد کو اسرار باطنی منکشف ہوئے پس ابو محمد آپنے
گھر پلٹ آئے آپ کی والدہ نے فرمایا کہ اے فرزند آج کیا پڑھا اپنی تختی دکھاؤ اور سبق سناؤ
جواب دیا کہ مین نے جو پڑھا وہ تختی اور کتاب سے جدا ہے یہ سنکر آپ کی والدہ کلام مجید دکھاکر
کہنے لگین کہ اسے پڑھو آپنے کہا کہ قرآن اپنے پاس رکھو مین حفظ سنائے دیتا ہون پھر
تھوڑے عرصہ مین تمام کلام اللہ سنا دیا آپکی والدہ ماجدہ نہایت حیران ہوئین اور بہت
شکر خدائے کریم کا کیا نقل ہے کہ ایک روز خواجہ ابو احمد محفل سماع مین تھے اور قوال بہت
اچھا گا رہے تھے اور ناگاہ حضرت ابو محمد بھی اُس جگہ آنکلے اور آپکے والد کی نظر عین وجد مین
آپ پر پڑی فرمایا کہ اے فرزند یہان آؤ اُسی وقت خواجہ ابو محمد حلقۂ سماع مین حاضر ہوگئے
اور اثر نظر مبارک سے ایسے مست اور بیہوش ہوئے کہ سات دن تک ہوش نہ آیا پس
آپکے والد نے سات دن تک مجلس سماع برپا رکھی نمازون کے وقت قوالون کی رخصت
ہو جاتی اور پھر وہی ہنگامہ قوالی کا گرم رہتا آخر سات روز کے بعد حضرت ابو محمد کو

Marfat.com
Marfat.com

ہوش آیا اور قوال چپ ہو رہے تھوڑے عرصے مین آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا تو لوتو لوا
بمجرد اس کلام کے عالم غیب سے ایک آواز سرود اور نغمہ کی پیدا ہوئی اور حضرت ابو محمد اور جملہ
حاضرین مصروف سماع رہے چنانچہ کئی دن تک ایسی ہی آواز غیب سے آتی رہی اور حضرت ابو محمد
بیخود رہے جب ہوش آیا تو آپ نے والد کے قدمون پر گر کر عرض کی کہ یا حضرت جو اسرار کہ سماع سے
کھلتے ہین کسی شغل اور ذکر سے نہین کھلتے یہ کیفیت آپ کی بدولت حاصل ہوئی پھر
آپ کے والد نے فرمایا کہ سماع ایک عجب مخفی راز ہی کہ ہر ایک کو اسکا حال نہین کھلتا جو کوئی
لائق اور قابل ہوتا ہی اُسی کو یہ کیفیت کھلتی ہی اور اگر مین اسکا حال بیان کر دون تو تمام
خلقت ورد و وظیفہ چھوڑ کر مصروف سماع ہو جاوے نقل ہی کہ ایک روز حضرت لب جا
بیٹھے ہوئے اپنا خرقہ سیتے تھے ناگاہ پسر خلیفہ وہان پہونچکر گھوڑے سے اتر کر خدمت مین
حاضر ہوا اور ادب سے بیٹھ گیا اُسوقت حضرت نے یہ اُس سے خطاب کیا کہ حضرت رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی بڑھیا کسی بادشاہ کے عہد مین فاقہ سے شب
بسر کرے اُسکی پرسش اُس حاکم وقت سے ہوگی پس تمکو خدا نے جو حاکم ایک جماعت کثیر کا
کیا ہی لازم ہی کہ متفحص حال فقرا و غربا ہوتے رہو اور پریشانون اور محتاجون کی حالت سے
غافل و بیخبر نہ ہو ورنہ فردائے قیامت کو تم سے اِس قصور کی پرسش ہوگی اور بجز انفعال
و حسرت تمکو کچھ نہ بن آئیگا جب نصایح خواجہ تمام ہوگئے خلیفہ زادہ نے خدام سے
نقد و جنس منگوا کر پیشکش خواجہ باکرامت کیا خواجہ عالی نژاد نے اُس بضاعت مستعار
دنیا دنی کو دیکھ کر تبسم فرما کر کہا کہ یہ رسم و راہ ہمارے پیران حق آگاہ کی نہین ہی اور مین نے
کبھی اپنے نفس کو اس آلودگی مین آلودہ نہین کیا اور اب بھی قبول نہین کرتا ہماری
فقیری امیری و تونگری سے ہزار درجہ بہتر ہی ہرچند سلطان زادہ نے اصرار کیا مگر یہان
انکار رہا اور فرمایا کہ خداوند عالم نے ابواب گنجہائے غیبی اپنے بندگان متوکل پر
کھول رکھے ہین انکو اس قلیل بضاعت کی کیا پروا ہی پھر بھی ابن خلیفہ نے الحاح کثیر کیا

Marfat.com
Marfat.com

اُسوقت خواجہ نے آسمان کی جانب رخ کرکے دعا کی کہ یارب اپنے بندگان مقبول کو جو تو
دولتین دکھاتا ہی اسکو بھی دکھا فی الحال ماہیان دریا جوق جوق ایک ایک دینار سرخ دہن
مین لیکر ساحل پر آئین اور ایک انبار زر کردیا ملکزادہ نے یہ تماشاے قدرت سبحانہ کے
حیرت سے جل عظمتہٗ کہا اور خواجہ گرامی عظمت کے قدمون پر گر پڑا تا آنکہ اسی عالم تحیر وانفعال مین
دہانسے سعادوت کی نقل ہی کہ جب محمود سبکتگین غزوہٗ سومنات پر آیا تو اُسوقت غیب سے
خواجہ کو بھی ہدایت جہاد و نصرت و یاری اہل اسلام ہوئی تا آنکہ ستر برس کی عمر مین آپ
ایک جماعت فقرا کے ساتھ وارد حربگاہ ہوئے اور کفار پر جہاد کرنے لگے ایک روز کفار نے
حملۂ شدید کیا تو مردان اسلام بہ تنگ و پریشان ہونے لگے اُسوقت خواجہ نے اپنے مرید
محمد کاکو نام موجودہ چشت کو یاد فرمایا اور ارشاد کیا کہ ای کاکو جلد آکر کفار کو پسپا و منہزم کر
چنانچہ اُسی وقت محمد کاکو موجود ہوئے اور سپاہ کفار پر قتال عظیم کیا اور جملہ اشرار ہزیمت خوردہ
ہوئے جسوقت کہ خواجہ نے اپنے مرید کو معرکہ مین بلایا تھا اُسوقت وہ مقام چشت مین غضبناک
وکف در دہن جوش و خروش مین پھر رہے تھے لوگون نے پوچھا کہ ای محمد کاکو کیا کرتے ہو فرمایا
کہ قتل کفار جبکہ سلطان محمود بدستیاری و مددگاری ظاہری و باطنی کفرۂ فجرہ پر مظفر
و منصور ہوا تو خواجہ سے اور بھی رجوع عقیدت و ارادت لایا اور آپ کے قدمون پر
سر ارادت رکھا نقل ہی کہ ایک ہمشیرۂ عفیفہ عالی نہاد چہل سالہ عمر ناکتخدا تھین چرخہ کا
کر وجہ حلال سے قوت بسری کرتی تھین شب و روز ریاضت و عبادت مین مصروف و دوست
رہتی تھین حضرت خواجہ ازراہ کشف انسے فرماتے تھے کہ تم سے ایک فرزند صالح خدا
پیدا ہوگا مگر چونکہ ولادت فرزند بے زوج ممکن نہین اسلیے آپ اُن عالی گہر سے فرماتے
تھے کہ تم اپنا عقد کرو آپ بسبب بے تعلقی و احتیاط کے راضی نہوتی تھین آخر الامر خواجہ نے
اپنے پدر عالیمقدار کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ ای ابو محمد تم اپنی ہمشیرہ کی شادی ایک
سیدزادہ محمد سمعان نام مقیم فلان مقام سے کرو اور اُس مرد صالح و نیک فطرت کو اپنے پاس بلالو

اور ایسی ہی بشارت اپنی صاحبزادی کو دربارہ قبول معاقدت فرمائی کہ وہ پاک گوہر حسب ارشاد پدر راضی ہوگئین جب حضرت ابو محمد بیمار ہوے اُسی وقت ایک خط محمد سمعان کو باین مضمون لکھا کہ تم بمجرد مطالعہ اس تحریر کے جلد ادھر کو روانہ ہو کہ ایک کفش پانون مین وہان پہنو اور دوسری یہان آکر پہنو یعنی کھانے کو وہان کھاؤ تو پانی یہان پیو قاصد گرامی نامہ لیکر بمقام مقصود پر پہونچا تو محمد سمعان کو اپنے دروازے پر اس شان سے دیکھا کہ ایک کفش زیر پا ہے دوسرا پانون برہنہ قاصد نے خط دیا تو اُنھون نے مضمون دیکھ کر فرمایا کہ بسم اللہ مین پہلے ہی سے تیار بیٹھا ہون اُسی صورت سے آپ روانہ ہوگئے جب خواجہ ابو محمد سے ملاقات ہوئی تو آپ اُنکو دیکھ کر بہت خوش ہوئے ایک دو روز بعد عقد اپنی ہمشیرہ پاکیزہ سرشت کا اُن والانژاد سے کر دیا چنانچہ ایک فرزند ارجمند اُنکے متولد ہوا اُسکا نام ابو یوسف رکھا خواجہ نے آثار جلالت ناصیہ مولود سے دریافت فرما کر اپنی فرزندی مین لیکر تربیت وتعلیم فرمانی شروع کی تا آنکہ ایک وقت معین پر خواجہ ابو یوسف کو اپنی خلافت ظاہری و باطنی سپرد کرکے ناصر الدین لقب فرمایا اور آپ کو قطب الاقطاب مقرر کیا **نقل** ہے کہ اُستاد مردان رحمۃ اللہ علیہ ساکن قصبہ سنجان سے کہ خواف مرید و خلیفہ حضرت ابو محمد کے تھے اور یہ ہمیشہ با وضو رہتے تھے استنجون کے ڈھیلے قبل استنجا اکثر اپنے رخسار سے صاف کرتے تھے اُنکو حضرت نے خلافت دیکر وطن کی رخصت دی اُنھون نے التماس کیا کہ مین آپکی مفارقت کی تاب نہین رکھتا خواجہ نے فرمایا کہ تم وطن کو جاؤ اور ہم تم سے ہر حال مین ہر جگہ ملاقات جسمانی و روحانی کرتے رہینگے چنانچہ خواف فرماتے ہین کہ مین چشت مین اپنے خواجہ باکرامت کا جمال عالم بچشم ظاہر دیکھتا تھا اور وقت اشتیاق پردہاے مفارقت درمیان سے اُٹھ جاتے تھے **نقل** ہے کہ حضرت تین خلیفہ رکھتے تھے ابو یوسف چشتی و محمد کاکو و اُستاد مردان رحمۃ اللہ علیہم وفات آپ کی سنہ چار سو اکیس ہجری چوتھی ربیع الثانی کو واقع ہوئی تاریخ انتقال حضرت کی امام خیا

مؤلف کتاب نے لکھی ہی

بیان حضرت خواجہ ابو یوسف قدس سرہٗ

نقل ہی کہ بعد حضرت ابو محمد کے خلیفہ خاندان سید الاولیا امیر الاتقیا مؤید دین معاون اہل یقین زبدۂ صابران قدوۂ ماہران ساعد امامت مقاوم کرامت پیشواے ارباب تصوف حضرت قطب العارفین ناصر الدین خواجہ ابو یوسف چشتی الحسینی قدس اللہ سرہٗ ہوئے آپ جمال طریقت کمال معرفت وکرامت ظاہر و باطن سے سرمایۂ کثیر رکھتے تھے علم وعمل بدرجہ کمال مستلزم حال تھا خرقۂ فقر وارادت اپنے ماموں حضرت ابو محمد چشتی سے حاصل کیا تھا اور حضرت ابو یوسف حضرت ابو محمد کے بھانجے اور محمد سمعان کے بیٹے ہین جب آپ کی عمر چھتیس برس کی ہوئی تو حضرت ابو محمد آپ کے ماموں نے انتقال فرمایا اور آپ انکے قائم مقام ہوئے سلسلہ انکے نسب مبارک کا حضرت علی علیہ السلام تک بدین تفصیل پہونچتا ہی ابو یوسف بن محمد سمعان ابن سید ابراہیم ابن سید محمد ابن سید حسین ابن سید عبد اللہ ملقب بہ علی اکبر بن امام حسن عسکری ابن امام علی نقی ابن امام محمد تقی ابن امام علی رضا ابن امام موسی کاظم ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن حضرت امام حسین ابن حضرت علی مرتضے علیہم السلام نقل ہی کہ جو شخص حضرت کی خدمت مین آتا ستغنی ہوجاتا تونگر اہل دنیا جو آتا تو اُنسے دیکھکر آپ کو خوف واعراض ہوتا اور آپ رو کر کہتے الٰہی انا فقیر و مسکین اکثر فقرا و علما سے ہم صحبت وہم نوالہ ہوتے اور نہایت تعظیم کرتے اور فرماتے کہ فقیر خدا ورسول کے دوست ہوتے ہین پس کون شخص دوستان خدا کو دوست نہین رکھتا باوجود اس بے تعلقی واعراض دنیا اکثر مخلوق عالم آپکے مرید و معتقد تھے اور آپ کے پاس جو کچھ ہوتا تھا نذر فقرا کرتے اگر خادم کچھ چھپا رکھتا تو کشف سے دریافت کرکے اُس سے لیکر قسمت ہمسایہ وچار فرماتے تھے نقل ہی کہ حضرت خواجہ بعمر بست سالگی بزمان حیات پیر ومرشد اپنے کے

Marfat.com
Marfat.com

ایک روز کسی امیر کے دروازے پر سیر کنان پہونچے امیر کی بیٹی ماہر و صحن خانہ مین بیٹھی تھی اُسکو دیکھکر خواجہ مائل ہوئے اُسی وقت حاجب در سے فرمایا کہ اپنے آقا سے پیام دے کہ اپنی دختر ہمسے منعقد کرے خادم نے بجنسہ پیام کی تبلیغ کی امیر نے جواب دیا کہ ہماری وسعت ہی مگر مین لڑکی حضرت قطب العارفین کے پاس بھیجتا ہون وہ خطبہ آپ پڑھین یہ جواب خادم نے خواجہ سے عرض کیا تو آپ نے فطرت سلیم سے امیر کی بد طینتی کو دریافت کیا منغص ہوکر فرمایا کہ یہان فقط امتحان ارادت امیر کا تھا ورنہ ہمکو پروا نہین یہ کہکر جانب دولتخانہ رجوع فرمائی اور ادھر دختر امیر کو درد شکم شدید ہوا اس خوف سے امیر نے خادم کو پہلے دیگر عقب خواجہ روانہ کیا کہ آپ معاودت فرمائین مین ابھی آپ کی تعمیل ارشاد کرونگا خواجہ نے انکار مطلق فرمایا اور یہان دختر امیر نے صدمہ عظیم سے رحلت کی نقل ہی کہ حضرت رحلت بعد اپنے مرشد بزرگ کے ایکدفعہ وارد ہرات ہوئے وہانسے مراجعت کرتے مین ایک موضع مین پہونچے کہ اُسکا نام کبک تھا وہان ایک فقیر اہل دل با نسبت صاحب دختر رہتا تھا آپنے اسکے گھر اقامت اختیار کی اُسی شب دختر درویش نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک ماہ کامل اُترکر ہمکنار دختر ہوا صبح کو درویش نے بیٹی کا خواب خواجہ عالی صفات سے بیان کیا آپنے بطور تعبیر بیان فرمایا کہ وہ ماہ تابان مین ہون تو اپنی بیٹی مجھسے منعقد کر درویش نے سبب لاعلمی حال عرض کیا کہ مین آپ ایسے بزرگ عالی منش سے کیونکر درستی پیوند کی مبادرت کرسکتا ہون آپنے فرمایا قضی الامر فیہ بکذا یعنے حکم خدا یونہین نافذ ہوا ہی تو اس مناکحت مین تامل نکر کیونکہ ولادت فرزندان صالح و قطب زمانہ کا اس سے ظہور ہوگا درویش نے دختر کے پاس آکر کیفیت عالم خواب دختر سے پرسش کی اُسنے جو واقعہ دیکھا تھا بعینہ بیان کیا درویش یہ مطابق حال طرفین دیکھکر توافق جانبین پر آمادہ و مستعد ہوا اور بیٹی سے کہا کہ تجھے بشارت ہو کہ جسکی حکایت تو نے کہی وہی مہ فلک جمال و کمال آج تیرے کاشانہ مین جلوہ فرما ہوا وہان سے لڑکی کو لیکر حاضر خدمت خواجہ ہوا آپنے

Marfat.com
Marfat.com

اُسی وقت اپنا عقد اُس سے کیا چندے وہان قیام کرکے پھر چشت مین تشریف لائے اُس ولیہ ذی عصمت سے حضرت خواجہ مودود چشتی اور خواجہ تاج الدین ابو الفتح متولد ہوئے نقل ہی کہ حضرت خواجہ موسم گرما مین خانقاہ سے باچند رفقا تشریف لاتے تھے راستہ کی گرمی و تپش سے سب بیتاب ہوئے آخر بے اختیار آپ سے استدعاے ظہور چشمۂ آب سرد کی آپ نے فی الفور اپنا عصا زمین پر مارا وہان سے سنگ زمین شق ہوکر پانی جاری ہوا ہمراہیون نے نہایت خوشدلی سے سیر ہوکر پیا اور وضو کرکے دوگانہ شکر ادا کیا چنانچہ اب تک وہ چشمۂ فیض جاری ہی گرمی مین نہایت سرد اور جاڑے مین معتدل ہوتا ہی تپ والے کو اُسکے استعمال سے صحت ہوتی ہی اہل احتیاج کی دعا اُس مقام پر گوہر اجابت حاصل ہوتا ہی نقل ہی کہ حضرت کے صومعہ کے دروازے پر ایک سنگ مسطح مصفا عریض و طویل رکھا ہوا تھا وہان اکثر بیٹھکر خواجہ عبادت کرتے تھے ایک روز آپ اُس پر سے اُٹھکر وولتسرا کو چلے عقب مین سنگ روان تھا خلقت یہ کرامت دیکھکر گروہ گروہ جمع ہوگئی آپ تجپاس شورش مخلوق سنگ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ قف مکانک پس وہ پتھر وہین ٹھہر گیا بعد ازان لوگون نے اکثر اوقات اُسی سنگ پر حضرت خضر کے ساتھ خواجہ کو بیٹھا دیکھا اور وہان درود انوار بکثرت رہتا ہی اب تک لوگون کو اُس مقام کی زیارت ہوتی ہی نقل ہی کہ حضرت خواجہ جب حضرت ابو محمد کی خدمت مین بارادۂ مریدی حاضر ہوئے آپ کے قدمون پر سر رکھا حضرت ابو محمد نے نہایت شفقت و الطاف فرمائی اور ناصر الدین لقب کرکے کہا کہ اے ناصر الدین علم خدا ادراک سے باہر ہی مگر ہدایت و رشاد ایزدی کسیکو حاصل ہوتا ہی پھر حضرت ابو یوسف حضرت سے ایک مشکل سوال کیا آپ نے سات سو جواب باصواب دیے حضرت ابو یوسف متحیر کرامت ہوکر بنہایت صدق عقیدت مرید ہوئے حضرت ابو محمد نے فرمایا کہ اے ناصر الدین سات بار میرا نام لیکر آسمان کی طرف دیکھو خواجہ نے تعمیل کی تو عرش اعظم تک حجاب اُٹھگئے پھر فرمایا کہ ناصر الدین اُسی طرح میرے نام پر زمین کو دیکھو یہ وقت بجا آوری ارشاد عالم

Marfat.com
Marfat.com

تحت الثریٰ تک مشاہدہ ہونے لگے پھر حضرت ابو محمد نے اسم اعظم خضر علیہ السلام کا بتایا ہوا آپکو
عنایت کیا پھر تو جملہ اسرار واستار آپ پر روشن ہوگئے پھر حضرت ابو محمد نے آپ کو اپنا جانشین
وخلیفہ مقرر کرکے کہا کہ ناصرالدین خدا تعالےٰ نے تجھکو اپنے مقبولون کا منصب عنایت کیا
مناسب ہی کہ فقر وفاقہ اختیار کراور فقرا سے دوستی واتحاد رکھ کہ ہمارے مرشدان کامل کا
یہی طریقہ ہی خواجہ نے نصایح حضرت کے قبول کیے بجاے خود چار برس تک تنہا مشغول
عبادت رہے اکثر اوقات تین چار روز بعد افطار کرتے تین لقمہ سے زیادہ نہ کھاتے اور
جامہ پیوندی پہنتے اکثر سماع سنتے اور اس سے ذوق کثیر اُٹھاتے مجلس مین بجز فقرا وصلحا
کوئی نہ آتا اگر اتفاقیہ کوئی دنیادار داخل مجلس ہوتا اسوقت ذوق یاب سماع نہوتے
بجز چند فقرا جملہ اہل ظواہر کو مجلس سے نکلوا دیتے اگر کوئی مجلس مین بیٹھا رہتا تو مجذوب ہوکر
ترک دنیا کرتا اس محفل مین جملہ اہل ذوق وسماع حلاوت ذوق پاتے اگر فاسق یہان آنکلتا
آئندہ فسق سے تائب ہوکر دنیا سے تعلق خاطر اُٹھاتا آپ فرماتے تھے کہ اگر فاسق میری
محفل مین آجائے تو صاحب نعمت واہل معرفت ہوجاوے اور صالحین کا تو کیا ذکر ہی نقل ہی
کہ خواجہ کے روے مبارک سے حالت سماع مین ایک تتق نور آسمان تک ظہور پاتا مریض کو
مجلس خواجہ مین صحت ہوتی کسی کو آپ کے جواز سماع مین تاب انکار نہوتی اور اکثر اوقات
شبلی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی مجلس سماع مین آکر ذوق سماع حاصل کرتے اور آپکے روے منور کو
دیکھکر وجد کرتے لوگون نے پوچھا کہ یا شبلی تم حضرت خواجہ کے مشاہدہ سے کیون وجد وذوق
کرتے ہو اور سماع سنتے ہو آپ نے فرمایا کہ مین دیدار خواجہ ابو یوسف مین ایسا جلوہ دیکھتا ہون
کہ تم دیکھو تو بیقرار ہوجاؤ خدا تعالےٰ نے خواجہ کو رتبہ عظیم ودرجہ مقبول عطا کیا ہی نقل ہی
ایک شخص نے خواجہ سے کہا کہ اگر سماع اچھا ہوتا تو حضرت جنید کیون توبہ کرتے آپ نے فرمایا
کہ شبلی اُنکا بھائی خلیفہ میری مجلس سماع مین آکر ذوق سماع پاتا ہی اگر اچھا نہوتا تو شبلی
کو اجازت سماع کیون ہوتی مگر نکتہ یہ ہی کہ جنید کو یاران مجلس سماع نہ بہم پہونچے بے لطفی

Marfat.com
Marfat.com

تنہائی سے توبہ کرلی ورنہ جسکو اخوان اہل دل ملین اسکو سماع ضرور ہی اگر جنید اس مجلس مین آتے
تو کبھی توبہ نکرتے اور سماع سے وہ حاصل ہوتا ہی کہ عبادت چہل سالہ سے ممکن نہین نقل ہے
کہ ایک روز خواجہ کسی راہ سے گذرتے تھے کہ ایک مسجد بنی ہوئی دیکھی اسمین ایک شہتیر جماعت
شہتیر بالاے مسجد رکھنے کو اٹھا رہے تھے شہتیر کو جنبش نہ تھی آپ یہ معائنہ کرکے گھوڑے سے
اترکر بالاے مسجد آئے اور ایک سرا شہتیر کا پکڑکے بسم اللہ کہکے کھینچا شہتیر اپنے مقام پہ
جا پہونچا طرفہ یہ کہ شہتیر ایک گز کم تھا بمین کرامت خواجہ مقام پر درست آگیا ابتک اس مقام
کی زیارت ہوتی ہی یہ مسجد چشت مین گذار رودہر یو پر واقع ہی نقل ہی کہ اول خواجہ کو
قرآن شریف حفظ نہ تھا آپ اسمین مغموم رہتے تھے آخر ایک شب اپنے مرشد کامل کو خواب مین
دیکھا کہ وجہ ملال پوچھتے ہین آپنے عرض کی کہ کلام مجید کا حفظ نہونا دل پر شاق ہی حضرت نے
فرمایا کہ سات بار الحمد پڑھو خواجہ بجا آوری ارشاد سے اسی وقت سے حافظ کلام مجید ہوگئے
دستور تھا کہ ہر روز پانچ کلام اللہ ختم کرتے تھے نقل ہی کہ ایک شب خواجہ نے نفس سے خطاب
کیا کہ ای نفس اگر تو اسقدر میری یاری کرے کہ ایک ختم کلام مجید دو رکعت کے ساتھ ادا
کرون تو خوب ہو اسوقت کاہلی نفس سے مقصود خاطر فوت ہوا باعث کاہلی یہ تھا کہ پانی
بہت پی لیا تھا اس سبب سے خواجہ نے بیس برس تک پانی پینے مین کمی اختیار کی نقل ہے
کہ خواجہ بعد عمر پنجاہ سالگی چند روز قریب مزار قاضی مکی بزرگ وقت کے اقامت گزین رہے
کچھ دنون ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب سکونت اختیار کی اوقات ریاضت
مین صرف کرتے تھے پھر منظور ہوا کہ زیر زمین اعتکاف خانہ بنائیے بسبب سختی زمین کے
کندیگی سے لوگ عاجز تھے اسوقت حضرت نے کدال آپ اٹھا کر تھوڑی سی دیر مین اس
مقام کو درست کرلیا ابتک یہ مقام زیارت کدہ خاص و عام ہی بارہ برس تک یہین آپنے
ریاضت مین وہ ولولہ پیدا کی وعشق خدا حاصل کیا کہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وضو کرنے مین
چند ساعت آپ کو غیبت ہو جاتی تھی پھر اپنی جا پر آکر اتمام وضو کرتے تھے اسی ہنگام مین

Marfat.com
Marfat.com

حضرت عبداللہ انصاری نے آپ سے ملاقات کی معاینہ حالات سے بہت خوش ہوئے اور کہا
کہ چشتی ایسے صاحب تصرفات وکرامات ہونے چاہیین نقل ہی کہ حضرت خواجہ اُسی
صومعہ مین ایک مدت تک عالم مستی وبیخودی مین رہے لوگون سے نفرت گزین تھے
رجال الغیب سے اکثر ہمجلسہ ہوتے ہزارون مرد وزن آپ کے مرید خدمتگزار تھے دو شخص آپ کے
مریدون مین سے بشکل مار متشکل ہوکر دروازے پر پاسبانی کرتے تھے جو شخص قابل بار ہوتا آنے
کچھ نکتے بد طینت پر حملہ کرکے دخل سے باز رکھتے بعد وفات خواجہ ایک مدت تک وہی خادم
وہان رہے آخر زمانہ غلبۂ کفار مین غائب ہوگئے نقل ہی کہ خواجہ بزرگ نہا و تیسری
رجب المرجب سنہ چار سو انسٹھ ۴۵۹ ہجری کو رد نور و عالم قدس ہوئے عارف کامل بودہ
آپ کی تاریخ وفات صاحب تالیف نے لکھی ہی

بیان حضرت خواجہ مودود چشتی قدس سرہٗ

نقل ہی کہ بعد وفات حضرت خواجہ ابو یوسف کے خلیفہ شرف اسلام والمسلمین مورد
عنایات رب العالمین سایۂ خلق آسائے کردگار حجت اولیائے نامدار قبلۂ حاجات کعبۂ مرادات
شمع ہدایت صوفیان کرام چراغ ولایت چشتیان عظام مغرب بارگاہ حضرت معبود
تاج العرفا خواجہ مودود ابن ناصر الدین خواجہ ابو یوسف چشتی قدس اللہ سرہ ہوئے
لقب آپ کا قطب الدین ہی آپ ولی مادرزاد ہین اقوال مبارک جملہ مشائخ کبار کے مسلمات
سے ہین صلحائے عصر آپ کے معتقد ومحکوم تھے زمانۂ طفلی سے پیران والا نظر آپ کے پاس احترام
وعظمت مین صرف ہمت کرتے تھے مشائخ وقت مین سے کوئی فائق آپ سے نتھا اکثر مقاصد
مشکل وو قائق اہل دل آپ سے حل ہوتے تھے جو کوئی حاضر خدمت ہوتا کامیاب نعمت ہو
اقوال وافعال مین شریعت کی پوری پوری تبعیت تھی علوم ظاہر و باطن سے
ذہبی سرمایہ تھے جب کوئی امر غیب سے مشاہدہ ہوتا یا ندائے غیبی معلوم ہوتی تو اسکو
کہتے تھے اپنے پدر بزرگوار سے خرقۂ فقیری ونعمائے مریدی حاصل کیا ہی جملہ

Marfat.com
Marfat.com

ولایت مین آپ کی ذی عظمتی مشہور ہی نسب سعادت آپکا حسینی ہی اکثر عالم اظہران آپ کے
ہوتا تھا اسی کرامت پر اکثر مرید ہوتے نقل ہی کہ عمر ان بزرگوار کی ستانوے برس کی ہوئی آپ
عالم طفلی ہی سے ساکین و فقرائے اہل دل سے موافقت رکھتے تھے فقر و زہد و اتقا سے سرو کار
تھا سات برس کے سن مین قرآن شریف حفظ کر لیا علوم ظاہریہ مین کمال حاصل تھا
حتی کہ پندرہ برس کی عمر مین کتاب منہاج العارفین توضیح حال خواجگان و خلاصۃ الشریعت
تصنیف فرمائی تھی آپ کو کشف قلوب و کشف قبور و کشف ارواح حاصل تھا جو کوئی
خدمت مین آتا اُسکا خطور قلبی آپ بیان کر دیتے تھے صاحب قبر کا حال تمام و کمال
بتاتے تھے چوبیس برس کی عمر مین اپنے والد بزرگوار کے قائم مقام سلطان سنجر بن ملک شاہ کے
عہد مین آپکا دور خلافت تھا نقل ہی کہ جب آپ مرید ہوئے تو بیس برس تک خلوت
مین مشغول ذکر و مجاہدہ و ریاضت شاقہ رہے پانچ پانچ دن کے بعد افطار کرتے تیس سال
سوئے نہین جب آپ خلیفہ ہوئے گلیم درویشی پائی تو آپ کے والد ماجد نے خطاب فرمایا کہ
کہ ہی سو و دو یہ خلعت عطیہ حضرت رسول مقبول صلعم و بخشیدہ حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ
کا ہی تجکو سزاوار ہی کہ مدح و ذم سے بحث نہ رکھے ریاضت شدید کرے تجھکو قابل دیکھکر تفویض
کرتا ہون اور اُسی وقت اسم اعظم حضرت خضر علیہ السلام کا بتایا ہوا آپ کو عنایت کیا
اُسکی برکت سے علوم ظاہری و باطنی پر آپ کو عبور تام ہو گیا بلکہ ہر شخص حاضر جلسہ اہل نعمت
و صاحب کرامت ہو گیا تھا مریدان باصفا تحت الثری سے عرش اعلے تک باخبر تھے فیض آپکا
ایسا عام ہوا ہی کہ نواحی چشت سے بلخ تک بحسب روایت بعض دس ہزار خلیفہ ہوئے ہین اور
مریدان واثق الارادت کا تو حصر و شمار نہین جو شخص تین روز خانقاہ مین رہتا اُسکا مطلب
حاصل ہو جاتا جس کسیکو مریدان و فرزندان گرامی مین سے مہم سخت پیش آتی بر وقت یاد و استمداد
آپ کی تشریف آوری سے وہ مہم رفع ہو جاتی اگرچہ کسی مقام پر طالب ہوتا اگر آپ تصرف سے
وہین پہونچتے بلکہ بعد وفات خواجہ بھی یہی آپ کے تصرفات آپ کے فرزندان عالی نژاد مین

Marfat.com
Marfat.com

ظاہر ہوتے جاتے ہین آپ کی اولاد کثرت سے ایران و توران و ہندوستان مین صاحب افادہ
وافاضہ ہی نقل ہے کہ آپ بزمان طفلی ایک روز مکتب کو جاتے تھے راہ مین ایک جوئے آب
بغایت لطافت و تیزی سے روان تھی روانی آب کا شور اور موسم نوبہار کی کیفیت کا زور بہت
خوش آیند دکھتا مخلوق جوق جوق تماشا و سیر کے لیے موجود تھی آپ بھی ٹھہر گئے لڑکون نے
آپ کو دیکھ کر متفق اللفظ عرض کی کہ یا حضرت اگر آپ اس آب تیز زور مرد افگن سے گذر جاین تو ہم
سب آپ کو ولی کامل جانین آپ سنتے ہی بسم اللہ کر کے کفش پہنے ہوئے چشمہ مین اتر پڑے اور نہایت
اطمینان سے سطح آب پر گام چلا ہوئے طرفۃ العین مین اُس کنارہ پر جا کر پھر بسلامت حال ادھر کو
اُسی سیکر دمی سے تشریف لے آئے اور قدم بھی آپ کے تر نہوئے یہ کرامت دیکھ کر دو سو آدمی
حاضر الوقت آپ کے مرید ہوئے نقل ہے کہ آپ زمانہ کودکی مین مکتب مین بیٹھے ہوئے تھے
اور طفل و جوان مکتب نہایت عسرت وقت سے تنگ تھے سب نے آپ سے باصرار استدعائے نعمت
خداداد کی بعد مبالغہ بسیار آپ کو ترحم بیشمار آیا اور اپنی آستین مین ہاتھ ڈالکر باہر جھاڑا انبات
و شکر اسقدر نکلنی شروع ہوئی کہ سب حضار اُٹھاتے اُٹھاتے تنگ ہو گئے یہ ماجرا سنکر گرد و پیش
کے صغار و کبار بکثرت جمع ہو کر نعمت یاب ہونے لگے جب انبوہ کثیر سے شور و غوغا ہوا تو آپنے
بخیال ظہور شورش دست شکر بار آستین مین ڈالکر روک لیا نعمت فشانی بند ہو گئی شدہ شدہ
خبر آپکے والد ماجد کو پہونچی بلاکر فرمایا کہ اب ایسے اسرار نہانی کا اظہار کبھی نکرنا کہ پیران عظام
ہمت چھپاتے ہین اور تم ایسے اشاعت و اعلان سے ظاہر عام کرتے ہو مجھے خوف ہے کہ ور منصب
منصب خلافت در زی حضرت سے تجھکو خجالت ہوگی مگر آپ کے آثار ولایت سے باخبر تھے
ہمیشہ ہی کہا کرتے تھے یہ لڑکا قطب الاقطاب ہوگا نقل ہے کہ ایک دفعہ خواجہ بابا
سماکی بارادہ شکار جانب رباط خانہ سے گذرنے مین خود اندرون رباط خانہ تشریف لیگئے
اور مشغول طاعت و عبادت مین مشغول ہوئے ہمراہی لوگ صید و شکار مین جد و جہد کرتے رہ گئے بابا
سماکی جو حضرت ابو احمد چشتی کے مرید ہوئے آپ کی پابوسی سے وہان مشرف ہوئے یہان بہ تمیز انہ

شکاری نے آپکو اپنے زمرہ مین نہ دیکھا جستجو کرتے ہوئے رباط خانہ مین آئے اور بہت سے چرند
پرند زندہ و کشتہ شکار کرکے خدمت مین لائے دیکھا تو ایک انبوہ کثیر جنات اور رجال الغیب کا آپکے
گرد و پیش مصروف خدمت پابوسی مین ہی یہ دیکھکر شکاری متحیر ہوئے آخر جانوران صیدکردہ کو
پیش کیا آپ نے جو مادہ جانور شیردار تھین اُنکا دودھ نکلوایا ہمین کرامت بے شیرون کے بھی شیر
پیدا ہوگیا اور وہ تمام شیر حمایہ ہمراہیان شکار کو پلوایا اور صید مذبوح جانورون کے کباب بنواکر سبکو
کھلوائے اور حضار معاینہ کرامت سے حیران ہوکر سبکے سب مرید ہوئے اور آپ کا شہرہ کرامت مشہور
عالم ہوا اطراف کے آدمی اکثر مرید ہوئے نقل ہے کہ حضرت غایت خوش خلقی سے ہر اعلے و ادنے کی
تعظیم و تکریم کرتے تھے اور وسعت الطاف سے ہر اہل حاجت کی حاجت برآری فرماتے تھے جسکو جو طلب
ہوتی تھی وہ ہی بکر رضامند کرتے تھے پہلے سب سے سلام مین سبقت فرماتے تھے یہانتک کہ لونڈی غلام کو بھی
پہلے سلام کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ خواجہ سبقت سلام مین کیا دقیقہ ہی آپنے فرمایا کہ جب حضرت رسول صلعم
معراج مین قریب خدائے عالم پہونچے تو اول ارشاد یزدانی ہوا کہ السلام علیک یا ایہا النبی پس بسبب
پیروی افعال خدا و رسول مجھے یہ امر خیر اختیار کرنا مجھپر فرض عین ہی نقل ہی کہ جب حضرت
زیارت کعبہ کا عزم کرتے چشم زدن مین پہونچکر ارکان حج ادا کرتے اور کبھی کسل طبیعت سے خود نہ جاتے
تو بحکم خدائے جلیل کعبہ شریف کو فرشتگان مکرم آپکے قرب لے آتے کہ حضرت بہ فراغ خاطر مناسک
حج بجالاتے تھے نقل ہی کہ خواجہ مکرم اکثر مجلس منعقد کرکے سماع سنتے اور بہت ذوق اٹھاتے
مشائخ اعظم اور اکثر صغیر و کبیر مجلس خاص مین حاضر ہوتے تھے طعام تقسیم ہوتا تھا آغاز مجلس مین
قرآن خوانی ہوتی تھی اور آخر کو بھی کلام مجید پڑھا جاتا حضرت وقت سماع غایت ذوق مین
گریہ کرکے حضار کو بھی رلاتے اور کبھی مستی مین لبون پر کف لے آتے کبھی تبسم کرتے منہ
رنگ سرخ ہو جاتا بعض اوقات یک دو ساعت مجلس سے غائب ہوکر پھر ظاہر ہوتے حاضرین
مجلس حلاوت سماع ذوق و وجد اٹھاتے بلکہ نعمت پاتے کسی نے حضرت سے پوچھا کہ یا خواجہ
سماع مجلس مین سے کیون غائب ہو جاتے ہو کہا کہ صاحب سماع کو لباس نور اسوقت بہنر کی [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

اُسکی برکت سے پُر ہوکر خفا مین مستور ہوکر عالم علوی مین رونما ہوتا ہی اور خلقت جو نگاہ باطنی سے
عاری ہی اُسے نہین دیکھ سکتی اگر کوئی آگاہ دل ہو تو اُسکے مقام کو دیکھے اور اگر مین مدارج سماع
بیان کرون تو لوگ مجھکو ہلاک کر ڈالین اور اکثر خود عبادت سے غافل ہو جاوین از بسکہ میرے
مرشدان کامل نے یہ راز چھپایا ہی مین ایک شمہ ظاہر نہین کر سکتا کیونکہ بزرگون نے برعکسی
نہین کر سکتا نقل ہی کہ جب آپ کے والد ماجد نے انتقال کیا اور آپ کی سجادہ نشینی ظہور مین
آئی تو سن مبارک چوبیس برس کا تھا اس خیال سے حضرت شیخ الاسلام احمد جام زندہ فیل نے
بپاس حرمت خاندان خواجہ عالی فطرت عزم مصمم کیا کہ ابھی خواجہ کم سن ہین شاید بباعث صغر سنی
کوئی نقص تکمیل استحکام مدارج حسن عقیدت اہل ارادت مین رہجائے اور فتور و فروع مین
آئے اسلیے خود وہان چلکر اُس گوہر معدن کرامت کو درۃ التاج سجادہ خاندان علیہ کیجیے اور
خلائق کا مرجع عام آپکی ذات والا کو ٹھہرایئے با چند مریدان باصفا و خدام باوفا چشت سے روانہ
مقام ہرات کہ جہان مسکن خواجہ تھا ہوئے منافقین نے موقع عرض پاکر خواجہ سے کہا کہ شیخ احمد جام
آپ کے سلب اقتدارات کے لیے بہ سامان تمام آتے ہین آپ نے یہ کلمے سنکر ایک لمحہ تامل کیا پھر
فرمایا کہ تمھارا زعم غلط ہی بلکہ شیخ از روے محبت ہماری از دیاد شوکت و تائید و نصرت کے واسطے
آتے ہین جب شیخ عالی مرتبت قریب آئے تو پھر کسی نے خبر پہونچائی کہ شیخ مریدان کثیر کے ساتھ
آپہونچے آپ بھی جائین تو بہت سامان شایان واعیان جانفشان کے ہمراہ جائین پر خواجہ نے
اُس غرض آمیز کلام پر التفات نہ کیا اور کچھ تھوڑے سے مریدون کے ساتھ براے استقبال شیخ
روانہ ہوئے اُسوقت حضرت شیخ کو کسی بدکیش نے خبر دی کہ خواجہ آپ سے مقابلہ کو آتے ہین
حضرت شیخ نے جواب دیا کہ یہ امر بے اصل ہی خواجہ باکمال ہمارے استقبال کو اپنے مریدون کے
ساتھ آتے ہین یہ انبوہ ہزار دو ہزار مریدان اخلاص شعار خواجہ عالی وقار کا ہی آخر الامر خواجہ
اپنے ہزارون مریدون کے ساتھ ساحل دریاے تونکا پر پہونچے اور اُس کنارہ پر حضرت
شیخ الاسلام با جملہ ارادتیان خوش انجام تشریف لائے فقط دریا حائل تھا حضرت شیخ اُسوقت شیر پر سوار تھے

Marfat.com
Marfat.com

اور ادھر خواجہ دیوار پر دیوار صبا کرد وار روان تھی بر وقت مواجہہ طرفین خدمتیان شیخ نے
کہا کہ ہم تمھارے پاس آئین یا تم یہان آؤگے خواجہ نے کہا کہ تم مہمان دور سے آتے ہو ہم
باستقبال قریب سے آئے ہین ہم اُدھر تمھاری ملاقات کو آتے ہین پھر خواجہ باکرامت نے
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر دریا مین مع ہمراہیان واثق الارادت کے قدم رکھا اور سب کے
ساتھ مع الخیر طرفۃ العین مین اُس طرف جا پہونچے اور شیخ عالی منزلت سے ملاقات کی شیخ نے
یہ تصرف خواجہ دیکھکر اپنے ہمراہیون سے کہا کہ خواجہ ہمارے خیال کے خلاف اکمل الکاملین ہین
مگر شکر خدا کہ اس تقریب سے دیدار خواجہ نصیب ہوا تھوڑی دیر مخاطب مکالمت رہے پھر خواجہ
نے شیخ سے کہا کہ آپ میرے مکان پر چلیے اور خواجگان مکرم کے مزارات کی زیارت فرمایئے
شیخ نے فرمایا کہ مقصود تمھارا ملنا تھا اور زیارت خواجگان مرحوم کی اُنکی ارواح کے یمن بعض
سے ہر جا میسر ہے یہ کہکر مراجعت کی اور خواجہ مشایعت کنان ساتھ تھے تا آنکہ مکان خواجہ علی حکیم تک
پہنچے کہ معتقد شیخ تھا شیخ فروکش ہوئے اور خواجہ بھی ہمراہ تھے دونون بزرگ تین روز
وہین مقیم رہے بزم سماع منعقد کرکے وجد و ذوق حاصل کیا اس سے پہلے وقت فروکشی کے
خادم شیخ نے عرض کی تھی کہ رخت خواب کس مقام پر لگایا جاے فرمایا کہ ابھی صبر کرو ایک
مہم درپیش ہے چنانچہ اُسکا ظہور یہ ہوا کہ اہل نفاق نے بہ طینت بد ارادہ کیا کہ شیخ کو شہید کر ڈالین
اور بہت سے لوگ تیغ و خنجر در دست وقت سماع قریب شیخ آئے شیخ نے اُنکو بھی بادیکھ کر اسی
حالت مین نگاہ غیظ سے دیکھا سب خوف سے تھرانے لگے اور اُسی وقت خواجہ نے بھی اُن
کوتہ اندیشون پر نظر عتاب ڈالی تمام جماعت فاسد العزیمت بیہوش ہوکر گر پڑی اور جسوقت
تک کہ شیخ و خواجہ حالت لاحقہ سماع سے ہوشیار نہوئے وہ سب ناکس بےحس و حرکت پڑے رہے وقت
رفع بیخودی خواجہ نے حال غرض گوئی زمرہ خام فہم تمام و کمال شیخ سے کہا شیخ سراپا عظمت و جلال نے
اظہار عتاب و خطاب کیا شیخ نے ماجرا سنکر بغایت تمکین و حلم خواجہ سے کہا کہ صاحبزادے ان لوگون نے
جیسا عمل مذموم سوچا تھا اُسکی سزا کما ینبغی پائی اب انکو عفو کرنا چاہیے خواجہ نے کہا یہ لوگ آپ بے

خطاوار ہین جب آپ عفو کرین تو مین تقلیداً معاف کرون شیخ نے کہا کہ مین نے معاف کیا خواجہ نے کہا
علیٰ ہذا القیاس جو ہین دونون بزرگون نے یہ کلام فرمایا سب اشخاص ہوش مین آکر شیخ کے
قدمون پر گرے باظہار ندامت توبہ کی بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام رح یہانسے رخصت ہوکر جانب
مقام جام روانہ ہوئے اور خواجہ عظیم الشان نے سمت چشت نہضت فرمائی وقت تفارق ہمدگر
شیخ نے کہا کہ خواجہ علوم باطنی سے سرمایہ دار ہو علوم ظاہری کا اکتساب بھی بوجہ تام کرو خواجہ نے
بپاس نصیحت شیخ اُسی روز سے تحصیل علوم ظاہری مین سعی بلیغ کی تھوڑے دنون مین تکمیل
فرمائی اگرچہ صاحب نفحات نے یہ نقل اور طرح لکھی ہی مگر خواجہ رح نے اپنے ملفوظات مین اسی طرح
تحریر فرمایا ہی **نقل ہی** کہ جب خواجہ ہمراہی شیخ سے جدا ہوکر راہی چشت ہوئے راہ مین ایک جانب
سے یا مودود یا مودود کی صدا آپکے گوش زد ہوئی آپ اُسی طرف کو سراغ جویان ہو پہنچے قریب
پہونچکر ایک شخص نابینا کو اس صدا کا قائل دیکھا آپنے فرمایا کہ ای بندۂ خدا یہ صدا کیا ہی اُسنے کہا
کہ مین بسبب ابتلاے بلاے رنج و تکلیف جناب باری عزت مدت سے گریہ وزاری کرتا تھا
ایک روز ندا آئی کہ ای شخص ایسے تو یا مودود کہ وہ ہمارا بندہ مقبول ہی فلان روز تیرے پاس
پہونچکر تیری نجات ہمسے طلب کریگا تو تجھکو اس بلاسے رہائی ہوگی چنانچہ کئی روز سے یہ نام
میرے ورد زبان ہی اور آج روز موعود ہی دیکھیے وہ شخص کب آئے یہ سنکر خواجہ نے کہا کہ مودود
میرا نام ہی تیرا کیا کام ہی بیان کر اُسنے روشنی چشم کی استدعا کی آپنے دعا کرکے لعاب دہن اپنا
اُسکی آنکھون مین لگایا قدرت خدا سے اُسی وقت بینا ہوگیا اور جملہ تکالیف سے نجات پائی
نقل ہی کہ جب خواجہ علیہ الرحمۃ چشت مین آئے چند مقام کیے وہان سے جانب بلخ روانہ ہوئے
جب قریب شہر آئے اکثر عمائد و خوانین و مشائخ وغیرہم گروہ در گروہ آپکے استقبال کو چند
فرسخ آئے نہایت اعزاز و اکرام سے شہر مین لیگئے جب ایک فرقہ علما و فضلا نے مخالف علما
سے بھی خواجہ عالیمقام کا اہتمام احترام و اکرام غایت الغایت دیکھا تو نہایت حسد در پے الزام
و اہانت خواجہ ہوئے اور اپنے تابعین ہمراہی سے یہ امر مشتہر کیا کہ خواجہ ایک درویش سادہ ہیں

Marfat.com
Marfat.com

ہم لوگ جبتک اسکے علم و فضل ظاہری و باطنی کا امتحان نہ کر لین کوئی شخص وثوق ارادت نکرے
آخر روز جمعہ مسجد جامع مین خواجہ اپنے متابعین کے ساتھ موجود ہوئے اور کئی سو عالم متبحر با چند
تلامذہ و طلبا بارادۂ امتحان مسجد مین آئے اور خواجہ سے بعد ملاقات ہزارون سوال مشکل اُنسے
کیے خواجہ نے بعد عنایی جملہ سوالون کے جواب باصواب دیے اور سب مدعی شرمندہ ہوئے آخرالام
در باب سماع گفتگو کی اور کہا کہ با انہمہ ماہریت علوم باطنی و ظاہری سماع سے آپ کو پرہیز نہین
اسکا باعث کیا ہی آپنے فرمایا کہ پہلے مشائخ عظام خاصتہً حضرت خواجہ ابراہیم ادہم باہمہ اقتدار
اجتہاد سماع سنتے تھے ہمکو اُنکی تقلید فرض ہی پھر علمانے کہا کہ وہ تو سب کے سامنے بالاے ہوا
سیکڑون کرتے تھے انکار نہ اُنھین کو شایان تھا آپ کہان اڑ سکتے ہین آپنے بسم اللہ کر کے
یکایک مجلس سے پرواز کی اور مثل عقاب تیز پرواز چشم زدن مین نہایت بلند ہو گئے اُسوقت
لوگون نے حیرت و عبرت سے فریاد و فغان کی آپ بپاس عجز و الحاح مخلوق رفتہ رفتہ زمین
پر اتر آئے اُسوقت دس ہزار آدمی حاضر تھے سب مرید ہو گئے مگر مدعیون نے جب بھی لا نسلم کہکر
کہا کہ یہ کرشمہ تو اکثر جوگی لوگ کرتے ہین ہم تو جب مانین کہ یہ سنگ کلان چسپیدۂ در مسجد
یکایک اپنی جا سے اُکھڑ کر حلقہ مجلس مین آ کر تمھاری ولایت کی گواہی دے آپنے
اُس سنگ کی طرف توجہ کی بمجرد نظر دہ پتھر ایک لغزش عظیم کر کے اپنے مقام سے
جدا ہو کر قریب خواجہ آیا اور بآواز فصیح آپ کے ولایت کی گواہی دی اُسوقت جملہ
منحرفین رو براہ ہو کر آپ کے قدم پر گرے اور توبہ کر کے مرید ہوئے نقل ہی کہ حضرت
خواجہ ایکبار با چند رفیقان عقیدت شعار بلخ سے بخارا کو جاتے ہوئے ایک دریا پر
وارد ہوئے بعزم عبور دریا ملاحون سے کشتی طلب کی اُنھون نے بسبب عبور کرانے
ایک کاروان کے کشتی لانے مین توقف کیا حضرت نے بعد انتظار بسیار اپنے ہمراہیون
کو مجتمع کر کے بسم اللہ کی اور دریا مین اتر کے طرفۃ العین مین عبور کیا آپ اسپ
بادرفتار پر اور دیگر ہمراہی پیادہ سطح آب پر سے مثل زمین ہموار گذار کرتے چلے گئے

Marfat.com
Marfat.com

اہل کشتی دوبے میں اور اکثر ساحل والے ساحل پر یہ واقعہ حیرت خیز دیکھکر متعجب تھے بعد عبور دریا جملہ موجودین واقعہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر قدمبوس ہوئے الحاصل وہان سے حضرت بعافیت تمام بخارا مین تشریف لاکر باکتساب علم فقہ شیخ نجم الدین عمر کے شاگرد ہوئے استادکو آپکی ذہانت صوری و فطانت معنوی سے بیش بیش شفقت ہوئی اور آپنے ایک تلمیذ ارشد مالک الجن کے ساتھ آپکو ہمسبق کیا اور ملک الجن کو بباعث اتحاد ہمسبقی ہمدرسی خواجہ سے بہت انس پیدا ہوا اور ایسا عہد قدیم محبت باہمدگر مستحکم ہوا کہ آپ کی اولاد کو نسلاً بعد نسل اولاد جناب مانتی رہی اور کبھی کچھ ضرر کسیکو نہین پہونچایا بعد اُسکے علمائے بخارانے اُنسے مناظرہ کیا اور آپنے بدلائل ساطع و براہین قاطع اُن سبکو ملزم کرکے اپنا مرید و معتقد کیا نقل ہی کہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی ناقل ہین کہ میرے سامنے بایام عاشورا درحالیکہ محفل خواجہ مین سررشتہ سخن من قبیل معرفت تاب پذیر تھا ایک جوان زاہد وضع خرقہ دربر و سجادہ بدوش وارد بزم ہوکر ایک گوشہ مین خاموش ہو بیٹھا جب خواجہ روشنضمیر نے اوسپر نظر ڈالی تو فرمایا کہ ای شخص توجو دریافت کرتا ہی بیان کر جوان نے آگے بڑھکے عرض کی کہ اس حدیث شریف اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ کا کیا مطلب ہی اور اسمین راز کیا ہی اُسوقت خواجہ نے فرمایا کہ مدعا اس سے یہ ہی کہ تو زنّار توڑکر مسلمان ہو اور وحدانیت خدا پر اقرار کر اُسنے کہا کہ یا خواجہ مجھے زنّار سے کیا علاقہ مین مسلمان ہون اُسوقت خواجہ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اُسنے خرقہ جوان کے بدن سے کھینچ لیا دیکھا تو وہ جوان نامسلمان زنار بند تھا پھر جوان نادم ہوکر روتا ہوا خواجہ کے قدمون پر گرا اور صدق دل سے اسلام لایا نقل ہی کہ حضرت کے گیارہ خلیفہ نامی ہوئے ہین ہرچند کہ آپ کے خلیفہ بیت المقدس سے چشت تک ہزارون تھے لیکن یہ گیارہ بہت صاحب عظمت تھے اول صاحبزادۂ والا آپکے ابی احمد دوسرے خواجہ حاجی شریف زندنی تیسرے شیخ ابو نصر چوتھے زاہد پانچوین شیخ حسن چھٹے خواجہ شیر نور

ساتوین شیخ عثمان رومی آٹھوین شیخ احمد مدرون نوین خواجہ محمد ہشام دسوین خواجہ ابو نصر مالی گیارھوین شاہ جہان کہ ملقب بہ شاہ سبحان تھے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نقل ہی کہ قبل رحلت کے آپنے فرمایا کہ اب ہماری تیاری ہی چنانچہ ایک روز دروازے کی سمت تکنا شروع کیا جسطرح کوئی کسیکا منتظر ہوتا ہی اُسوقت ایک شخص بلباس نورانی پیدا ہوا اور خواجہ کو سلام کیا اور روبرو آکر ایک پارہ حریر کا دیا کہ اُسمین کچھ لکھا ہوا تھا آپنے اُسکو پڑھا اور سر پر رکھا اور رحلت فرمائی عالم مین شور و غوغا ہوا اور اطراف و جوانب سے آدمی جمع ہوئے اور تجہیز و تکفین کرکے نعش کو واسطے نماز کے رکھا کہ ایک آواز مہیب غیب سے آئی یہانتک کہ لوگ دور ہو گئے اور رجال الغیب نے اول نماز پڑھی پھر جوق جوق جنات آتے گئے اور نماز پڑھتے گئے اور اکثر جنات آپکے مرید تھے انھون نے بھی نماز ادا کی پھر مریدان خاص اور مردمان نے نماز پڑھی پھر غیب سے آواز آئی اور لوگ دور ہٹ گئے تھوڑی دیر مین نعش مبارک آپکی زمین سے بالا ہوئی اور قبر کی جانب چلی تمام آدمی اُسکے پیچھے ہوئے یہان تک کہ متصل قبر کے پہونچی اور جس جگہ قبر کھودی تھی اُسمین بلا وساطت انسان کے آرام گزین ہوئی آدمیون نے قبر درست کرکے مدفون کیا اور آپ سجدہ گاہ عالم و عالمیان کے ہوئے اور قیامت تک رہینگے اس حال کو دیکھ کر ہزارون کافر مسلمان ہوئے اور یہ واقعہ غرہ ماہ رجب ۶۲۳ھ ہجری مین واقع ہوا تاریخ رحلتِ اُس امام بہشت کی آن محبت اولیا بود ہی رضی اللہ تعالے عنہ۔ ہرچند کہ خلیفہ آپکے حد شمار سے زائد تھے لیکن ان سب مین گیارہ خلیفہ جنکا ذکر اُوپر گذرا صاحب مناصب عالیہ ہوئے اور ایک سلسلہ چشتیہ جاری کیا اور ان سب مین حاجی شریف با برگ تھے اور حضرت کے جانشین تھے چنانچہ احوال انکا مذکور ہوتا ہی

بیان حضرت خواجہ شریف زندنی قدس سرہ

احوال صدق مقال اُس بادشاہ فلک حقیقت اور شاہنشاہ اقلیم معرفت

Marfat.com
Marfat.com

علماے جہان زبدۂ صلحاے دوران متقی کامل عابد و عامل ماندۂ علم غیب ستار عیب ولی کامل روشن دل شمع انجمن تمیز حضرت خواجہ شریف زندنی قدس سرہٗ العزیز کا ہی کہ حال عجیب اور آثار غریب مکاشفات جلیہ اور مشاہدات علیہ رکھتے تھے اور زمرۂ اولیاے کرام مین عدیم المثال اور صاحب حال کمال تھے اور خرقہ فقر و ارادت کا حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے پایا تھا اور عمر حضرت کی یکصد و بست سال کی ہوئی اور چودھوین سال سے کبھی وضو آپ کا سواے متوضا کے شکست نہین ہوا اور تمام عمر پارچہ پیوند شدہ کے سوا کبھی نہین پہنا اور ہمیشہ فقر و فاقہ کو دوست رکھتے تھے اور جب فاقہ ہوتا تو سو رکعت نماز شکرانہ ادا کرتے اور فرماتے کہ فقر و فاقہ طریق انبیا اور اولیا کا ہی اگر فقر و فاقہ سے ملال ہو تو روز قیامت کو اُس گروہ سے خجالت ہوگی نقل ہی کہ جب کوئی محتاج یا فقیر آپ کے پاس آتا تو آپ نہایت تعظیم و تکریم کرتے اور از بس خاطر داری سے پیش آتے اور اگر کوئی دنیا دار آتا تو اُسکی جانب متوجہ بھی نہ ہوتے اور نہ کسی اہل دنیا کے یہان جاتے اور فرماتے کہ فقرا کا غلام ہون اگر مجکو فروخت کردین تو عذر نکرون نقل ہی کہ آپ چالیس برس تک جنگل و بیابان مین رہے اور آدمیون سے نفرت کرتے اور اکثر گوشہ نشینی کو دوست رکھتے اور اگر اشتہا غالب ہوتی بعد چار یا پانچ روز کے میوۂ صحرائی یا برگ درختان دشت تناول فرماتے اور کبھی ساگ بے نمک پکاتے پس خوردہ آپ کا جو کوئی کھالیتا فوراً مجذوب ہوتا اور جسپر آپ کی نگاہ پڑتی وہ ولی کامل ہوجاتا اکثر درویش اس زمانہ کے آپ کی خدمت کرتے اور آپ اکثر راگ سنا کرتے اور وجد مین بیہوش ہوجاتے اور گریہ و زاری کرتے جہان تک آپ کے رونے کی آواز جاتی وہان تک لوگ بیخود ہوجاتے اور نماز مین بھی استغراق بدرجہ کمال ہوتا اور آپ کا قول ہی کہ جو کوئی مجلس مین ذکر خداوند جل و علا نکرے خام ہی عاشق وہ ہی کہ محبوب کا ذکر سنکر بیخود ہوجاوے ورنہ عاشق نہین ہی نقل ہی کہ جسوقت آپ حضرت

Marfat.com
Marfat.com

سودہ وہ چشتی کی خدمت مین حاضر ہوئے تو خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ای حاجی تو
نیک بخت ہی مین نے خدائے عزوجل سے اپنا جانشین چاہا تھا پس تجھکو اللہ تعالے نے
بھیجا اب تو خلق کو ہدایت وارشاد سے فیض پہونچا اور جو کوئی تیرا مرید ہوگا اہل نعمت ہوگا
اب عزلت نشینی اختیار کر بموجب ارشاد خواجہ والا نہاد کے حاجی صاحب نے عزلت
قبول کی اور خواجہ صاحب نے کمال شفقت فرمائی اور اسم اعظم کہ پیران عظام سے
سینہ بسینہ چلا آیا تھا آپ کو عنایت کیا اُسی وقت علم لدنی منکشف ہوگیا اور علم دینی
یاد ہوا اور خواجہ صاحب نے گلیم اپنی عنایت کی اور خلافت دی اور کہا کہ الٰہی حاجی شریف
درویش کو کہ ہمیشہ تیری یاد مین رہتا ہی قبول کر آواز آئی کہ حاجی ہمارا دوست ہی اور ہم
اُس سے راضی ہین اور اُسکو یہ خرقہ مبارک ہو اور ہمنے اُسکو قبول کیا نقل ہی کہ آپ
راگ بہت سنا کرتے بلکہ راگ پر عاشق تھے اور اکثر آپ کی مجلس مین عالم اور صالح لوگ
حاضر ہوتے اور جو کوئی راگ سنتا فوراً تارک الدنیا ہو جاتا نقل ہی کہ اُس شہر مین ایک
فقیر سات دختر رکھتا تھا کہ وہ سن بلوغ کو پہونچ گئی تھین اور فقر فاقہ سے تنگ تھا
اور قوت ایک روز کا نہ رکھتا تھا ایک روز حاجی صاحب کی خدمت مین آیا اور حال
التماس کیا حاجی صاحب نے فرمایا کہ ای درویش گو آج تو رنج اُٹھاتا ہی کل عیش وآرام
سے بیٹھیگا اور تو کل صبح ہی ہمارے پاس آ فقیر وہان سے رخصت ہوا اثنائے راہ مین
ایک ترسا سے ملاقات ہوئی اُسنے دریافت کیا کہ ای درویش تیرا کیا حال ہی درویش نے
کہا کہ سات دختر بالغہ رکھتا ہون انکی فکر سے ملول ہون آج خواجہ شریف کے
پاس شکایت لیگیا تھا اُنھون نے فرمایا کہ کل ہمارے پاس آ دیکھیے کل کیا ظہور مین
آوے ترسا نے کہا کہ حاجی شریف مرد مفلس ہی اُسکے پاس کچھ نہوگا اسواسطے دو چار روز کا بہانا
کر دیا اب تو اُنکے پاس جا اور یہ کہ اگر آپ کو کچھ دینا ہی تو سات برس تک فلان ترسا کی خدمت
کیجیے وہ سات ہزار دینار دینے کا وعدہ کرتا ہی درویش نے آکے آپ سے بیان کیا آپ اُسی وقت درویش کے

Marfat.com
Marfat.com

ہمراہ ہوئے اور واپس ترسا کے پاس گئے ترسا نے کہا کہ جو کچھ آپ سے اس درویش نے کہا ہے وہ مجھکو
منظور ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھکو بھی منظور ہے اُسی وقت روبرو قاضی شہر کے تحریر کر دی
کہ بالعوض سات ہزار دینار کے سات برس تک اسکی خدمت کرونگا اور اُس سے سات ہزار دینار
لیکر درویش کو عنایت کر دیے اور ترسا سے فرمایا کہ جو خدمت میرے سپرد کرتا ہے کرو سے کہ مین
اسکا انجام دون ترسا نے کہا کہ شب کو پاسبانی کیا کرو یہ ہی خدمت سات برس تک مقرر کی
آپ نے قبول کیا یہ خبر خلیفہ شہر کو پہونچی اُسنے اُسی وقت چودہ ہزار دینار آپ کی خدمت مین بھیجے
اور کہلا بھیجا کہ سات ہزار دینار ترسا کو دیکر مخلصی حاصل کیجیے اور باقی خرچ خادمان مین
صرف فرمائیے جسوقت وہ زر آپ کے پاس آیا آپنے کل دینار اُسی وقت فقرا و مساکین کو ایثار
کر دیے ترسا نے عرض کیا کہ آپنے یہ زر جو فقرا کو تقسیم کیا اسمین سے سات ہزار دینار مجھکو دیکر رہائی
کیون نہ پائی کہ اس محنت مین گرفتار رہے حضرت نے ارشاد کیا کہ ای ترسا تو اس راز سے
خبردار نہین ہے جو کچھ اس محنت و مشقت مین لطف ہے وہ دنیا کی راحت مین نہین ہے خداوند
جل شانہ فقر و فاقہ کو دوست رکھتا ہے پس جس سے وہ راضی ہو وہ بات بہتر ہے اور جس
کسی سے وہ راضی ہوتا ہے وہ اُسکو مصیبت مین مبتلا رکھتا ہے اور جس سے ناراض ہوتا ہے
اُسکو راحت عنایت کرتا ہے ترسا نے جو یہ حال حضرت کا دیکھا دل اُسکا نرم ہوا اور کہا
کہ ای خواجہ مین نے اپنی خوشی سے مجھکو آزاد کیا حضرت نے فرمایا کہ ای ترسا جو تو نے مجھکو دل سے
آزاد کیا اللہ تعالیٰ تجھکو آتش دوزخ سے آزاد کریگا ترسا نے جسوقت یہ کلمہ آپ کی زبان
مبارک سے سنا فوراً کلمہ طیبہ بصدق دل پڑھا اور مسلمان ہوا اور حضرت کی خدمت مین رہا تھوڑے
عرصہ مین ولی کامل ہوا نقل ہے کہ ایک شخص کچھ زر نقد واسطے نذر کے آپ کی خدمت مین
لایا حضرت نے ارشاد کیا کہ ای شخص مجھکو فقیرون سے عداوت کسواسطے ہے کہ تو دشمن خدا
اور ہمیشہ کو وہ ظاہر کو اُنکے سامنے لایا ذرا آنکھ کھول اور صحرا کی طرف دیکھ وہ شخص حیران ہوا
اور جسی جانب صحرا نظر کی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک دریا زر سرخ و سفید کا رواں ہے فوراً

Marfat.com
Marfat.com

دیکھکر قدمون پر گرا حضرت نے ارشاد کیا کہ جس کسی کے خزانہ غیب تصرف مین ہو اسکو حاجت
دوسرے کی نذر پر کیون ہو نقل ہے کہ جب سلطان سنجری نے وفات پائی تو ایک
شخص نے اسکو خواب مین دیکھا اور دریافت کیا کہ تجھسے کیا معاملہ درپیش آیا سلطان نے
کہا کہ جسوقت فرشتے بموجب حکم کے مجکو طرف دوزخ کے لیجانے لگے تو خداوند جل و علا نے
فرمایا کہ اسکو دوزخ مین مت لیجاؤ کہ ایک دن جامع مسجد دمشق مین اسنے خواجہ حاجی شریف
کی قدمبوسی حاصل کی تھی اسکی برکت سے آج عذاب دوزخ سے اسکو نجات دیگئی اور
بخشا اسکو نقل ہے کہ اس بادشاہ عالم قدس نے دسوین ماہ رجب المرجب کو اس دار فنا سے
طرف عالم بقا کے رحلت فرمائی اور مرقد منور آپ کا شہر قنوج مین کنارے دریا کے
جانب شمال کو واقع ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اگرچہ تشریف لانا آپ کا ہندوستان مین
کسی کتاب سے ثابت نہین مگر نواح قنوج مین شہرت تمام رکھتا ہے واللہ اعلم بالصواب
عمر حضرت کی ایکسوبیس ۱۲۰ برس کی تھی اور ۶۱۲ھ مین آپنے انتقال فرمایا اور تاریخ رحلت
حاجی شریف ہے ۶۱۲ھ

بیان حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ

کنیت حضرت کی ابی النور تھی علوم شریعت و حقیقت مین امام عصر اور مقتداے دوران تھے
اور صاحب اسرار غیب اور کرامات تھے اور سلطان الاقطاب تھے کہ اکثر ابدال اور اوتاد
آپسے فیضیاب تھے خرقہ فقر و ارادت کا حضرت حاجی شریف زندنی قدس اللہ
سرہ السامی سے حاصل کیا تھا اور موضع ہارون کہ علاقہ نیشاپور سے ہے آپ کا مسکن تھا
ستر برس ریاضت کی تھی اور اس مدت مین آب و طعام سیر ہو کر نہ کھایا تھا اور شب کو
بیدار رہتے تھے اور کبھی دعا آپ کی خلاف نہ گئی اور حافظ قرآن شریف تھے ہر روز
ایک کلام اللہ ختم کرتے تھے اور راگ سے بہت ذوق رکھتے تھے نقل ہے کہ جسوقت
حضرت حاجی شریف نے کلاہ چارترکی اور خرقہ خلافت عنایت کیا تو فرمایا کہ اے عثمان

Marfat.com
Marfat.com

کلاہ چارترکی سے مراد چہار ترک ہے اول ترک دنیا دوسرے ترک عقبےٰ تیسرے ترک خور و خواب
مگر قدر سے برائے سد رمق کہ ضروریات سے ہے چہارم ترک خواہش نفس کہ جو کچھ نفس چاہے
وہ نکرے جو کوئی کہ یہ چار چیز ترک کرے اُسکو کلاہ چارترکی سزاوار ہے نقل ہے کہ جب
آپ کو مرشد نے خرقہ عنایت کیا تو آپ بموجب ارشاد کے سیاحت کو تشریف لیگئے ایک روز
ایسے مقام پر پہونچے کہ وہان آتش پرست رہتے تھے اور ایک آتش کدہ روشن تھا اُسکی پرستش
کرتے تھے جب آپ نے اُسکے قریب قیام کیا تو خادم سے ارشاد فرمایا کہ تھوڑی آگ لاؤ
کہ نان پختہ کرین خادم آگ لینے کے واسطے اُس آتش کدہ پر گیا آتش پرستون نے کہا کہ
یہ آگ ہم نہ دینگے ہر چند خادم نے تکرار کی مگر اُنھون نے نہ مانا آخر خادم نے حضرت سے آکر
عرض کیا آپ خود تشریف لیگئے اور اُنسے آتش طلب کی اُن لوگون نے مثل سابق کے انکار
کیا حضرت نے فرمایا کہ تم کسواسطے انکار کرتے ہو آتش پرستون نے جواب دیا کہ یہ ہمارا
معبود ہے آپنے فرمایا کہ یہ معبود نہین بلکہ معبود نے اسکو پیدا کیا ہے تم لوگ غافل ہو اگر آتش
پرستی سے توبہ کروگے تو قیامت مین آتش دوزخ سے نجات پاؤگے اُنھون نے کہا کہ اگر
تم اس آتشکدہ مین کودو اور آگ اثر نکرے تو ہمکو یقین ہو کہ تم سچے ہو آپنے اُسی وقت
دوگانہ نماز پڑھکر ایک آتش پرست کی گود مین سے ایک طفل کو لیکر آگ مین ڈالدیا چار
گھڑی تک وہ لڑکا آگ مین پڑا رہا اور ایک بال تک نہین جلا اور پھر آپ بھی درمیان
آتش تشریف لیگئے تمام آگ اُس خلیل خدا پر گلزار ہوگئی تمام مجوس یہ کرامت حضرت
کی دیکھکر حیران ہوئے اور سب نے اسلام قبول کیا اور آپنے سردار مجوس کا نام عبداللہ
اور اُس طفل کا نام ابراہیم رکھا اور صدہا مجوس مشرف باسلام ہوئے نقل ہے کہ
خلیفۂ وقت نے آپسے عداوت شروع کی اور حکم دیا کہ کوئی مجلس سماع خواجہ مین نہ جاوے
اور جو کوئی راگ سنے اُسکو دار پر کھینچو اور قوالون کی نسبت بھی یہ حکم دیا اور خواجہ صاحب
کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ خواجہ کو امتناع سماع کہے وہ شخص روبرو خواجہ کے آیا

Marfat.com
Marfat.com

اور پیغام خلیفہ کو پہونچایا اور یہ بھی کہا کہ حضرت جنید بغدادی نے سماع سے توبہ کی تھی پھر تم
کسطرح راگ سنتے ہو آپ نے جواب دیا کہ خلیفہ سماع کے اسرار سے واقف نہین ہے وہ کیا جانے
اور ہم نے تو خدا سے راگ طلب کر کے اپنے اوپر مباح کیا ہے اور التجا کی ہے کہ پیچھے اولاد اور پیروان
ہمارے راگ سے لطف اُٹھائین اُس شخص نے جواب حضرت کا خلیفہ کو پہونچایا خلیفہ نے
دوسرے دن کل علما کو جمع کیا اور حضرت کو طلب کیا آپ بھی تشریف لیگئے جسوقت مجلس
بادشاہ مین داخل ہوئے خلیفہ عقب پردہ کے بیٹھ گیا اور جسقدر علما وہان موجود تھے سبکے
اندام پر لرزہ آگیا اور آپ کی صورت دیکھتے ہی سبکے سینہ کا علم محو ہو گیا اور ابجد تک کسیکو یاد
نہین رہی ہر چند خلیفہ علما کو ترغیب بحث کی دیتا تھا وہ خاموش تھے یہانتک کہ سب نے
اپنی خطا کا اعتراف کیا اور آپ کے قدم پر سر ڈالے اور عفو قصور چاہا آپ نے ارشاد کیا کہ ابھی
نادانو تم قدر سماع کی کیا جانو یہ ایک سر ہے اسرار الٰہی سے اور شیخ جنید نے جو کمال شکل
دیکھا اُس سے دل اُٹھا لیا اور ترک کیا اور ہم کو ترک کرنا جنید کا حجت نہین ہو سکتی
پیران عظام نے راگ کو دل سے دوست رکھا ہے اور خواجہ شبلی کہ مرید حضرت جنید
کے تھے جب مجلس خواجہ ابی یوسف مین آتے تو راگ سنتے اور تعجب حاصل کرتے اور
فضل برمکی نے ایک روز اعتراض حضرت ابو احمد پر کیا تھا اُسی وقت سزا کو پہونچا اور
پشیمان ہوا تم بھی اگر مناقشہ رکھتے ہو تو دلیل خاندان چشتیہ کی ظاہر کرون سب نے
عاجزی کی اور توبہ کی اور کہا کہ حضرت اس سے زیادہ اور کیا برہان ہوگی کہ جو کچھ ہم
لوگون نے دیکھا اب ہم پر رحم فرمائیے حضرت کو رحم آیا اور ایک نگاہ لطف سے انکی
طرف دیکھا سبکو علم اپنا یاد آگیا اور مرید ہوئے اور چند عرصہ مین رتبہ ولایت کو پہونچے
اور راگ سب نے سننا اختیار کیا حضرت وہان سے اُٹھکر دولت خانہ کو تشریف لیگئے
اور آخر روز تک متواتر راگ سنا اور پھر کسی نے اعتراض نہین کیا نقل ہے کہ حضرت
خواجہ معین الدین چشتی سنجری اور خواجہ عثمانی دجلہ کے کنارے پر بیٹھے تھے اور کشتی موجود نہ تھی

Marfat.com
Marfat.com

آپ نے خواجہ معین الدین سے فرمایا کہ آنکھین بند کر جسوقت آنکھین بند کین تو پھر کھولنے کا حکم دیا جب آنکھین کھولین تو دونون صاحب دجلہ کے دوسرے کنارے پر موجود تھے نقل ہی کہ خواجہ معین الدین نے فرمایا کہ ایک روز ایک شخص خدمت مین حضرت کی حاضر ہوا نہایت پریشان اور متفکر تھا حضرت نے استفسار فرمایا کہ کیا حال ہی اُس شخص نے عرض کیا کہ چالیس برس سے میرا فرزند غائب ہی کچھ خبر نہین کہ زندہ ہی یا مرگیا اب مین امیدوار ہون کہ میرے فرزند کو مجھسے ملا دیجیے آپنے سب حاضرین مجلس سے کہا کہ فاتحہ خیر پڑھو سب نے فاتحہ پڑھنی شروع کی اور آپ مراقبہ مین تشریف لیگئے تھوڑی دیر کے بعد آنکھین کھولین اور پھر حکم فاتحہ کا حاضرین کو دیا اور پھر مراقبہ فرمایا اور تھوڑی دیر کے بعد آنکھین کھولکر ارشاد کیا کہ جا تیرا فرزند تیرے مکان پر آگیا وہ شخص اپنے مکان کو دوڑا گیا دیکھا تو اُسکا فرزند گھر مین موجود ہی اُس سے ملاقات کر کے بہت محظوظ ہوا اور اُسی وقت اُسکو ہمراہ لیکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت خواجہ نے اُس لڑکے سے فرمایا کہ تو کہان تھا اور کیونکر آیا اپنا حال بیان کر اُسنے عرض کیا کہ یا حضرت مین ایک جزیرہ مین قوم ہنود کا قیدی تھا آج ایک ولی اللہ آپ کی صورت مجکو وہان نظر آیا اُسنے میری زنجیر کو ہاتھ لگایا وہ زنجیر فوراً ٹوٹ گئی پھر مجھسے کہا کہ میرے قدم پر قدم رکھ مین حکم بجالایا تھوڑی دیر مین اپنے کو قریب اس شہر کے پایا وہان سے مکان پر آیا اور والدین سے ملا حضرت نے کہا کہ جاؤ وہ دونون مرید ہوئے اور بہت شکریہ حضرت کا ادا کیا تمام حاضرین اس کرامت کو دیکھ کر متحیر ہوئے نقل ہی کہ ایک روز بیس نفر کافر متفق ہوکر واسطے امتحان کے حضرت کے پاس آئے اور ہر ایک نے اپنے دل مین قسم طعام اور فواکہ سے قرار دیا کہ اگر یہ شی خواجہ ہمکو کھلاوے تو ہم جانین کہ آج خواجہ کے برابر کوئی روے زمین پر بزرگ نہین ہی جسوقت سب جاکر بیٹھے آپ نے کہا کہ آؤ فرزند آدم اور خادم سے ارشاد کیا کہ انکے ہاتھ دھلاؤ خادم نے سبکے ہاتھ دھلائے

Marfat.com
Marfat.com

حضرت نے بسم اللہ کہکر آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا قسم طعام سے آپکے ہاتھ مین آیا آپ نے
اُنکے سامنے رکھنا شروع کیا اور جو چیز جسکے مرغوب تھی وہی اُنکے سامنے رکھی اُن کافرون نے
وہ کھانا کھایا اور یہ کرامت دیکھکر متحیر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے خواجہ آج تمہارے برابر
کوئی عالم مین نہین ہے اگر ہم لوگ ایمان لاوین اور مسلمان ہون تو یہ بزرگی ہمکو حاصل ہوسکتی ہے
یا نہین آپ نے فرمایا کہ مین بیچارہ کیا ہون اگر خداوند کریم مہربانی فرماوے تو مجھسے ہزار
درجہ بہتر ہوسکتے ہو سب نے اسلام قبول کیا اور عرش سے لیکر فرش تک اُنکو روشن ہوگیا
اور چند عرصہ مین درجہ ولایت کو پہونچے اور آپ کی خدمت مین رہے **نقل** ہے حضرت
خواجہ معین الدین حسن سنجری سے کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا مریدان حضرت پیر و مرشد سے
اُسکا انتقال ہوگیا جسوقت اُسکو قبر مین رکھا تب سب آدمی تو دفن کرکے چلے آئے اور مین
کچھ تھوڑی دیر اُسکی قبر پر ٹھہرا رہا تھوڑی دیر مین عذاب کے فرشتہ آئے اور ساتھ اُسکے
حضرت پیر و مرشد بھی تشریف لائے اور فرشتون سے فرمایا کہ یہ میرا مرید ہے اسکو عذاب کرو
فرشتہ چلے گئے اور پھر وہ فرشتہ آئے اور خواجہ علیہ الرحمہ سے عرض کیا کہ خداوند تعالے
نے فرمایا ہے کہ یہ مرید آپ کا آپسے برخلاف تھا اسواسطے عذاب کا حکم ہے خواجہ نے فرمایا
کہ ہرچند میرے برخلاف تھا لیکن میرے ہاتھ مین ہاتھ دیا تھا اسکا لحاظ ضرور ہے اُسی وقت
حکم جل و علا ہوا کہ فرشتہ عذاب چلے آوین اور اس بندہ سے معترض نہون اسکو ہم نے
خواجہ کے سبب سے بخشا الٰہی اس بندہ کمترین کو بھی بطفیل خواجہ عثمان قدس سرہ کے بخش
اور جملہ مریدان اس خاندان کو عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے نجات دے آمین ثم آمین
نقل ہے کہ آپکے چار خلیفہ تھے ایک حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی دوسرے
شیخ نجم الدین صغرا تیسرے شیخ سعدی لنگوہی چوتھے شیخ محمد ترک رحمۃ اللہ علیہم اور عمر
حضرت کی ایکیانوے سال کی تھی اور پانچوین ماہ شوال سنہ [illegible] کو اس دار فنا سے طرف
ملک بقا کے حضرت نے رحلت فرمائی چنانچہ تاریخ وصال حضرت کی ہے وصال عاشق واللہ

Marfat.com
Marfat.com

بیان حضرت خواجہ خواجگان معین الحق والدین حسن سنجری قدس سرہٗ

آفتاب عالمتاب فقر و افتخار بادشاہ ولایت کرامت و اسرار مہتاب اولی کاشف رموز خفی و جلی
نونہال باغ مصطفوی نور دیدۂ انوار مرتضوی سر حلقۂ خاندان چشتیہ مالک حوران بہشتیہ
امام طریقت ہادی شریعت اوصاف اس محبوب الٰہی کے آفتاب کی طرح روشن ہین
حاجت اظہار نہین کون ہی جو خبردار نہین نور اسلام ہندوستان مین حضرت کے نفس
نفیس سے تابان ہی خرقہ فقر و ارادت کا حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے حاصل کیا ریاضت
اور عبادت مین عمر بسر کی نماز عشا ہمیشہ صبح کے وضو سے پڑھی ستر برس تک کبھی وضو
آپ کا سواے متوضا کے نگیا اور جس پر نظر فیض اثر پڑی فوراً رتبہ ولایت کو پہونچا سات روز
کے بعد روزہ افطار فرماتے اور پانچ مثقال نان خشک کو پانی مین تر کرکے کھایا کرتے
اور جامہ پیوند لگا پہنتے وطن آپ کا سنجرستان تھا اور نسب حضرت کا بارہ پشت تک ساتھ
حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے پہونچتا تھا اس طریق سے کہ خواجہ معین الدین بن غیاث الدین
بن کمال الدین بن سید احمد حسین بن سید طاہر بن سید عبد العزیز بن ابراہیم بن امام علی رضا
بن موسی کاظمؑ بن امام جعفرؑ بن محمد باقرؑ بن امام زین العابدینؑ بن سید کونین حضرت
امام حسینؑ بن علی المرتضےؑ رضوان اللہ تعالے عنہم اجمعین آپکے والد نے بیچ اصفہان کے
نشو و نما پایا اور عراق مین وفات پائی اور آپ کی والدۂ ماجدہ خاص الملکہ نام نے بھی
وفات پائی گیارہ برس کی عمر مین آپ یتیم اور بیکس ہوگئے ترکہ باپ کا تین فرزندون میں
تقسیم ہوا ایک قطعہ باغ کا خواجہ صاحب کے حصہ مین آیا ایک روز آپ اس باغ مین
تشریف رکھتے تھے کہ ایک مجذوب ابراہیم قلندر نام اس باغ مین آیا خواجہ نے اسکی
خاطر کی اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور خوشہ انگور کے اسکے سامنے رکھے مجذوب نے وہ انگور
کھائے اور اپنی بغل سے ایک کنجارہ نکالا اور اسکو منھ مین چبایا اور پھر نکالکر
خواجہ صاحب کے منھ مین دیا جب وہ خواجہ صاحب کے حلق سے نیچے اترا انوار الٰہی نے

Marfat.com
Marfat.com

دل میں جلوہ کیا اور ایک عجیب کیفیت ہوئی اور دنیا اور سامان دنیا کی طرف سے دل
سرد ہو گیا اور اسی دم باغ وغیرہ کو فروخت کیا اور مستحقوں کو تقسیم کر دیا اور طلب خدا میں
سفر اختیار کیا پہلے سمرقند کو تشریف لیگئے اور وہاں جاکر علوم ظاہری تحصیل کیا اور
قرآن شریف حفظ کیا اور بعد فراغت تحصیل علوم کے جانب عراق عنان عزیمت
منعطف کی اور قصبہ ہارون میں کہ نواحی نیشاپور سے ہے پہونچکر خواجہ عثمان ہارونی
کی خدمت میں گئے اور مرید ہوئے اور سالہا سال خدمت میں رہے اور ہر طرح کی
خدمت بجالائے اور کار باطن کی تکمیل کرتے رہے آخر خرقۂ خلافت پایا بعد اسکے بغداد کو
تشریف لے گئے اور اثنار راہ میں قصبۂ سنجان پڑتا ہے وہاں حضرت نجم الدین کبریٰ سے
انسے ملاقات کی اور وہاں سے کوہ جودی پر گئے اور وہاں حضرت غوث الثقلین
قطب دارین محبوب سبحانی محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کی
خدمت سے مشرف ہوئے اور ہمرکاب حضرت کے جیلان کو تشریف لیگئے اور وہاں سے
بغداد کو گئے اور چند مدت وہاں رہکر مستفیض ہوئے اور شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین
سہروردی سے بھی نعمت حاصل کی اور پھر خدمت میں محبوب سبحانی شیخ اوحد الدین
کرمانی کے مشرف ہوئے اور خرقۂ خلافت کا حاصل کیا پھر وہاں سے ہمدان گئے اور
علم و فیض باطن کا یوسف ہمدانی سے حاصل کیا پھر تبریز گئے اور شیخ ابوسعید سے
فیض لیا اسی طرح شیخ محمود اصفہانی اور شیخ ابوسعید ابوالخیر اور ناصر الدین اور شیخ
ابوالحسن خرقانی اور شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی صحبت سے رموز عرفان
اور نعمت قرآن حاصل کی اور حضرت عثمان ہارونی نے ایک روز مجلس خاص میں
کہ اکثر اس وقت مشائخ موجود تھے خواجہ صاحب کو طلب کیا اور فرمایا کہ ای معین الدین
وضو کر اور دوگانہ نماز کا ادا کر حضرت فوراً تعمیل حکم پیر و مرشد کی کر کے قبلہ رو بیٹھ
اور بموجب حکم کے اول سورہ بقر پڑھا پھر اکیس بار درود شریف پڑھا پھر حضرت

Marfat.com
Marfat.com

عثمان قدس سرہ الرحمان نے خواجہ کا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف منھ کرکے کہا کہ ای معین الدین
تجکو مین نے خدای عزوجل تک پہونچایا اور مقبول درگاہ کبریا کا کیا اور تمام بال سر کے تراشے
اور کلاہ چارترکی سر پر رکھی اور اسم اعظم کہ پیران عظام سے سینہ بہ سینہ چلا آتا تھا بتلایا
اور کملی عنایت کی اور فرمایا کہ ایکہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ جب پڑھ چکے تو ارشاد کیا
کہ اوپر سر اٹھا کر دیکھ خواجہ صاحب نے جب سر اٹھایا تو عرش سے تحت الثری تک
نظر آیا پھر فرمایا کہ ایکہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ پھر پڑھا اور سر بالا کیا ہیژدہ ہزار عالم
منکشف ہو گئے پھر فرمایا کہ ایک بار سورۂ اخلاص پڑھکر دیکھ جب حضرت نے دیکھا
تو حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے دریافت کیا کہ اب کیا نظر آتا ہے خواجہ صاحب نے عرض کیا
کہ حجاب عظمت دیکھتا ہون فرمایا کہ ای معین الدین تو اپنے مقصد کو پہونچا شکر کر اور
ایک خشت سامنے پڑی تھی کہا اسکو اٹھا خواجہ صاحب نے وہ خشت اٹھائی تو زر سرخ کی
تھی کہا اسکو محتاج و مساکین پر تقسیم کر دے آپ نے اسی وقت تقسیم کر دی اور بیس
برس تک آپ پیر و مرشد کی خدمت مین رہے اور جب اتفاق سفر کا ہوتا تو جامہ وغیرہ
سامان سر پر رکھ کر ہمراہ جاتے یہان تک خدمت کی کہ مقبول خداوند جل شانہ ہوئے
ع ہر کہ خدمت کرد او مقبول شد نقل ہے کہ ایک مرتبہ دونون بزرگوار کعبہ معظمہ کو تشریف
لے گئے اور حضرت عثمان نے نیچے ناودان کعبہ کے کھڑے ہو کر خواجہ صاحب کے
حق مین دعا کی غیب سے ایک آواز آئی کہ معین الدین دوست ہمارا ہے اور ہم نے
اسکو قبول کیا اور پھر روضہ منورہ حضرت سرور کائنات صلعم پر تشریف لے گئے
وہان خواجہ صاحب نے جسوقت سلام کیا تو روضہ اقدس سے آواز آئی کہ علیکم السلام
یا قطب المشائخ اور پھر وہان سے بغداد گئے اور پیر و مرشد نے حضرت کو نعمت دی
اور وہ ہارون کو گئے اور خواجہ صاحب نے بغداد مین اعتکاف کیا اور پھر سفر کا ارادہ کیا
اور اولیائے کرام سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے نعمت حاصل کی نقل ہے کہ جسوقت خواجہ صاحب نے

Marfat.com
Marfat.com

نعمت اپنے پیر سے پائی تو حضرت عثمان ہارونی نے کہا کہ معین الدین محبوب الٰہی ہو اور مجکو
اُسکے مریدان سے فخر ہو اور ایک ایک مرید اُسکا اولیاے کامل سے ہوگا اور آتش دوزخ
انپر اثر نکریگی خواجہ صاحب کو راگ سے کمال ذوق تھا اور آپ کبھی بغیر راگ کے نرہتے
اور کوئی اعتراض آپ پر نکرتا تھا اور اکثر علماے متبحر اور مشائخ کبار آپ کی بزم سماع
مین حاضر ہوتے اور جو ایک مرتبہ راگ سنتا صاحب ذوق ہوتا اور جسقدر اس زمانہ مین
ولی اللہ تھے سب آپ کو پیشوا جانتے تھے اور فرمان پذیر تھے نقل ہی کہ ایک روز آپ
طواف کعبہ کر رہے تھے کہ آواز آئی ای معین الدین ہم تجھسے خوشنود ہین اور تجکو قبول کیا ہمنے
جو کچھ تیری خواہش ہو بیان کر ہم عنایت کرینگے خواجہ صاحب نے عرض کی کہ الٰہی مریدان
معین الدین کو کہ قیامت تک اس سلسلہ مین ہون بخش دے آواز آئی کہ ہم نے بخشا
سبکو جو تیرے خاندان مین ہوگا وہ بلا حساب جنت کو جاویگا شکر ہی کہ یہ جو بارے گنہگار بھی
اُسی خاندان والاشان کا غلام ہی بلا شک بہشت کو جاویگا الحمد للہ والمنۃ نقل ہی
کہ آپنے مطبخ مین اسقدر طعام پکتا تھا کہ تمام شہر کے غربا و مساکین سیر ہو کر کھاتے تھے
اور ہمیشہ یہ دستور تھا کہ خادم حاضر ہوتا اور عرض کرتا کہ واسطے لنگر کے خرچ مرحمت ہو حضرت
گوشہ مصلا اُٹھا کر فرماتے کہ جسقدر آج ضرورت ہو لے لو خادم اُسی قدر لے لیتا
اور صرف کرتا نقل ہی کہ سات نفر شامی کہ کمال ریاضت کرتے تھے اور آتش پرستی
انکا شیوہ تھا اور ریاضت یہان تک تھی کہ بعد چھ مہینے کے لقمہ کھاتے اور مخلوق انکی
معتقد تھے اور اُنکو دیوتا تصور کرتے تھے ایک روز وہ ساتون حضرت کی ملاقات
کو آئے جسوقت روے مبارک نظر آیا ساتون کے بدنون پر لرزہ آگیا اور نیم مردہ
ہوگئے یہان تک کہ حضرت کے قریب جانا مشکل ہوگیا آخر قدم چومے اور ساتون
قدمون پر گر پڑے آپ نے فرمایا کہ ای نادان تم آتش پرستی کرتے ہو خداے عزوجل کو
کیون نہین پوجتے کہ اپنے مقصد کو پہنچو انھون نے عرض کی کہ حضرت ہمکو آتش

Marfat.com
Marfat.com

دوزخ کا بہت خوف ہی اسواسطے آگ کو پوجتے ہین خواجہ صاحب نے فرمایا کہ آگ کا کیا مقدور ہی
کہ بلا حکم خالق کچھ کر سکے شامیون نے کہا کہ یا حضرت آپ جو خدا کی بندگی کرتے ہین تو آپ
کیا آگ نہین جلاویگی حضرت نے فرمایا کہ معین الدین کی جوتی کو بھی نہین جلا سکتی ہے پھر
فرمایا کہ نعلین مبارک کہ عزت تاج سکندر و کسری و خاقان تھی آگ مین ڈال دی حکم سے
نعلین گرم تک بھی نہ ہوئی اور ایک آواز غیب سے آئی کہ سب حاضرین نے سنی کہ آگ کی
کیا مجال ہی کہ ہمارے دوست کی نعلین جلا سکے الغرض شامیون نے جو یہ کرامت دیکھی
صدق دل سے ایمان لائے اور حضرت کی خدمت مین رہنے لگے چند روز مین ولی کامل
ہوگئے نقل ہی کہ جو کافر آپ کا روئے مبارک دیکھتا تھا وہ مسلمان ہوجاتا تھا چنانچہ
شہر اجمیر مین کوئی کافر آپ کی برکت سے باقی نہ رہا کہ مسلمان نہ ہوا ہو نقل ہی کہ ایک دن آپ نے
فرمایا کہ علامت شناخت خداے تعالے کی تحقیق خلق سے ہی اور معرفت کے مقام مین
خاموش تھا اور فرمایا کہ جو مین اپنے پوست سے باہر آیا عاشق و معشوق و عشق کو ایک
دیکھا یعنی جو عالم وحدت مین پہونچا سبکو ایک پایا اور یہ بھی فرمایا کہ مرید تحقیق فقر کا اُسوقت
کہ عالم فانی مین باقی رہے اور مرید ثابت اُس وقت ہوتا ہی کہ بیس برس تلک کوئی گناہ
اُسکا کراماً کاتبین نے نہ لکھا ہو اور ارشاد فرمایا کہ حاجی خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہین اور
عارف اپنے دل مین گرد عرش کے حجاب عظمت کا طواف کرتے ہین اور فرمایا کہ مین نے
مدت تلک خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اب مدت سے خانہ کعبہ میرا طواف کرتا ہی اور فرمایا
کہ جسوقت دوزخ عرصہ محشر مین آویگی تو تمام عرصہ قیامت جلنے لگیگا اُسکے بچاو کے
واسطے وہ بندگی خداوند تعالے جل شانہ کی کرنی چاہیے کہ بہتر اُس سے کوئی طاعت نہین
اور وہ طاعت یہ ہی کہ درماندگان کی فریاد سننا اور عاجزون اور بیچارون کی حاجت
روا کرنا اور بھوکون کو کھلانا اور پیاسون کو پلانا اور جو کوئی یہ خصلت اختیار کرے
حق تعالے اُسکو دوست رکھیگا اول سخاوت مثل دریا کے دوسرے شفقت مانند

آفتاب کے تسبیح ... ہر رنگ زمین کے اور فرمایا کہ نشان محبت کا یہ ہے کہ مثل
تیغ کے ہو اور فرمایا کہ عارفون کا ایک مرتبہ ہے کہ جب اس مرتبہ کو پہونچتے ہین تمام عالم
اور جو کچھ عالم مین ہے دو انگشت مین دیکھتے ہین اور فرمایا کہ کمتر رتبہ عارف کا یہ ہے کہ صفات
خداوندی اسمین ہو اور کمال درجہ عارف کا محبت مین یہ ہے کہ جو کوئی اسپر دعوی کرے
تو وہ اسپر شفقت ایسے اور کرامت سے ملزم بنائے نقل ہے کہ خواجہ صاحب نے دو مرتبہ
حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی
قدس سرہ السامی سے ملاقات کی اول مرتبہ مین کہ حضرت پیران پیر دستگیر نے خواجہ صاحب کے
حق مین دعا کی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ شخص مقتدائے مشائخ اور اولیائے کبار سے ہوگا کہ بہت
اسکے فیض سے منزل قرب الہی کو پہونچینگے دوسری مرتبہ کہ خواجہ صاحب کوہ جودی پر
تشریف لے گئے تھے وہان چند روز صحبت کا اتفاق ہوا اور ساتھ کلمہ و کلام کے مشغول ہوئے
اور خواجہ صاحب نے کہا کہ یا حضرت سخن معرفت الہی سے کچھ بیان کیجیے حضرت غوث الثقلین نے
فرمایا کہ ان باتون کے واسطے تخلیہ درکار ہے اسرار الہی اسطرح عیان نہ کرنا چاہیے خواجہ صاحب نے
کہا کہ تخلیہ مین جانا دو سبب سے مجکو مانع ہے اول یہ کہ مبادا یہ خبر حضرت پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونی
کو پہونچے اور انکو خیال دیگر ہو دوسرے یہ کہ یہ جماعت کہ موجود ہے دو حال سے خالی نہین ہے یا
محرم یا نامحرم اگر واقف ہے تو محرم سے حجاب کیا اور اگر نامحرم ہے تو سخن معرفت سے یہ لوگ
بھی آگاہ ہو جاوینگے کلمہ حق انسے دریغ نکرنا چاہیے اور اگر محض نامحرم ہین تو نکات معرفت
کو کیا سمجھینگے حضرت غوث الثقلین اس گفتگو کو سنکر خاموش ہو رہے اور کچھ جواب نہ پایا پھر
خواجہ صاحب نے جیلان مین ایک حجرہ تیار کرایا اور اسمین معتکف ہوئے کہتے ہین کہ ابتک وہ
حجرہ برقرار ہے اور وہان کے آدمی اسکی زیارت کرتے ہین اور حضرت خواجہ سادات
حسینی سے ہین اور حضرت غوث پاک آپکے بھانجے ہین اور نسب حضرت کا حسنی اور
حسینی ہے اور کل ولی اللہ کے دوش پر آپکا قدم ہے تاج اصفیا ہین اور ابتک تصرف

Marfat.com
Marfat.com

جیساکہ زندگی مین جاری تھا برقرار ہی اوصاف آپکے ہژدہ ہزار عالم مین آفتاب کی طرح
روشن ہین حاجت بیان نہین عمر شریف اکیانوے یا بانوے سال کی تھی اور ۵۳۷ ہجری مین
تولد ہوئے اور ۶۳۳ ہجری مین انتقال فرمایا تاریخ وفات معشوق الٰہی ہی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحق حضرت غوث پاک کے مجھے منزل مقصود دکھا نقل ہی کہ ایک عورت آپکے پاس
فریاد کرتی ہوئی آئی کہ یا حضرت میرے فرزند کو حاکم شہر نے بے قصور سولی دیدیا آپ اسوقت
وضو کر رہے تھے آپنے فرمایا کہ پھر بیان کر اس عورت نے مکرر عرض کی آپنے عصا ہاتھ مین لیا
اور اُسکے ہمراہ ہوئے تمام خادم اور مردمان شہر یہ حال سنکر ہمراہ حضرت کے ہولیے اور سب کی
کی زبان پر یہ ہی تھا کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی آخر حضرت قریب اُسکی نعش کے پہونچے
اور دیر تک اُسکی جانب نگاہ کرتے رہے بعدہ سر اُس مقتول کا تن سے ملا کر ارشاد کیا
کہ اے مظلوم اگر تجھکو بے گناہ مارا ہی تو بحکم خداے جان آفرین کے زندہ ہو اور عصا اُسکی
گردن پر رکھا فوراً وہ شخص کلمہ پڑھکر کھڑا ہوگیا آپنے اُسکی مادر کے حوالہ کیا اور خانقاہ کو
تشریف لائے اور فرمایا کہ بندہ کو خداے عزوجل سے اسقدر نسبت ہونا ضرور ہی آپ
یہان سے ذکر تشریف آوری ہندوستان کا کہ آپ کے قدوم میمنت لزوم سے ظلمات کفر مین
چراغ اسلام روشن ہوا اور راجہ جیپال کا بیان ہوتا ہی نقل ہی کہ جب حضرت اپنے
پیر روشن ضمیر سے رخصت حاصل کرکے اطراف عالم مین رخصت فرما ہوئے اور سفر اختیار کیا
جہان پر آپ پہونچتے وہان قبرستان مین قیام فرماتے اور جہان شہرت ہوتی وہان سے
آپ خفیہ چلے جاتے کہ کوئی شخص خبردار نہوتا تھوڑے دنون مین کعبہ شریف تشریف لیگئے اور
وہان سے مدینہ منورہ پہونچے اور ریاضت شاقہ اختیار کی زیارت روضہ حضرت پیغمبر خدا
صلعم سے مشرف ہوئے اور چند روز اقامت کی ایک روز روضہ منورہ سے آواز آئی کہ الدین
کو حاضر کرو خادمون نے جستجو کی اور معین الدین کہکر پکارا وہان اس نام کے بہت آدمی تھے
خادمون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہان اس نام کے بہت لوگ ہین کوئی خاص نشان

اُس شخص کا ارشاد ہوا پھر ندا آئی کہ معین الدین چشتی کو حاضر کرو خادمون نے پھر تفحص کیا اور خواجہ صاحب
کو روضۂ منورہ مین پایا اُسوقت حضرت کا عجب حال تھا نالان اور گریان صلوٰۃ پڑھتے ہوئے
قریب روضۂ اطہر کے دست بستہ کھڑے ہوئے آواز آئی کہ قریب آؤ اے قطب المشائخ حضرت
حال وجد مین اندرون گئے اور جمال جہان آرائے اُس سرور کائنات مفخر موجودات رحمت
عالمیان محبوب سبحان رسول مقبول صلعم سے مشرف ہوئے (چاہتے ہین جسکو بلاتے ہین
یون دولت دیدار دکھاتے ہین) اور ارشاد ہوا کہ اے معین الدین تو خاص ہمارا دین ہے اور
معین دین ہے اب تجکو لازم ہے کہ طرف ہندوستان کے جا اور وہان ایک شہر اجمیر ہے اُس
جگہ فرزند ہمارا سید حسین نام بہ نیت جہاد گیا ہے اب اُسکو کفارون نے شہید کر ڈالا اور
شہر مین بدستور کفر جاری ہو گیا تیرے سبب سے پھر وہان شمع اسلام روشن ہوگی اور
کفار غارت ہونگے اور حضور نے ایک انار خواجہ صاحب کے روبرو کیا اور فرمایا کہ اسکو
دیکھکر تجکو معلوم ہو جاوے کہ وہ کون سا شہر ہے خواجہ صاحب نے اس انار مین اجمیر کو
دیکھا تمام وکمال نظر آیا پس حضرت خواجہ نے فاتحہ خیر پڑھی اور اُس درگاہ معظم سے امداد لیکر
اور رخصت ہوکر متوجہ اقلیم ہندوستان کے ہوئے چالیس آدمی آپ کی ہمراہی مین تیار ہوئے
بعد قطع منازل ہندوستان مین داخل ہوئے ہر چند راجہ اجمیر نے منجمان کے کہنے سے
اطراف مین بنام حکام حکمنامہ جاری کردیے تھے کہ اس صورت کا درویش اگر وارد ہو تو
اُسکو ہلاک کرنا لیکن آپ مع چالیس خدام کے علانیہ تشریف لائے اور کوئی متعرض نہوا
اور آپ اجمیر مین داخل ہوئے اور باہر شہر کے ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اُسی جگہ
راجہ کے اونٹ کھڑے ہوتے تھے اور یہ راجہ پتھورا کا بیٹا تھا اور بخطاب مہاراجہ
مشہور تھا ساربان وہان اونٹ لائے اور جماعت درویشان کو دیکھکر گھبرائے ایک نے
درویشون سے کہا کہ تم یہان کسکے حکم سے ٹھہرے ہو یہان سے چلے جاؤ کہ یہ مہاراجہ کے
اونٹ بندھنے کی جگہ ہے یہان سے بستر اُٹھاؤ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اچھا

Marfat.com
Marfat.com

ہم جانتے ہین تمھارے اونٹ یہان نہ بیٹھینگے یہ فرماکر اوپر حوض اناساگر کے تشریف لیگئے اور گرد اُس تالاب کے بتخانے بہت تھے اُنکے قریب آپنے مقام کیا اور وہان جسوقت راجہ کے اونٹ آئے سب کے سب بیٹھ گئے حالانکہ ایک رات اور ایک دن گذر گیا اور وہ اونٹ نہ اُٹھے اُسوقت ساربانون نے راجہ سے کہا راجہ نے ساربانون کو سمجھایا کہ تم لوگ درویشون کے پاس جاؤ اور منت و سماجت کرو اُنکی ہی دعا سے یہ بیٹھ گئے ہین اور اُنکی ہی دعا سے کھڑے ہونگے ہم اس امر مین کچھ کر نہین سکتے آخر ساربان حضرت کی خدمت فیضدرجت مین گئے اور اظہار عجز و انکساری کیا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جسکے حکم سے بیٹھ گئے تھے اُسی کے حکم سے کھڑے ہوجاوینگے ساربان نے آکر جو دیکھا تو سب اونٹ کھڑے ہین یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی کافرون نے ہجوم کرکے راجہ کو بہکایا کہ یہ درویش متصل بتخانہ کے قیام پذیر مین انکا رہنا وہان مناسب نہین کہ ہمارے مذہب کے برخلاف ہین راجہ نے اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ درویشون کو وہان سے اُٹھا دیوین جسوقت وہ لوگ حضرت کے قریب گئے اور الفاظ سخت کہنے لگے حضرت نے تھوڑی خاک اُٹھا کر اور اُسپر آیت الکرسی پڑھکر اُنکی جانب پھینکی کچھ آدمی تو خشک ہوکر رہگئے کچھ دیوانہ وار اِدھر اُدھر بھاگنے لگے اور بعضے مقہور ہوکر راجہ کے پاس گئے دوسرے روز رام دیو مہنت ایک جماعت کثیر ہمراہ لیکر حضرت پر یورش لایا جسوقت قریب پہونچا لرزہ سب کے بدنون پر پڑا حتی کہ رام دیو قدمبوس ہوا اور صدق دل سے اسلام لایا آپنے ایک قدح پانی بھر کے اور اوش کرکے رام دیو کو دیا اُسکے پیتے ہی رام دیو کا دل مثل آئینہ صاف ہوگیا اور انوار ربانی نے اُسکے سینہ مین تابش کی پھر تو رام دیو نے اُس جماعت کو مارنا شروع کیا اور چوب و سنگ ہر طرف سے لاکر سماندان کو ہلاک کرنے لگا خواجہ صاحب نے جو یہ خدمت اُسکی ملاحظہ کی تو شادی دیو اُسکا نام رکھا راجہ نے جو یہ کرامت حضرت کی دیکھی تو سبکو جمع کرکے کہا کہ یہ درویش بڑا جادوگر ہے جیتک

کہ کوئی جادوگر ایسے رتبہ کا نہ آویگا اس سے بازی نہ لیجاویگا آخر جیپال جادوگر کو کہ تمام ہند
مین مشہور تھا طلب کیا جیپال ڈیڑھ ہزار چیلہ ہمراہ لیکر حاضر ہوا اور ہر ایک اسکے چیلون سے
جیپال ثانی تھا راجہ کے پاس آگئے اور راجہ سے اجازت لیکر بمقابلہ اس شیرخدا روانہ ہوئے
جسوقت سامنے گئے حضرت نے تازہ وضو کیا اور ایک خادم کو عصاے مبارک پاکر چہار طرف
فرودگاہ کے خط حلقہ کھینچے کہ جیپال کا جادو اندر اس احاطے کے اثر نہ کرے جبکہ گروہ اشقیا نے
اُس خط کے اندر قدم رکھا سنہ کے بل اوندھے گرے آخر تالاب اناساگر پر قیام کیا اور پانی
چشمہ کا خدام ذوی الاحترام پر بند کیا حضرت نے شادی دیو سے فرمایا کہ جسطرح ممکن ہو ایک
قدح پانی کا اس تالاب مین سے لاوے حکم بجالایا اور قدح لیکر کنارے اُس تالاب کے گیا اور
قدح کو پانی سے بھرا کل پانی اُس تالاب کا اُس قدح مین آگیا اور تالاب مین ایک قطرہ
پانی کا نرہا جسقدر خرچ پانی کا تھا اُس قدح سے صرف ہوتا تھا اور بدستور لبالب رہتا تھا
اُدھر لشکر جیپال تشنگی سے جان بلب ہونے لگا بلکہ اکثر مرگئے آخر جیپال قریب خط دائرہ
کے آیا اور عرض کیا کہ بندگان خدا پر یہ تکلیف گوارا نہ چاہیے آپ فقیر ہین آپ کو تو رحم چاہیے
حضرت نے شادی دیو سے فرمایا کہ اس قدح کو تالاب مین ڈال آو شادی دیو نے ویسا ہی کیا
تالاب بدستور بھر گیا پھر جادوگرون نے جادو کرنا شروع کیا ہزارون سانپ پہاڑ مین سے
نکلنے لگے اور خط دائرہ پر سر رکھکر مردہ کی صورت ہوگئے جب جیپال نے دیکھا کہ یہ جادو
کام نہ آیا تو آگ آسمان سے برسانی شروع کی اور اسقدر آگ برسائی کہ انبار اخگرون کے
اُس جنگل مین ہوگئے اور ہزارون درخت جلکر خاکستر ہوگئے لیکن اندرون دائرہ کے
ایک چنگاری بھی نہ آئی جب جیپال اس جادو سے بھی مایوس ہوا تو پوست آہو پر بیٹھکر
آسمان کی طرف اُڑا حضرت نے جو یہ امر ملاحظہ فرمایا اپنی نعلین سے ارشاد کیا کہ تو بھی اُڑ
اور جیپال کو کفش کاری کرتی ہوئی لا آخر نعلین بھی اُڑی اور جیپال کے سر پر لگنی
شروع ہوئی یہان تک لگی کہ اسکی ضرب سے سر ورم کر آیا آخر جیپال کو کہین جا کے

Marfat.com
Marfat.com

اس نے بلی ناچار خواجہ صاحب کے قدموں پر آکر گرا اور عجز وانکسار کیا حضرت نے کفش کو منع فرمایا
جیپال یہ کرامت دیکھکر مسلمان ہوا اور صدق دل سے کلمۂ شہادت پڑھا حضرت نے فرمایا
کہ جیپال کیا چاہتا ہی التماس کیا کہ قیامت تک زندہ رہوں آپ نے دعا کی خداوند تعالی نے
قبول فرمائی آپ نے فرمایا کہ تو نے عمر دائمی پائی لیکن نگاہ خلق سے پوشیدہ رہیگا چنانچہ مشہور ہی
کہ جیپال ابتک زندہ ہی اور ہر پنجشنبہ کو زیارت مین آتا ہی اور بموجب خواہش کے ہیزدہ ہزار
عالم سیر منکشف ہوگئے جب یہ خبر راجہ کو پہونچی شل شادی دیو کے جیپال سے بھی مایوس ہوا
اور شرمندگی سے وہان نہ ٹھہرا اور شہر کو واپس چلا گیا اور پھر کسیطرح متعرض نہوا بعد
تھوڑے دنوں کے حضرت نے مکان سکونت شہر مین تجویز کیا اور جہان اب روضۂ منورہ ہی
وہان قیام فرمایا اور راجہ کو نصیحت مشفقانہ سے دعوت اسلام کی لیکن اُس بدبخت نے
قبول نکیا قطعہ کب سیاہی سپید ہوتی ہی + لاکھ دھویا کرے اُسے کوئی + ماش کے
تخم سے ہو گندم + گرچہ بویا کرے اُسے کوئی + فرمایا کہ تجکو لشکر اسلام قتل کریگا چنانچہ
اُسی عرصہ مین حضرت سلطان شہاب الدین کو خواب مین آگاہ کیا اور وہ آیا اور زندہ
گرفتار کیا اور دہلی واجمیر کو فتح کرکے ڈُہل اسلام بجایا اور پھر راجہ کو قتل کیا نقل ہی کہ
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے فرمایا کہ جب تک بندہ بیچ خدمت حضرت پیر و مرشد کے
رہا کبھی آپ کو کسی پر غصہ ہوتے نہ دیکھا البتہ ایکبار کہ حضرت کہین تشریف لیے جاتے تھے
کہ ایک خادم شیخ علی آپ کے ساتھ تھا اُسکو ایک شخص نے آکر بُرا کہنا شروع کیا اور دامن
اُسکا پکڑ لیا حضرت نے فرمایا کہ تو نے اسکا دامن کیون پکڑا اُسنے عرض کی کہ اسپر میرا
قرض چاہیے وہ نہین دیتا ہی آپ نے ارشاد کیا کہ اب تمکو دیدیگا اُس شخص نے نمانا آپ کو غصہ آیا
اور چادر زمین پر ڈالدی اور کہا کہ جسقدر قرضہ ہی اسکے نیچے سے لے لے مگر زیادہ نہ لینا
اُس شخص نے چاہا کہ کچھ اپنے قرضے سے زیادہ لے کہ اُسکا ہاتھ خشک ہوگیا فریاد کرنے لگا
کہ میری توبہ ہی مین نے اپنا قرضہ بھی چھوڑا پھر ایسی خطا نہ ہوگی حضرت کو رحم آیا اور قصور اُسکا

Marfat.com
Marfat.com

معاف کیا اور ہاتھ اُسکا اچھا ہوگیا نقل ہے کہ ایک شخص حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور اشتیاق قدمبوسی ظاہر کیا آپنے فرمایا کہ تو جو وعدہ کرکے آیا ہے اُسکو ایفا کر وہ شخص کانپنے لگا اور عرض کیا کہ فلان شخص نے مجکو آپکے مارنے کے واسطے بھیجا تھا میرا قصور معاف فرمایئے مرید ہوا اور مدت العمر خدمت مین رہا حاضرین نے اُس شخص کا نام دریافت کیا آپنے فرمایا کہ ہرگز اُسکا نام ظاہر نکرنا ہمارے دین مین پردہ پوشی کا حکم ہے نقل ہے کہ حضرت کی دو بیبیان تھین ایک کا نام عصمت کہ دختر سید وجیہ الدین عم سید حسین خنگ سوار تھین اور دوسری امۃ اللہ کسی راجہ کی بیٹی تھین اور اہلیہ اول سے تین فرزند تولد ہوئے خواجہ ابو سعید و خواجہ فخر الدین و خواجہ حسام الدین قدس اللہ سرہم العزیز اور یہ جو مشہور ہے کہ حضرت لاولد تھے غلط ہے کسواسطے کہ حضرت حمید الدین ناگوری سے نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ پہلے جو کچھ ارادہ ہوتا تھا بلا دعا کے حاصل ہوتا تھا اور جبسے اولاد ہوگئی بعد دعا کے حصول ہوتا ہے حمید الدین نے عرض کی کہ بجا ہے جب تک حضرت عیسیٰ پیدا نہ ہوئے تھے تو بی بی مریم کو میوہ غیر فصلی ملتے تھے اور جب حضرت پیدا ہوئے تو حکم ہوا کہ درخت خرما سے خرما توڑ خواجہ نے یہ سنکر تبسم فرمایا اور کہتے ہین کہ عمر خواجہ ابو سعید کی پچاس برس کی تھی اور اُنکے دو فرزند تھے اور خواجہ فخر الدین بہت بزرگ اور صاحب نعمت تھے اور بعد انتقال خواجہ صاحب کے بیس برس تک زندہ رہے اور عمر اُنکی ستر برس کی ہوئی اور اُنکے پانچ فرزند تھے اور قصبہ سروار مین کہ اجمیر سے تولہ کوس ہے انتقال فرمایا اور وہین دفن ہوئے اور خواجہ حسام الدین پسر خورد غائب ہوگئے اور جہل ابدال مین شامل ہوئے اور جب وہ غائب ہوئے تھے تو پینتالیس برس کی عمر تھی اور اُنکے سات فرزند تھے اور منجملہ اُنکے خواجہ حسام الدین سوختہ بہت صاحب کرامت تھے اور حضرت نظام الدین اولیا کے مصاحب تھے قبر اُنکی قصبہ سایرہ مین کہ اجمیر سے مغرب کی جانب ہے موجود ہے اور اہلیہ دوسری کہ دختر راجہ دکن کی تھین کہ ایک شخص

جہاد سے لوٹ مین لایا تھا اور حضرت کے نذر کیا تھا اُنسے صاحبزادی بی بی حافظ جمال تولد
ہوئین کہ صاحب کرامت تھین اور حضرت نے خرقہ خلافت کا اُنکو عطا فرمایا تھا بہت عابدۂ زاہدہ
چنانچہ ہزار با مستورات اُنکی توجہ سے مقام قرب کو پہونچین اور دو صاحبزادے بھی دوسری
بی بی سے پیدا ہوئے تھے لیکن حالت شیرخوارگی مین انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
اور حضرت خواجہ کے خلیفہ بے شمار تھے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و خواجہ فخر الدین و شیخ
حمید الدین ناگوری و شیخ وجیہ الدین و شیخ حمید الدین صوفی و خواجہ برہان الدین و شیخ احمد
و شیخ محسن و خواجہ سلیمان و شیخ شمس الدین و خواجہ حسن خیاط و جیپال جوگی المعروف بہ
عبد اللہ و شیخ صدر الدین و بی بی حافظ جمال و شیخ محمد ترک و شیخ علی سنجری و خواجہ یادگار
سبزواری و خواجہ عبد اللہ بیابانی و شیخ قبا کہ اُنکے واسطے حضرت نے دعا کی تھی کہ عزیز
خلق ہوگا چنانچہ بول و براز اُنکا مخلوق تبرک سمجھکر لیجاتے تھے اور اُسمین خوشبو
مثل مشک ہوتی تھی و شیخ وحید و سلطان مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور سلطان مسعود
غازی وہ نہین ہین کہ بہرایچ مین آسودہ ہین یہ صاحب اور ہین نقل ہی کہ جب حضرت شیخ
اس جہان فانی سے انتقال فرمایا بعد نماز عشا کے دروازہ حجرہ کا بند کرلیا اور سبکو منع کردیا
کہ کوئی نہ آوے خادمان نے صبح تک آواز پاے مبارک کی سُنی کہ گویا کوئی وجد مین ہے آخر
شب وہ صدا موقوف ہوئی اور جب وقت نماز کا ہوا ہر چند دستک دی کچھ جواب نہ آیا
ناچار دروازہ کھولا دیکھا کہ حضرت رحمت حق مین شامل ہوئے اور اُس رات کو بہت
ولی اللہ نے عالم رویا مین حضرت رسالت پناہ کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ ہم واسطے
استقبال محبوب خدا معین الدین کے ہم آوینگے اور حضرت کی پیشانی پر جلی نور سے لکھا
کرمات حبیب اللہ فی حب اللہ ولادت باسعادت آپکی بیچ سال [illegible]
اور وفات اُس جامع کمالات کی روز دوشنبہ چھٹی ماہ رجب [illegible] مین
بیچ عہد سلطنت سلطان شمس الدین التمش کے واقع ہوئی روضہ منورہ اجمیر مین دا[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

پہلے مقبرہ خواجہ حسین ناگوری نے تیار کرایا تھا پھر بادشاہان دہلی نے اور وجہ تسمیہ اجمیر کی یہ ہی کہ
اجا نام راجہ تھا اسکے نام سے یہ شہر آباد ہوا ہی و نیز بمعنی آفتاب و میر بمعنی کوہ اور کثرت زبان سے
اجمیر ہو گیا تاریخ وفات حضرت خواجہ صاحب کی خواجہ حی ہی ۶۳۳ اور حروف ملفوظی سے وہ ہی
فقرہ تاریخ ہی کہ جو غیب سے پیشانی مبارک پر تحریر تھا مات حبیب اللہ فی حب اللہ اسمین ۶۳۳
دو الف اللہ کہ زائد ہین اور دو لام اللہ کے نکالنے سے بے کم و کاست تاریخ ہی ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ خداوند کریم نے ملفوظی تاریخ لی ہی اور یہ قاعدہ کے قرین ہی سبحان اللہ

بیان حضرت قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ السامی

یہ حضرت اکابر اولیاے کامل اور اصفیاے عاجل سے تھے صاحب کشف و کرامت و مستجاب الدعوات
تھے اس رتبہ عظیم کا ولی بعد حضرت ہند الولی کے دوسرا نہین ہوا حالات حضرت کے اظہر من الشمس
محتاج بیان نہین اسواسطے اوصاف اس جامع کمالات کے لکہنا دریا کو کوزہ مین بند کرنا ہی
آپ کو راگ سننے سے بہت ذوق تھا ہر وقت حالت استغراق مین رہتے تھے جو کچھ زبان مبارک
سے فرماتے وہ ہوتا خرقہ فقر و ارادت کا حضرت خواجہ معین الدین چشتی سے حاصل کیا
اصل آپ کی سادات اوس سے تھی کہ قصبات ماوراء النہر سے ہی سید حسینی تھے اور نسب آپ کا چند واسطہ
سے ساتھ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے پہونچتا ہی اس طریق سے کہ خواجہ قطب الدین
بختیار اوشی بن سید کمال الدین بن سید موسی بن سید احمد بن سید کمال الدین بن سید محمد بن
سید احمد بن سید اسحاق بن سید احسن بن سید معروف بن سید احمد حسینی بن سید رضی الدین
بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم نقل ہی کہ جب
عمر حضرت خواجہ کی ڈیڑھ سال کی ہوئی تو آپ کے پدر بزرگوار نے اس جہان
بے ثبات کے سے طرف عالم بقا کے رحلت فرمائی اور آپ کی والدہ ماجدہ نے کمر ہمت و تعین سایہ عاطفت مین
پرورش کیا جب پانچ برس کے ہوئے تو آپ کی والدہ نے ایک ہمسایہ کو بلا کر کہ وہ آدمی صالح تھا
خواجہ کو حوالہ کیا اور فرمایا کہ کسی معلم کے اسکو سپرد کر دے کہ علوم ظاہری و باطنی کی اسکو

Marfat.com
Marfat.com

تعلیم کرے وہ شخص خواجہ کو لیگیا راہ مین ایک ولی اللہ سے ملاقات ہوئی اُنھون دریافت کیا
کہ اس لڑکے کو کہان لیے جاتے ہو اُس ہمسایہ نے بیان کیا کہ کسی معلم کے سپرد کرونگا اُن ولی اللہ نے
کہا کہ اس لڑکے کو میرے حوالہ کرو کہ مین ایسے معلم کے حوالہ کرونگا کہ علوم ظاہری و باطنی مین بے نظیر ہو
صالح نے اُنکے سپرد کر دیا وہ شیخ ابو حفص اوشی قدس سرہ کی خدمت مین لیگئے اور فرمایا کہ حکم
احکم الحاکمین اسطرح ہی کہ اس طفل کو ساتھ سی موفورہ کے علوم ظاہری و باطنی سے مستفیض کرو
شیخ ابو حفص نے قبول کیا اور تعلیم خواجہ مین متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای طفل عجب بختیار ہی تو کہ خضر
علیہ السلام نے تجکو میرے سپرد کیا ہی اور حکم خدا تیرے واسطے ایسا ہی ہی چنانچہ چار روز مین آپ نے
قرآن شریف حفظ کر لیا اور تھوڑے دنون مین کل علوم ظاہری و باطنی سے ماہر ہو گئے اور علم لدنی
کی جستجو کرنے لگے یہانتک کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی خدمت مین پہونچے اور مرید ہوگئے
سترہ برس کی عمر مین خرقۂ خلافت حاصل کیا اور حسب الارشاد پیر روشن ضمیر کے قطب دہلی ہوگئے
اور دہلی مین تشریف لائے اور ہدایت خلق مین مشغول ہوئے **نقل** ہی کہ آپ کی والدہ نے
فرمایا کہ جب خواجہ شکم مین تھے اور مین واسطے نماز کے وقت تہجد اُٹھا کرتی تو آپ حرکت
کرتے اور آواز ذکر کی سینے مین آتی اور ایک پہر تک یہی حال رہتا اور جب چار برس کے
ہوئے تو آپ کو خواجہ معین الدین چشتی کی خدمت مین لیگئے خواجہ صاحب نے ایک تختی
آپ کو دی اور کہا کہ اسپر کچھ لکھو اُسوقت غیب سے آواز آئی کہ ای معین الدین توقف کر
قاضی حمید الدین ناگوری آتا ہی وہ ہمارے قطب الدین کو تعلیم کریگا اور تجھسے کسب کمالات
اور حصول نعمت کریگا خواجہ نے تختی ہاتھ سے رکھدی اس اثنا مین قاضی حمید الدین کو
بشارت ہوئی کہ جلد جا اوش مین قطب الدین کو تعلیم کر حسب الحکم خداوند عالم قاضی حمید الدین
اوش مین داخل ہوئے اور مجلس خواجہ مین پہونچے اور تختی ہاتھ مین لیکر کہنے لگے کہ قطب الدین
اسپر کیا لکھون آپ نے فرمایا کہ لکھ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً الی آخرہ قاضی نے
کہا کہ یہ پندرھوین سیپارہ کی آیت ہی حضرت نے فرمایا کہ والدہ ماجدہ پندرہ سیپارہ کی

Marfat.com
Marfat.com

حافظ ہین جب وہ یاد کیا کرتی تھین تو مین شکم مادر مین اُسکو سنکر یاد کرتا تھا چنانچہ پندرہ
سیپارہ مجکو یاد ہین قاضی نے کہا کہ پڑھو آپنے اُسی وقت پڑھکر سنا دیے حالانکہ چار برس
کی عمر تھی قاضی نے سبحان الذی لکھکر کہا کہ قطب الدین پڑہو آپنے بسم اللہ کر کے سبق شروع کیا
یہانتک کہ چار روز مین سارا قرآن ختم کیا اور حافظ قرآن ہوگئے پہلی روایت مین جو لکھا ہے
کہ شیخ ابو حفظ نے پڑھایا وہ روایت اسطرح پر ہے کہ بعد جانے قاضی حمید الدین کے شیخ موصوف
نے باقی تحصیل تمام کرائی کیونکہ قاضی حمید الدین نے بعد شروع کرانے اور ختم کرانے قرآن شریف
کے کہا کہ بابا تو خدا کا دوست ہے تجکو خود خدا تعلیم کرتا ہے تجھے حاجت اُستاد کی نہین ہے چنانچہ
قاضی اُسی وقت رخصت ہوئے پھر حضرت تحصیل سے فارغ ہوکر خدمت سراپا برکت
حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری مین رہے اور تحصیل علم لدنی مین مصروف ہوئے
جب جذبہ عشق آلہی دل مین جلوہ گر ہوا اور ولولہ محبت آلہی نے یہانتک دل مین اثر کیا
کہ ہر وقت حالت جذب نمایان تھی وہانسے بغداد تشریف لیگئے اور مسجد امام ابو لیث مین
کہ خواجہ صاحب رونق افروز تھے قدمبوس ہوئے اور اُس مجلس مین حضرت شیخ شہاب الدین
سہروردی اور شیخ اوحد الدین کرمانی اور برہان الدین چشتی اور شیخ محمد اصفہانی کہ
ہر ایک اولیاے عظام سے تھا موجود تھے ہر ایک نے نعمت اور برکت عنایت کی
پس تھوڑے زمانہ مین کام آپ کا مرتبہ اعلے پر پہونچا اور نظر تربیت پیر روشنضمیر سے درجہ
کمال کو پہونچے اُسوقت عمر حضرت کی سترہ برس کی تھی ہنوز ریش مبارک بھی نہین
نکلی تھی کہ خرقہ خلافت کا خواجہ حسن سنجری نے عنایت کیا اور وجہ خلافت کی یہ ہوئی
کہ خواجہ قطب الدین نے اور خواجہ معین الدین نے چالیسواں روز حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو معائنہ مین متواتر دیکھا اور دوسرے مشائخ بھی حضور کے ہمراہ تھے
حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اے معین الدین قطب الدین دوست خدا کا ہے اسکو
خرقہ خلافت کا دے بحکم ایزدی سے ولایت دہلی اُسکے تصرف مین آئی ہے وہان روانہ کر

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ دہلی مین تشریف لائے حال اسکا آیندہ مرقوم ہوگا اب بیان کچھ ذکر
قاضی حمید الدین ناگوری کا بیان ہوتا ہی کہ بیچ مقدمہ راگ کے مناقشے درمیان مین آئے اور
برہان چشتیونکی ظاہر ہوئی اُسکا اظہار کیا جاتا ہی کہ ایک روز حضرت قاضی حمید الدین ناگوری
جو دہلی مین تشریف لے گئے تو ایک جنگل مین مرغ طوطلس کہ جسکو ققنس کہتے ہین نظر آیا
اُسکی منقار مین بارہ سو سوراخ ہین اور جب مست ہوتا ہی تو ہر ہر سوراخ مین اُسکے
آوازین مختلف پیدا ہوتی ہین قاضی حمید الدین نے جو وہ صدا ہاے دلکش استماع
کین تو مست اور بیخود ہو گئے ہر چند کہ مرید حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے
تھے لیکن اثر صحبت خاندان چشت کا غالب آیا دیر تک اسی ذوق مین رہے اسی عرصہ
مین حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اے حمید الدین یہ راگ کہ تو نے
سنا پہلے بھی مشائخ کبار اور اولیاے نامدار نے سنا ہی اور جائز رکھا ہی اور شیخ جنید بغدادی
نے جو اس قسم کے یاران طریقت نہ دیکھے تو انھون نے موقوف رکھا قاضی نے کہا کہ اے خواجہ
مجکو ذوق راگ کا نہایت ہی اگر اسوقت کہین قوال دستیاب ہون تو مین راگ سنون
خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے حمید الدین جسوقت سے کہ جنید بغدادی نے راگ ترک کیا ہی
جو کوئی سنتا ہی اُسکو دار پر کھینچتے ہین اور قوالون کا روزینہ خلیفہ وقت نے بیت المال سے
مقرر کر دیا ہی تا کسی مجلس مین نہ گاوین لیکن خواجہ جنید بغدادی کے خواجہ ناصر الدین ابی یوسف
چشتی اور خواجہ حاجی شریف زندنی نے راگ بہت سنا ہی اور کیسی یہ طاقت نہوئی کہ انکو منع کرتا
اور اس زمانہ مین خواجہ عثمان ہارونی سنتے ہین اور سوا اُنکے کیسی کی طاقت نہین کہ کسب
اس امر کا ہو کیونکہ اکثر عالمون کو اُنھون نے ملزم کیا ہی اور عالمون نے انکار سے سکوت کیا ہے
تو پھر قاضی نے جو یہ حال سنا تو خاموش ہوئے اور شہر مین آئے اور بازار سے سات طوائف
خریدے اور اُنکو غزلین یاد کرائین چنانچہ تھوڑے عرصہ مین وہ خوب گانے لگے یہ خبر شہر
مین مشہور ہوئی قاضی سعد الدین اور قاضی منہاج اور قاضی عماد اور مبارک غزنوی اور

Marfat.com
Marfat.com

مولانا حمیدالدین وغیرہ بر سر ممانعت آئے اور طعن اور تشنیع کرنے لگے اور کہنے لگے کہ قاضی حمیدالدین
نے برخلاف طریقہ پیران سہروردیہ کے یہ فعل جاری کیا ہی حضرت قاضی نے جو گفتگو سنی کہا
کہ مین داسنگیر حضرات چشتیان کا ہون اور خاکروب درگاہ آسمان پایگاہ انکی ہے وہ دولت
عظمی حاصل ہی کہ کسیکو نہوگی شیخ جنید کی توبہ ہمارے واسطے حجت نہین ہو سکتی آخر وہان سے
بغداد لیگئے جب شہر مین داخل ہوئے ایک مرید کے مکان پر کہ وہ بھی صاحب کمال تھا
فروکش ہوئے اُس شخص کے مکان مین چالیس حجرہ تھے سب مکان حضرت قاضی کے
حوالہ کیے مگر ایک حجرہ کہ مقفل تھا وہ اپنے تحت مین رکھا حضرت قاضی نے پوچھا کہ ای برادر
اس حجرہ کا دروازہ کسواسطے نہین کھولا اُسنے عرض کیا کہ حضرت اس حجرہ مین نَے نوازی
کہ بخوف خلیفہ وقت اسکو پوشیدہ رکھا ہی قاضی نے فرمایا کہ ای برادر مین کہ راگ کا عاشق ہون
اور بغیر راگ کے ایک ساعت چین نہین پڑتا اُس نَے نواز کو لاؤ اور کچھ اندیشہ کسیکا نکرو فوراً
اُسنے حجرہ کھولا اور نَے نواز کو خدمت فیضدرجت مین حاضر کیا حضرت قاضی نے فرمایا
کہ نَے بجاؤ حسب ارشاد نَے نواز نے نَے بجائی قاضی صاحب کو وجد شروع ہوا اور کیفیت
حاصل ہوئی یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی قاضی شہر اور مفتی وغیرہ کہ بغداد مین سات سو
اہل فتوی تھے سب نے متفق ہو کر پاس حضرت حمیدالدین کے ایک شخص کو بھیجا کہ کل دیوان
عدالت شریعت غرا مین حاضر ہو کر جوابدہی کرو کہ تم نے کس دلیل سے راگ کو جائز کیا اگر ملزم
ہوگے تو تم کو سزاے دار دیجاویگی وہ شخص جسوقت محفل سماع مین پہونچا ہیبت عظیم اُسکے
دل مین پیدا ہوئی خاموش ہو کر ایک جانب کھڑا رہا جب حضرت قاضی وجد سے فارغ ہوئے
اُس شخص نے پیام علماے بغداد کا پہونچایا حضرت قاضی نے فرمایا کہ راگ سب پر حرام
نہین ہی جو اسکے دقائق سے واقف نہین اُسپر حرام ہی اور جنپر عنایت ایزدی شامل
حال ہی اُنپر حلال ہی یہ فرمایا اور چند قدم چلکر کھڑے رہے اور کہا کہ ای عزیز مفتیان
بغداد سے کہ کل سب لوگون کو جمع کرین فقیر بھی حاضر ہوگا وہ شخص گیا اور جو کچھ کہ حضرت

Marfat.com
Marfat.com

قاضی نے فرمایا تھا کہدیا اور ادھر قاضی صاحب نے اپنے مرید سے کہا کہ کل سب عالمون کو
اپنے گھر بُلالا اور تقریب دعوت کا اظہار کردہ شخص مرفہ حال تھا بموجب فرمانے حضرت کے
سب کی دعوت کی اور دوسرے دن علے الصباح تمام عالم جمع ہوے حضرت قاضی نے اپنے
مرید سے فرمایا کہ اگر قوال اس شہر مین نہین مل سکتے جسقدر مزامیر دستیاب ہون منگاؤ
چنانچہ ستر مزامیر ملے اُسوقت حضرت قاضی نے صحن خانہ مین رکھکر ایک پارچہ سے پوشیدہ
کردیے جسوقت علماے شہر حاضر آئے اہل مکان سے دریافت کیا کہ قاضی حمید الدین کہان ہی
کہ یہ فتنہ برپا کیا ہی حضرت قاضی نے فرمایا کہ حمید الدین مین ہون کہ راگ سنتا ہون اور
اسکو مباح کہتا ہون اور مریض ہون مرض دل رکھتا ہون اور راگ اُس درد کی دوا ہی بقول
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے تشنہ کو اگر پانی میسر نہ آوے اور قریب ہلاکت پہونچا ہو تو
شراب پینا اسکو درست ہی اور اسی طرح اور دلائل و براہین حضرت نے ارشاد کیے
کہ کسی نے اُسکا جواب نہ دیا بلکہ قبول کیا اور کہا کہ آپ صاحب ولایت ہین قسم کرامت سے
کوئی برہان اپنی ظاہر فرمائیے کہ ہم لوگ معتقد راگ کے ہون قاضی نے طرف مزمارون کے
اشارہ کیا ہر ایک مزمار خود بخود بجنے لگا اور حضرت قاضی بھی وجد مین آئے اور اہل
محفل کی طرف نگاہ گرم سے دیکھ کر فرمایا کہ ای نادانو وجد کرو تمام محفل وجد مین آگئی
اور ہر ایک دیر تک لذت مزامیر سے بیہوش رہا بعد فراغت سب نے قدم مبارک حضرت میز
سر رکھا اور خود کردہ کے پشیمان ہوئے اور عفو تقصیر کے خواہان حضرت قاضی نے فرمایا کہ
تم لوگون نے براہین خاندان چشتیہ کا معاینہ کیا سب نے زبان اقرار سے عرض کیا کہ البتہ
راگ اہل سماع کو مباح ہی غرض وہ مجلس برخاست ہوئی اور حضرت قاضی وہان سے
روانہ ہوکر دہلی مین تشریف لائے آب یہانسے پھر ذکر خیر حضرت خواجہ کا بیان ہوتا ہی
کہ حضرت خواجہ اکثر بیدار رہتے اور اسطرح مشغول بحق تھے کہ اکثر اوقات چار چار روز تک استغراق
سے فارغ نہ ہوتے ایک مرتبہ آپ ایک مسجد مین معتکف تھے اور یہ صورت اوائل مین گذری

Marfat.com
Marfat.com

آخر ایک روز ایک طفل حسین وہان آیا اور حضرت کو سلام کیا اور کہا کہ آپ کس واسطے یہان چلہ نشین ہین آپ نے فرمایا کہ خواجہ خضر علیہ السلام کی ملاقات کا خواہان ہون اُس لڑکے حسین نے استفسار کیا کہ خضر کی ملاقات واسطے دنیا کے ہی یا عقبےٰ کے آپ نے فرمایا کہ مین اِن دونون سے سروکار نہین رکھتا ہون اس عرصہ مین حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور پھر ہمیشہ آپ سے ملتے رہے **نقل** ہی کہ حضرت خواجہ کے ایک فرزند دلبند تھا وہ بقضاے الٰہی راہی ملک بقا ہوا آپ نے حسب دستور تجہیز و تکفین کر کے اُسکو دفن کیا جب وہان سے دفن کر کے آئے اور بیرون مکان بیٹھے گھر مین سے رونے کی آواز آئی آپ نے فرمایا کہ یہ گریہ کیون ہی لوگون نے کہا کہ آپ کا فرزند جو گذر گیا ہی اسواسطے مستورات روتی ہین آپ نے یہ سنکر ایک آہ سرد بھری اور فرمایا کہ ہمکو تو اُس طفل سے محبت تھی کسی نے بھی یہ نہ کہا کہ وہ لڑکا مر گیا ورنہ اُسکے واسطے دعا کرتے جل جلالہ مقام غور ہی کہ عاشقان خدا کا یہ مقام ہی کہ فرزند کے مرنے کی بھی خبر نہین

شعر
کچھ ایسے بیخبر تیرے عاشق ہین رات دن ٭ ہین محو عشق کچھ انھین اپنی خبر نہین ٭

نقل ہی کہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان مین رونق افروز ہوئے تو آپ بھی عقب سے یہ سنکر روانہ ہوئے راہ مین اتفاق ملتان مین قیام کا ہوا اُسوقت حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتان مین تھے حضرت کی خبر مقدم سنکر بڑے تکلف سے دعوت کی اور اپنے مکان پر ٹھہرایا اور اعزاز و اکرام حد سے زیادہ کیا آپکے ہمراہ شیخ جلال الدین تبریزی بھی تھے ایک وقت یہ تینون شیخ باہم متفق بیٹھے تھے کہ خواجہ املاق ایبگ نام حاکم آیا اور اُسنے درخواست کی کہ مغلون نے ظلم کر رکھا ہی خلق خدا کو لوٹ مار کرتے ہین اور فوج کثیر لیکر اس ملک پر آئے ہین آپ صاحب عند اللہ دعا کیجیے کہ اُن ظالمون کے سر پنجہ سے اللہ تعالیٰ نجات دے حضرت خواجہ کے ہاتھ مین اُسوقت ایک تیر تھا آپ نے اُسکے حوالہ کیا اور فرمایا کہ اس تیر کو مغلون کی فوج کے جانب چھوڑ دو اُسنے ایسا ہی کیا فوراً مغل ہیبت کھا کر بھاگ گئے **نقل** ہی کہ جسوقت آپ دہلی مین داخل ہوئے ایک عریضہ خدمت فیضدرجت

Marfat.com
Marfat.com

پیر روشن ضمیر مین ارسال کیا اور اُسمین لکھا کہ فدوی باشتیاق قدمبوسی یہانتک آگیا ہی اگر حکم ہو تو اجمیر مین حاضر ہو شعر بلبل زادب پا ننہد در صفت گلزار + تا گل بطلبگاری اولب نکشاید + حضرت خواجہ خواجگان نے بجواب اُسکے تحریر فرمایا کہ تم دہلی مین رہو وہ ولایت تمکو جناب ایزدی سے عنایت ہوئی اور ملاقات روحانی تو تمکو روز حاصل ہے عنقریب ہمبھی انشاء اللہ تعالے دہلی مین آویگا اُسوقت ملاقات ظاہری بھی ہو جاویگی آپ نے دہلی مین قیام فرمایا اژدحام خلق اس کثرت سے رہنے لگا کہ آپ گھبرا جاتے لیکن بلا حکم پیر و مرشد کہین جا سکتے تھے اور تمام شہر کے ادنے و اعلے مشرف بہ بیعت ہوئے نقل ہی کہ قبل تشریف بری آپکے حضرت قاضی حمید الدین ناگوری نے خواب دیکھا کہ ایک آفتاب میرے مکان مین آیا ہی مدت تک تعبیر کی فکر مین رہے آخر حضرت خواجہ دہلی مین آئے اور ایک نان پز کے یہان مقیم ہوئے دوبارہ پھر قاضی نے خواب دیکھا کہ ہمارا دوست قطب الدین یہان آیا ہی اور فلان جگہہ مقیم ہی اُسکو اپنے مکان پر ٹھہرا اور یہ نعمت غیر مترقبہ حاصل کر اُسوقت قاضی صاحب نے باعزاز تمام آپ کو اپنے مکان پر ٹھہرایا اور خواب اول کی تعبیر اُسوقت سمجھہ مین آئی ہرچند کہ قاضی حمید الدین آپکے اُستاد تھے لیکن کمالات باطنی مین آپکے مرید ہوئے اور بعد خدمت بسیار کے نعمت حاصل کی اور خرقہ خلافت آپسے پایا کہتے ہین کہ اُس زمانہ مین عمر حضرت کی سترہ برس کی تھی لیکن کمالات باطنی و ظاہری اسقدر رکھتے کہ بیان نہین ہو سکتے نقل ہی کہ جب آپکے قدوم فیض لزوم سے دہلی کو زینت ہوئی تو اژدحام خلائق کا بکثرت رہتا اور ہزار ہا روپیہ نذر مین لوگ لاتے لیکن ہرگز آپ قبول نہ کرتے اور ایک بقال سے قرض لیکر خورونوش کا کام نکالتے آخر بقال کے تین سو درم قرض ہوگئے اُسوقت آپنے منع کیا کہ آیندہ سے قرض مت لاؤ دوسرے روز مصلائے مبارک کے نیچے سے ایک کاک برآمد ہوا اور ہر روز اسی طرح ایک کاک نکلتا اور سب خدام اُسکو کہاتے اور سیر ہوتے بقال نے جانا کہ آپ شاید رنجیدہ ہوئے ہین جو آرد وغیرہ نہین منگاتے ہین بقال نے اپنی زوجہ کو بہ بہانہ خدمت خواجہ مین جاکر عذر کر

وہ آئی اور معاملہ کاک کا شکر واپس گئی اور یہ خبر تمام شہر مین مشتہر ہوئی آخر خطاب آپکا اُس
روز سے کاکی ہوا نقل ہی کہ ایک روز کسی نے حضرت سلطان المشائخ حضرت نظام الدین
اولیا سے دریافت کیا کہ خواجہ قطب الدین کو کاکی کیون کہتے تھے آپنے فرمایا کہ ایک دن
خواجہ صاحب چشمۂ حوض شمسی پر مع تمام رفقا کے بیٹھے تھے اصحاب نے درخواست کی
کہ یا حضرت اسوقت ہوائے سرد ہی ہمارا دل کاک گرم کا خواستگار ہی آپنے پانی مین ہاتھ
ڈالکر کاک گرم نکالی اور سبکو ایک ایک کاک دی سب نے سیر ہو کر کھایا چنانچہ یہ نقل مشہور ہی
اُس روز سے آپکو کاکی کہنے لگے نقل ہی کہ ایک روز سلطان شمس الدین آپ کی
خدمت مین حاضر ہوے اور استدعاے طعام غیب کی کی آپنے دست مبارک بالا کیے چند
کاک گرم اور خوشنما نہایت لذیذ غیب سے ہاتھ مین آئے آپنے سلطان کو دیے سلطان نے
جو اُسکو کھایا نہایت لطف پایا اِس سبب سے بھی کاکی کہنے لگے نقل ہی کہ ایک روز
قاضی حمید الدین نے قوالون کو بلاکر راگ گوایا دونون صاحبون کو وجد و ذوق کمال
حاصل ہوا اُسوقت خلق کا ازدحام کثرت سے ہوا بعد فراغت کسی نے کہا کہ لوگ دور
دور سے آئے ہین بھوکے ہین حضرت خواجہ نے آستین ہلانی شروع کی ہزارہا کاک گرم نکلنے لگے
یہانتک کہ جملہ صغیر و کبیر نے سیر ہو کر کھائے پھر کسی نے کہا کہ اسوقت شربت بھی ہونا ضرور تھا
تھوڑی شکر ایک شخص لایا قاضی نے اُسکو آفتابہ مین گھولکر لوگون کو پلانا شروع کیا
سبکو پلادیا اور شربت بدستور آفتابہ مین جسقدر تھا اُسی قدر رہا نقل ہی کہ جب آپ
نان بز کے یہان مقیم تھے تو سعد الدین ملکزادہ کے یہان سے چند من میدہ وغیرہ واسطے
پکنے کاک کے اُس نان بز کے پاس آیا نان بز نے اُسکے کاک بناکر تنور مین لگادیے اُسوقت
نان بز کو ایک غنودگی ایسی طاری ہوئی کہ وہ کاک رکھنا تنور مین فراموش کرگیا تھوڑی
دیر مین جو اُسے ہوش آیا اور کاکون کو نکالا تو سب جلکر سیاہ ہوگئے تھے مردمان
ملکزادہ نے اُس نان بز کو زد و کوب کرنا شروع کیا حضرت خواجہ کو اُسپر رحم آیا اور فرمایا کہ

Marfat.com
Marfat.com

ٹھہرو اگر تمھارے کاک درست ہو جاوین تو پھر اسکو تہدید تو نکروگے اُنھون نے کہا کہ پھر ہم کیون غصہ کرنے لگے تھے آپنے وہ سب کاک تنور مین ڈالدیے تھوڑی دیر مین جو انکو نکالا سب درست تھے اور سفید رنگ کے نہایت شفاف کہ اسطرح کے دوسرا اور پکا نہ سکتا تھا مردمان ملکزادہ نے یہ ماجراے حیرت افزا دیکھا اور ملکزادہ کو اسکی اطلاع دی ملکزادہ اُسی وقت برہنہ پا حضرت کی قدمبوسی کو حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ تو کس طریق سے آیا ہی اُسنے عرض کی کہ صدق دل سے اور اعتقاد کے سبب سے حاضر ہوا ہون آپ نے فرمایا کہ تو اگر صدق دل سے آیا ہی تو مین تیرے حق مین دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالے محبت دینا کو تیرے دل سے سرد کردے اور اپنا عشق دے اُسی وقت اُسکو ایک کیفیت حاصل ہوئی اور اُسنے عرض کیا کہ مین نے دینا اور اہل دینا کو ترک کیا آپ نے فرمایا کہ فقر و فاقہ اختیار کر اور ایک کلی پیوندلگی آپنے عنایت کی ملکزادہ نے اُسکو سر پر رکھا اور مکان پر جا کر کل نقد و جنس راہ خدا مین ایثار کر دیا اور خدمت سراپا برکت مین رہنے لگا چند روز مین اپنے مقصود کو پہونچا اور عرش سے تحت الثری تک اُسپر روشن ہو گیا **نقل** ہی کہ ایک روز حضرت اور قاضی راگ سُن رہے تھے کہ اُسکی خبر سلطان شہاب الدین کو پہونچی اُسنے منع کروا بھیجا کہ آیندہ سے راگ نہ سننا ورنہ بموجب شرع شریف کے تدارک عمل مین آئیگا آپنے بجواب اُسکے فرمایا کہ اے کم دل تو راگ کے مرتبہ کو کیا جانے کہ کیا شی ہی یہ ہمکو حلال ہی اور تجکو حرام ہر شخص اسکے لائق نہین ہی البتہ جو اسکے مرتبہ کو جانتے ہین اُنکو راگ حلال ہی اور راگ ایک سِر ہی اسرار الٰہی سے بادشاہ کو جو یہ خبر پہونچی اُسنے قسم کھائی کہ اگر آیندہ مین نے سُنا کہ اُنھون نے راگ سُنا ہی تو فوراً دار پر کھینچونگا یہ خبر حضرت خواجہ کو پہونچی آپ نے فرمایا کہ وہ سلامت رہیگا تو ہم کو دار پر کھینچیگا اُسی مہینے مین بادشاہ خراسان کو گیا اور وہان فوت ہوا اور بجاے اُسکے سلطان شمس الدین اولیا انار اللہ برہانہ پادشاہ ہوا اور

Marfat.com
Marfat.com

یہ بادشاہ بخلوص دل حضرت کا مرید ہوا آپنے نصیحت فرمائی تھوڑے دنون کے بعد قاضی عماد
اور قاضی صادق کو حضرت کی جانب سے عناد پیدا ہوا اور اُنھون نے بادشاہ سے عرض کیا
کہ یہ دونون فقیر غیر شرع خلاف شرع راگ سنتے ہین یا تو انکو ممانعت کر دیجیے یا تدارک فرمائیے
سزاے کامل دیجیے تاکہ آیندہ انکو دیکھکر کوئی دوسرا مرتکب نہو بادشاہ نے کہا کہ میری مجال
نہین کہ حضرت سے اس بارہ مین کچھ عرض کرون ہان تمکو اختیار ہے تم جاکر کہو یا نہ کہو
یہ بات سُنکر قاضی عماد اور قاضی صادق دونون حضرت کے پاس گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ مجلس
سماع ہو رہی ہے اور قاضی حمید الدین کو وجد آرہا ہے اِن دونون نے حضرت قطب الشاہدین
کی طرف دیکھکر کہا کہ امرد کو ایسی مجلس مین آنا نچاہیے آپ دونون ہاتھ روے مبارک پر لائے فوراً
ریش نکل آئی اور فرمایا کہ بیشک امرد کو آنا نچاہیے اور ہم لوگون کو راگ سننا درست ہے اور ہم پر
حلال ہے اُن دونون سیہ دلون نے جو یہ کرامت حضرت کی دیکھی تو دہشت سے آگے نجا سکے
اور اپنے اپنے مکانون کو واپس گئے اور باہم مصلحت کی کہ اگر آج انکو ممانعت نہوگی تو قیامت تک
سماع جاری رہیگا آخر بادشاہ کے پاس گئے اور سارا ماجرا ریش نکلنے کا بیان کیا بادشاہ اور زیادہ
معتقد ہوا اور کہا کہ یہ دونون صاحب اہل حال ہین انکو منع مت کرو اور اُنسے کاوش رکھنا نچاہیے
کہ نتیجہ اسکا اچھا نہوگا قاضیون نے کہا کہ ہم اہل شرع ہین جب تک ہمارے دم مین دم ہے مما نعت
کرینگے بادشاہ نے کہا کہ تمکو اختیار ہے لیکن ہم اس امر مین ہرگز دخل نہ دینگے قاضیون نے
کہا کہ ہم لوگ اس منصب پر نہین ہین اگر ہم کو منصب قضات مرحمت ہو تو ہم آپ کو دکھلا دین
بادشاہ نے قاضی عماد کو منصب قضات عنایت کیا اور قاضی صادق کو مرتبہ صدر جہانی دیا
اُسی وقت اُنھون نے حضرت کو کہلا بھیجا کہ اب ہم اس منصب پر ممتاز ہوئے ہین اور ہم نے
سُنا ہے کہ آپ راگ سنتے ہین یا تو اس سے توبہ کیجیے ورنہ کل عدالت مین حاضر ہو کر جوابدہی کیجیے
حضرت خواجہ نے یہ سُنکر فرمایا کہ اے نااہلو شاید تمہارا زمین مین جانے کا ارادہ ہے جو ہمارے
درپے ہوئے ہو قاضی حمید الدین نے آپکے دہن مبارک پر ہاتھ رکھا آپنے فرمایا کہ اے قاضی

Marfat.com
Marfat.com

تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا اور بجواب اُسکے کہلا بھیجا کہ کل تو ہمکو راگ سننے کی مہلت دو کہ
ہمارے پیر کا عُرس ہے اور پرسون ہم آئینگے تم تمام شہر کے علماؤن کو جمع کر رکھنا اُسوقت اگر
وہ ہمکو قائل کر دینگے تو ہم توبہ کر لینگے ورنہ تم توبہ کر لینا اور اُس زمانہ مین آپ قلعہ کہنہ مین
تشریف رکھتے تھے قاضی عماد نے کہا کہ اچھا کل کی مہلت دی مگر اس شرط پر کہ ان دونون
کے سوا دوسرا راگ سنے اور قلعہ کے دونون دروازون پر سپاہی بٹھا دیے کہ کسیکو اندر قلعہ
کے جانے دو یہ خبر آپ کو پہونچی کہ مخلوق دونون دروازون پر کھڑی ہے اور قاضی کے آدمی
نے نہین دیتے آپ نے فرمایا کہ مگر وہ اپنی جان سے تنگ آگئے ہین تھوڑی دیر مین
حضرت بہاء الدین زکریا آئے آپنے دروازے کی طرف دیکھا دربان اندھے ہوگئے اسکے
بعد تمام شہر کے آدمی اُس مجلس مین آگئے اور دربانون کو نظر نہ آیا اور راگ شروع ہوا
اور لوگون کو وجد آنے لگے یہ خبر قاضی عماد اور قاضی صادق کو پہونچی کہ باوجود ممانعت
مجلس خواجہ مین خلق کا اسقدر ازدحام ہے کہ کبھی نہوا ہوگا انکو حسد کی آگ نے جلایا اور
باہم مشورہ کرکے بہت جماعت کو ساتھ لیا اور کہا کہ چلو آج عین مجلس مین خواجہ کو ملامت
کرینگے آخر گئے جب نظر قاضی حمید الدین کی اُنپر پڑی قاضی نے فرمایا کہ بس ٹھہر جاؤ وہین اے
بے ادبو اور اے نا اہلو یہ فرمانا تھا کہ سبکے پاؤن مثل ستون کے اُس جگہ قائم ہوگئے ہرچند
چاہتے تھے کہ آگے جاوین مگر قدم نہ اُٹھتا تھا اسمین مجلس برخاست ہوئی حضرت خواجہ نے
فرمایا کہ آؤ اے برادر وداع ہو جاؤ پہلے تھوڑی لذت راگ کی اُٹھالو تو پھر سفر کرو اس
سخن نے ایسا اثر کیا کہ سبکو گریہ ہوا اور وجد مین آئے جب ہوش ہوا حضرت کے قدمونپر
سر رکھا اور عفو تقصیر چاہا اور کہا کہ ہم ہرگز راگ کی کیفیت سے آگاہ نہ تھے اور یہ سمجھتے تھے
یہ تو بڑی نعمت ہے اور کون کہتا ہے کہ یہ حرام ہے یہ بیشک حلال ہے اور توبہ کی اور پشیمان ہوے
لیکن یہان تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچ گیا تھا اب پشیمانی سے کیا ہوتا تھا
حضرت خواجہ نے فرمایا کہ تم نے ابھی راگ کا راز کہان پایا ہے اگر تھوڑا بھی بیان کرون تو

Marfat.com
Marfat.com

تمام خلق راگ سننے لگے اور عاشق راگ کی ہوجاوے اب جاؤ وہ دونون رخصت ہوکر اپنے
مکانون کو گئے اور پادشاہ سے سارا ماجرا بیان کیا بادشاہ بہت خفا ہوا اور کہا کہ ہمنے پہلے ہی
کہا تھا کہ تم اس امر کے درپے نہو ورنہ پشیمانی اُٹھاؤگے آخر وہی درپیش آیا اب جاؤ کبھی
ہمارے روبرو نہ آنا اور عہدہ سے دونون کو برخاست کیا وہان سے یہ دونون پشیمان
ہوکر اپنے مکان پر آئے اور تھوڑی دیر کے بعد راہی ملک عدم ہوئے **نقل** ہی کہ ایک
شخص رئیس نامی نے خواب مین دیکھا کہ ایک قبر ہی اور اُسمین سے ایک شخص آتا جاتا ہی
اُسنے دریافت کیا کہ اس قبر مین کون ہی اور تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ اس قبر مین حضرت
رسالت پناہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہین اور مین مسعود خادم حضرت
کا ہون رئیس نے کہا کہ میرا آداب بھی حضور سے عرض کردو مسعود اندر گیا اور تھوڑی دیر مین
باہر آیا اور رئیس سے کہا کہ حضور ارشاد فرماتے ہین کہ تو ابھی ہماری ملازمت کی لیاقت نہین
رکھتا ہی پہلے قابلیت پیدا کر پھر آنے کا ارادہ کرنا اور ہماری طرف سے قطب الدین بختیار کاکی
کو سلام پہونچا اور یہ کہہ کہ تو ہر روز ہم پر تحفہ بھیجا کرتا تھا اب تین دن سے وہ تحفہ نہین بھیجا
اسکا مانع بخیر ہو رئیس جب بیدار ہوا تو حضرت کی خدمت مین آیا اور یہ پیام پہونچایا بمجرد
سننے اس حال کے حضرت خواجہ اُٹھے اور دو رکعت نماز ادا کی اور درود شریف پڑھا اور
تھوڑی دیر تک مراقبہ مین رہے اور سبب اسکا یہ تھا کہ آپنے نکاح ایک عورت مریم
سیرت سے کیا تھا اُسکے جھگڑے کے سبب سے فرصت نہوتی تھی کہ درود معمولی پڑھتے
کہ ہر روز ایک ہزار مرتبہ پڑھتے تھے آخر اُس عورت کو طلاق دی **نقل** ہی کہ حضرت
سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیا ہر روز غیاث پور سے واسطے زیارت کے
جایا کرتے ایک روز دل مین کہا کہ دیکھون میرے جانے کی آپ کو خبر ہوتی ہی یا نہین جب
مزار اقدس پر پہونچے دیکھا تو آپ مزار پر تشریف رکھتے ہین اور یہ شعر زبان مبارک پر
جاری ہی **شعر** مرا زندہ پندار چون خویشتن * من آیم بجان گر تو آئی بہ تن **نقل**

Marfat.com
Marfat.com

ایک روز اختیار الدین کچھ زر نقد آپکے نذرانہ کے واسطے لایا آپنے قبول نفرمایا وہ عجز و انکساری
کرنے لگا آپنے بوریہ کے کونے کو اُٹھا کر کہا دیکھ اختیار الدین نے جو دیکھا تو اُسکو ایک
دریاے زر و جواہر بوریہ کے نیچے نظر آیا کہ رواں ہی آپنے فرمایا کہ خداوند تعالے نے اپنے
دوستوں کے واسطے خزانے تصرف میں کیے ہیں نقل ہی کہ جب حضرت خواجہ معین الدین
رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں تشریف لائے تو آپ پیشوائی کو گئے اور حضرت اپنے مسکن پر لائے
جملہ خلفا کو ملاحظہ کیمیا اثر میں پیش کیا ہر ایک کو موافق اُنکی استعداد کے فیض حاصل ہوا
اور جملہ مشائخ دہلی آپ کی قدمبوسی کے واسطے تشریف لائے مگر نجم الدین صغرا نہ آئے
خواجہ صاحب خود اُنکے ملنے کے واسطے تشریف لے گئے دریافت کیا کہ آپ کیوں
نہیں آئے اُنھوں نے کہا کہ ہم نے اپنا خلیفہ دہلی میں چھوڑا ہی تمام شہر کا ہجوم اُنکے
دروازہ پر رہتا ہی کوئی شخص میرے پاس نہیں آتا فتوح میری بند ہی اور نان شبینہ سے
بھی میں تنگ ہوں یہ بات حضرت کو ناپسند آئی اور آپنے خواجہ قطب الدین سے
فرمایا کہ بابا مردمان دہلی نقش قدم تیرے کو بجان عزیز رکھتے ہیں اب تو دہلی میں سکونت
اختیار کر آخر پیر و مرشد کو رخصت کرکے آپ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ
جب تک درویش بیگانہ نہو تمام اوقات اُسکے بیکار ہیں اور جب تک آلایش دنیا
سے پاک نہو ہرگز مقام قرب کو نہ پہونچے کیونکہ راہ سلوک درویشی کی اور ہی اور ایثار
داری اور خواہ درویشی اختیار کرے خواہ ایثار داری اور جو کوئی کہ دعوی عاشقی
کرے اور کسی بلا کے آنے سے مضطرب ہو اور فریاد کرے عاشق نہیں ہی بلکہ فاسق ہی
اسواسطے کہ دوستی کے یہ معنی ہیں کہ جو بلا آئے اُسکو بجانب دوست تصور کرے
اور راضی برضا رہے بلکہ شکرانہ ادا کرے کہ دوست کو ہمارا خیال ہی کہ اس بہانہ سے
ہمکو یاد کیا اور فرمایا کہ خواجہ ما پیر و مرشد ایک دن فرماتے تھے کہ جو کوئی دعوی
محبت کرے وہ بصد آرزو خواہان بلا ہو کیونکہ اُسکی رضا ہی اور فرمایا کہ جو کچھ عقل

Marfat.com
Marfat.com

مین تھا وہ کرامت ہی اور فرمایا کہ تین برس وہ تھے کہ جب تک بار نہ تھا اور جب تک
دونون ہاتھون سے دروازہ نہ کھولتا نہ کھلتا تھا اور قدم نہ اٹھاتا تھا منزل عزت
کو نہ پہونچتا تھا یعنی جب تک اپنی سعی سے راہ نچلا مقام قرب تک نہ پہونچا نقل ہی
کہ بعد مدت مدید کے حضرت قطب الشاہدین کو شوق قدمبوسی پیر و مرشد ہوا عریضہ
متضمن حاضری خود خدمت سراپا برکت مین بھیجا حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین
چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ بندہ کو بھی اشتیاق ملاقات اُس برخوردار کا کمال ہی
جلد تشریف لاؤ کہ ملاقات آخری ہی آپ بعد طی منازل اجمیر شریف مین پہونچے اور
قدمبوسی سے مشرف ہوئے حضرت خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ بابا دوست خدا کی علامتین
تین ہین اول خوف دوم رضا سوم محبت خوف ترک گناہ ہی کہ عذاب آتش جہنم سے
نجات پاوے اور رضا اللہ رحمن محبت حق کی ہی کہ بجز حق کے دوسرے کی گنجائش دل مین
اور نامہ نگار صفحہ جاودانی نے نقش کل شیٔ ہالک الا وجہہ ثبت لوح ازل کیا ہی اسواسطے
سبکو عالم فنا سے طرف دار البقا کے جانا ضرور ہی اور یہ سفر سب کے واسطے درپیش ہے
منعم ہو خواہ درویش اس زمانہ مین درمیان میرے اور درمیان دوستان میرے
کے مفارقت ہونے والی ہی اور اس اجمیر مین دفن ہونگا پس شیخ علی سنجری کو فرمایا کہ
مین نے خلافت و سجادہ قطب الدین کو دیا چنانچہ کلاہ و دستار مبارک اپنے ہاتھ سے
آپکے سر پر رکھی اور عصاے حضرت عثمان ہارونی و مصحف و مصلا و خرقہ عنایت فرمایا
اور کہا کہ یہ امانت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی اور پیران عظام مین
درجہ بدرجہ چلی آئی ہی حق اسکا ادا کرنا جسطرح مجکو پہونچا تھا تیرے حوالہ کیا اب ای فرزند
تو اس امانت کا حق اچھی طرح ادا کرنا کہ کل کو روبروے پیران عظام شرمندگی نہو
اور فرمایا کہ ای فرزند عارف مانند آفتاب کے ہین کہ عالم پر روشن ہین اور اہل محبت
جو مرتبہ ہی وہ ملائکہ کا نہین ہی اور چار چیز آدمی کو قید نفس سے رہا کرتی ہین اول یہ کہ مفلسی

اپنے کو تونگر کرے دوسرے گرسنگی سے سیری حاصل کرے تیسرے غم و بلا مین خوش رہے اور
چوتھے جو کوئی اسکے ساتھ بدی کرے اسکو نیکی کرنا چاہیے جب یہ بات تمام ہوئی خواجہ قطب الدین نے
سر او پر پاؤن حضرت کے رکھا آپنے ہاتھ سر پر رکھا اور فرمایا کہ بابا مین نے تجکو سپرد بخدا
کیا اور منزل قرب کو پہونچایا جہان تو رہے ساتھ خدا کے رہے تو اور مجبور رہے اور جہان رہے
مرد راہ کار رہے تو اور خدا کے ساتھ رہے تو فاتحہ پڑھکر چشم پر آب ہوئے اور دہلی کو رخصت کیا
بعد چند روز کے آپ دہلی مین تشریف لائے بعد آنے حضرت کے خواجہ دو جہان نے رحلت فرمائی
آپ اس خبر کو سنکر بہت روئے اور فاتحہ پڑھی اور فرمایا کہ دوستان خدا کو موت نہین آتی ہے
وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہین لیکن چشم خلائق سے پوشیدہ ہو جاتے ہین نقل ہی کہ آپ کے
بائیس خلیفہ تھے شیخ فرید الدین شکر گنج شیخ بدر الدین غزنوی شیخ برہان الدین بلخی شیخ
ضیاء الدین رومی و سلطان شمس الدین بادشاہ اولیا و بابا بحری بحر دریا مولانا فخر الدین
حلوائی خواجہ میر شیخ سعد الدین خلیفہ شیخ محمود بہاری مولانا محمد حاجری سلطان نصیر الدین
غازی قاضی حمید الدین ناگوری مولانا برہان الدین حلوائی شیخ محمد شیخ حسین شیخ احمد
شیخ نبی شیخ فیروز شیخ بدر الدین موے تاب شاہ خضر قلندر شیخ نجم الدین قلندر
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نقل ہی کہ ایک روز آپ سوار ہوئے جاتے تھے جب متصل اُس
زمین کے پہونچے کہ جہان آپ کا مزار مقدس ہی فرمایا کہ مجکو اس زمین سے بوئے محبت آتی ہی
چنانچہ اُسکے مالک سے وہ قطعہ زمین خرید کر لیا اور اُسکو جاے مرقد اپنا بنایا نقل ہی کہ
ایک روز مجلس راگ کی گرم تھی قوالون نے یہ شعر پڑھا شعر عاشق رویت کجا بند بکس +
بستۂ مویت کجا ماند خلاص + اور آپ کو اس شعر پر وجد آرہا تھا کہ اسمین صلاح الدین و
کریم الدین قوالون نے یہ غزل شروع کی اسپر عجب حال طاری ہوا غزل یہ ہی غزل
کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جانِ دیگر است + حضرت خواجہ کا اس شعر پر
عجب حال تھا کہ جب وہ اول مصرعہ کہتا تھا تو آپ مثل مردہ بیہوش ہو جاتے تھے

Marfat.com
Marfat.com

اور جب وہ مصرعہ ثانی کا پڑھتا تھا تو آپ کو حرکت ہوتی تھی گویا آپ کے قالب مین جان آجاتی تھی
ہر بار یہ کیفیت حاصل تھی اور تین روز تک یہی وجد کی صورت رہی نماز کے وقت تو نماز
پڑھتے اور پھر وجد مین آجاتے تیسرے روز آپ کے ہر بن موسے اسم اللہ کی تسبیح جاری
تھی اور جو خون بن موسے ٹپکتا تھا اُسکا نقش اسم سبحان اللہ کا بن جاتا تھا اور
اُس سے آواز سبحان اللہ کی پیدا ہوتی تھی اور اس مدت مین کسی وقت کی نماز ترک
نہوا آخر وقت چاشت کا ہوا چودھوین ماہ ربیع الاول ۶۳۵ھ ہجری کو بشارت قوالون
کو ہوئی کہ اب اس شعر کو تمام کرو آخر اُنھون نے موقوف کیا آپ نے اس جہان فانی سے
طرف ملک بقا کے رحلت فرمائی تمام عالم مین شور و غوغا ہوا آخر جنازہ تیار ہوا سولانا
ابو سعید نے کہا کہ حضرت خواجہ کا یہ حکم تھا کہ میرے جنازہ کی وہ شخص نماز پڑھے کہ
جسنے غیر عورت پر کمر بند نہ کھولا ہو اور سنت نماز عصر اور تکبیر اولے کا قضا نہ کیا ہو سلطان
شمس الدین انار اللہ برہانہ دیر تک خاموش رہے اور ہر طرف دیکھا کسی نے اقرار نہ کیا
آخر سلطان نے امامت کی اور کہا کہ بھائیو اس بندہ گنہگار نے آج تک کمر بند غیر عورت پر
نہین کھولا ہے اور تکبیر اولے اور سنت عصر قضا نہین کی ہی سب نے تحسین کی اور سلطان نے
کہا کہ مین نہین چاہتا تھا کہ میرے راز کا افشا ہو لیکن جو مرضی حضرت خواجہ کی یہی تھی
مجبور مین نے اپنا حال ظاہر کیا پس جنازہ کو ایک جانب سے بادشاہ نے اور تین
طرف سے اور اولیا اللہ نے اُٹھایا اور جائے مقبرہ مین مدفون کیا اس فقیر نے
تاریخ اُس قطب الاقطاب کی او خواجہ بود الہام ربانی سے دریافت کی انا اللہ وانا الیہ راجعون

بیان حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج مسعود بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
اوشی قدس سرہ السامی کے ہین اور خاندان پاک چشت مین اس رتبہ کا فقیر دوسرا
نہین ہوا آفتاب چشت کہنا چاہیے اور اپنے عہد مین آپ سلطان حقیقت اور برہان

Marfat.com
Marfat.com

معرفت تھے اور کسی وقت یاد الٰہی سے خالی نرہتے تھے اور کرامت جسقدر کہ آپ کی ذات والاصفات سے ظاہر ہوئی ہی کسی بزرگ سے اسقدر نہین ہوئی ہزار ون طالب کو واصل بخدا کیا چنانچہ ستر ہزار خلیفہ آپ کے مشہور ہین اور ہر ایک قطب وقت تھا اور آپ ہمیشہ صائم الدہر اور قایم اللیل تھے فقر و تجرد آپ کا طریقہ خاص تھا اور جو کچھ مطبخ مین طعام پکتا اول محتاج اور غربا کو کھلاتے اُسکے بعد آپ نوش فرماتے اور ایک پارہ نان جوین سے افطار کرتے اور علوم ظاہری اور باطنی مین کمال رکھتے تھے آپ کا حال کرامت تمال عالم مین اشتہار رکھتا ہی حاجت اظہار نہین اسواسطے کچھ کچھ بطور اختصار درج رسالہ ہذا کیا جاتا ہی ورنہ ایک دفتر درکار ہوتا اور اکثر کرامتین آپ کی ابتک موجود ہین چنانچہ دروازہ بہشتی کہ قیامت تک جو کوئی اُسمین سے نکل جاویگا اُسپر آتش دوزخ حرام ہی مثل اُسکے بہت شہرت آپکے حالات کی ہی عمر آپ کی پچانوے برس کی ہوئی اول مسعود نام تھا اور یکصد و یک نام آپکے جو واسطے روائے ہر حاجت کے اسم اعظم کا خواص رکھتے ہین یہ ہین اور شیخ نجیب الدین متوکل برادر حقیقی آپکے جو دہلی کہنہ مین آسودہ ہین فرماتے ہین کہ اسمائے گرامی کو وقت حاجت جو کوئی گیارہ بار پڑھے اللہ تعالے اُسکی حاجت روا کرے وہ نام یہ ہین قطب الموحدین شیخ فرید خواجہ فرید مخدوم فرید بابا فرید مولانا فرید شاہ فرید حاجی فرید درویش فرید مسکین فرید عاجز فرید فقیر فرید غریب فرید موحد فرید محمود فرید مسعود فرید مقصود فرید قاصد فرید مقصد فرید چشتی فرید حمید فرید اجودھنی فرید حامد فرید حمید فرید کامل فرید مکمل فرید خادم فرید متوکل فرید سالک فرید سالک فرید زاہد فرید عابد فرید عالم فرید صادق فرید صابر فرید شاکر فرید امام فرید مجتہد فرید متدین فرید متقی فرید محب فرید مرشد فرید حق فرید وکیل فرید خالص فرید مخلص فرید عاشق فرید عارف فرید معظم فرید مہدی فرید ولی فرید یحیٰی فرید قطب فرید غوث فرید مغیث فرید سیاح فرید جہانگشت فرید کبیر فرید شکر گنج فرید شکر بار فرید فرید الحق فرید

Marfat.com
Marfat.com

جبیب فرید عزیز فرید مقبول فرید صوفی فرید صاحب فرید محقق فرید مدقق فرید خبیر فرید مجیر فرید
سلطان فرید برہان فرید فاضل فرید واصل فرید دم فرید قدم فرید اول فرید آخر فرید
ظاہر فرید باطن فرید جل فرید تحمل فرید فرید فرید یحیٰی فرید غیث فرید نور اللہ فرید نظر اللہ فرید
وصل اللہ فرید فیض اللہ فرید حفیظ اللہ فرید لفظۃ اللہ فرید اہل اللہ فرید آیۃ اللہ فرید
سر اللہ فرید عزیز اللہ فرید روح اللہ فرید عبد اللہ فرید محیط اللہ فرید قطب الاقطاب فرید
مشکل کشا فرید قاضی الحاجات فرید آلہی بحرمت این نامہاے حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج
رحمۃ اللہ علیہ کے مجکو اور جمیع معتقدان و مریدان کو ساتھ مطلوب دل اور مقصد جان کے
فائز کر آمین آمین آمین اور منجملہ ان اسمائے گرامی کے پانچ نام ہین کہ بار ہا تجربہ مین آئے ہین
جس مقصد کے واسطے کوئی پڑھے فوراً وہ کام ہوجاوے اور چالیس روز تک اکتالیس ۴۱
اکتالیس ۴۱ بار پڑھے وہ نام یہ ہین شیخ فرید مولانا فرید خواجہ فرید حاجی فرید درویش فرید
اور سوا انکے اور بھی نو دو نو نام ہین بسبب طوالت کے انھین پر اکتفا کیا نقل ہی کہ نسب
آپ کا حضرت عمر فاروق خلیفہ دوم سے ملتا ہی اور آپ شاہ فرخ کابلی کے دودمان سے ہین
وقت تباہی کابل کہ چنگیز خان نے کی تھی اور آپکے باپکے جد بزرگوار شہید ہوئے تھے تو آپکے
جد مع تین صاحبزادون کے لاہور مین تشریف لائے پھر وہانسے موضع کنھی وال کہ مضافات
ملتان سے ہی اسمین سکونت اختیار کی وہان بفضلہ تعالے واقع [illegible] ہجری کو مولود
مبارک حضرت سے زمین و آسمان روشن ہوا اور نہانخانہ بطون سے جلوہ افروز عرصہ
شہود ہوئے آپکے والدین کو نہایت خوشی ہوئی اور مسعود نام رکھا اور آپکے والد خواہرزادہ
سلطان محمود غزنوی کے ہین اور والدہ شریفہ حضرت کی بی بی مریم خاتون نہایت
عابدہ اور صالحہ تھین اور دختر مولانا وجیہ الدین خجندی کی تھین صاحب کرامت تھین
چنانچہ ایک مرتبہ آپکی والدہ کے یہان شب کو چور آیا فوراً نابینا ہوگیا صبح کو مع زن و
فرزند کے حاضر ہوا اور بی بی صاحبہ کے روبرو الحاح و زاری کی اور مسلمان ہوا اسوقت

Marfat.com
Marfat.com

آپ نے لب مبارک اسکی آنکھوں مین لگایا بینا ہو گیا اُس مریم عمہ نے اُسکا عبد اللہ نام رکھا
اور آخر کو اولیا کبار سے ہوا نقل ہے کہ ایک روز حالت حمل مین آپ کی والدہ کی طبیعت
طرف کنار کے مائل ہوئی پچاز مین ایک درخت تھا اسمین بیچ دو چار بیر توڑے آپ نے شکم مین ایسی
اضطرابی کی کہ انھون نے بیر نہ کھائے آخر پھینکدیے جب آپ جوان ہوئے تو آپ کی والدہ نے
ایک روز از راہ مذاق فرمایا کہ ای فرزند تم نے کوئی شی مشکوک حالت حمل مین نہین کھائی
اسواسطے عظمت بڑی ہوئی آپنے فرمایا کہ آپ تو کھاتین مگر مین کب کھانے دیتا اور بیرون کا
سب ماجرا بیان کیا آپ کی والدہ صاحبہ نہایت حیران ہوئین نقل ہے کہ آپ ایام طفلی
مین مدرسہ ملتان مین پڑھتے تھے ایک روز آپ کی بغل مین کتاب نافع تھی مدرسہ کو
جاتے تھے راستہ مین حضرت قطب الدین بختیار کاکی سے دو چار ہوئے خواجہ صاحب نے فرمایا
کہ ای لڑکے کیا کتاب ہے آپنے کہا کہ نافع ہے خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تجکو نافع کیا نفع دیگی اس کلام
کے سنتے ہی آپ کو جوش آیا اور خدمت خواجہ مین گئے اور قدم مبارک پر سر ڈال دیا اور
نہایت اعتقاد سے مرید ہوئے حضرت خواجہ نے اُسوقت یہ رباعی پڑھی رباعی مقبول
تو جز مقبل جاوید نشد + وز لطف تو ہیچ بندہ نومید نشد + لطفت بکدام ذرہ پیوست دمی
کان ذرہ بہ از ہزار خورشید نشد + نقل ہے کہ جب حضرت خواجہ دہلی مین تشریف لائے
تو کچھ دونک آپکے ہمراہ حضرت شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ آئے حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ
بابا فرید کچھ روز تحصیل علوم ظاہری کرو پھر ہمارے پاس آنا آخر آپ وہان سے رخصت ہوکر
تحصیل علم مین مصروف ہوئے اور پانچ برس کے بعد تحصیل سے فارغ ہو کر پھر خدمت
خواجہ صاحب مین حاضر ہوئے حضرت خواجہ نے ایک حجرہ علیحدہ آپکے واسطے رہنے کو دیا
آپ اُسمین رات دن مجاہدہ اور ریاضت کرتے اور بعد پنجشنبہ کے حضرت خواجہ بھی آپکے
پاس جاتے اور تعلیم فرماتے پھر جب خواجہ صاحب نے کئی روز کے روزون کو حکم دیا چنانچہ کبھی چار
کبھی پانچ روز مین روزہ افطار فرماتے ایک مرتبہ ایک شخص کچھ نان آپکے پاس لایا

Marfat.com
Marfat.com

آپنے وقت افطار اُسکو نوش کیا تھوڑی دیر مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک زاغ منھ مین مردار لئے شاخ درخت پر بیٹھا ہے آپ کو دیکھتے ہی استفراغ ہوا تھوڑی دیر مین حضرت خواجہ تشریف لائے آپنے یہ ماجرا بیان کیا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ فرید اللہ تعالے نے تیرے حال پر بہت رحم کیا کہ نان حرام کو تیرے شکم سے نکالدیا اب جو کچھ غیب سے ملے بے عیب کھا پھر چند روز تک آپنے طے کیا اور کچھ نہ کھایا ایک رات کو نہایت گرسنگی سے بیطاقتی ہوئی آپ زمین پر ہاتھ پانون مارنے لگے کچھ سنگریزے ہاتھ مین آئے اُنکو منھ مین رکھ لیا سب شکر ریزہ ہو گئے چنانچہ اسی سبب سے آپ کو شکر گنج کہتے ہین اور دوسری روایت حضرت کے خطاب گنج شکر کی یہ ہے کہ ملفوظات مین نقل ہے کہ ایک روز آپ کسی مقام پر سر راہ بیٹھے تھے اور ایک سوداگر کچھ شکر بھر کر لیے جاتا تھا آپنے دریافت کیا کہ اسمین کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ اسمین نمک ہے آپنے فرمایا کہ نمک ہی ہوگا جب اُسکو اپنے مقام پر لیجا کر کھولا تو تمام نمک تھا آخر سوداگر حضرت کے قدمون پر گرا اور خطا معاف کرائی پھر شکر ہوئی تیسری نقل یہ ہے کہ جب آپ حجرہ سے باہر تشریف لائے آپ کا پانون بے اختیار حرکت مین آیا گر پڑے ایک ڈھیلا مٹی کا آپکے دہن مبارک مین گرا تمام شکر ہو گیا چوتھے یہ کہ ایام خردسالی مین آپ کی والدہ زیر مصلی ریزے شکر کے رکھکر آپ کو نماز پڑھاتین جب آپ فارغ ہو جاتے تب آپ کی والدہ وہ ریزہ شکر دیدیتین ایک مرتبہ آپ کی والدہ شکر ریزہ رکھنا بھول گئین آپنے حسب عادت قدیم نماز پڑھکر گوشہ مصلے کا جو اُٹھایا تو شکر ریزہ موجود پائے آپ کی والدہ نے یہ حال دیکھکر فرمایا کہ میرا بیٹا بڑا ولی ہوگا نقل ہے کہ ایکبار آپ صحرا مین ریاضت کرتے تھے اور برگ درختان سے افطار کرتے تھے ایک دن تشنگی غالب ہوئی آپ ایک چاہ پر پہونچے منتظر رسن و دلو کے رہے تھوڑی دیر مین آہو آئے اور اُنھون نے کنوئین مین جہان کا شکل فوارہ کے پانی اوپر آگیا آہو پیکر چلے گئے آپنے جناب باری مین عرض کی کہ پروردگار عالم بندہ سے کیا قصور ہوا تھا کہ آہو کے برابر مرتبہ نہوا حکم ہوا کہ فرید الدین تیرا انتظار رسن اور دلو پر تھا اور آہو کا منجھ

ہم پر پھر آپنے چالیس روز تک نفس کو پانی نہ دیا چالیسوین روز جب غلبہ پیاس کا ہوا تو آپنے بجائے
پانی کے خاک منہ مین ڈالی سب شکر ہوگئی اُسوقت ندا ہوئی کہ فریدالدین ہم نے تجکو خطاب
گنج شکر دیا نقل ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے
تو جناب باری سے ایک طبق شکر کا آپکے روبرو آیا اور حکم ہوا کہ تیری امت مین ایک عارف
گنج شکر ہوگا یہ شکر اُسکے خزانہ سے ہی نوش کر اور یارون کو دے چنانچہ آپنے صحابہ کو عنایت کی
نقل ہی کہ جب حضرت قطب المقربین حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ
علیہ دہلی مین تشریف لائے تو خواجہ قطب الدین سے فرمایا کہ بابا قطب الدین تو اپنے خلفاؤن
کو لا چنانچہ آپنے سب کو پیش کیا حضرت خواجہ نے اُنکے حق مین دعا فرمائی اور پھر کہا کہ بابا
کوئی اور بھی باقی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ مسعود نامے فقیر چلہ مین ہی وہ باقی ہی حضرت
خواجہ اور یہ دونون حجرہ مین گئے کواڑ کھولکر دیکھا تو حضرت مین بسبب ضعف کے مطلق
طاقت نہ تھی کہ کھڑے ہوکر تعظیم دین آبدیدہ ہوگئے اور زمین پر سر رکھا حضرت خواجہ کو
اُن پر رحم آیا اور فرمایا کہ بابا کب تک اس بیچارے کو اس ریاضت مین رکھیگا آؤ ہم اور تم
دونون اسکے حق مین دعا کرین چنانچہ دست راست تو خواجہ معین الدین نے اور بازوے
چپ خواجہ قطب الدین نے پکڑا اور کھڑا کیا اور عرض کیا کہ الٰہی فرید کو قبول کر اور بندگان
خاص سے اُسکو فرما آواز آئی کہ فرید کو ہم نے قبول کیا اور فرید فرید دہر ہوگا اس آواز سے
حال حضرت پر طاری ہوا پھر حضرت خواجگان نے اسم اعظم کہ سینہ بہ سینہ پیران عظام سے
چلا آتا تھا انکو بتلایا تمام علم لدنی طرفۃ العین مین منکشف ہوا اور درمیان خدا کے
اور اُنکے کچھ حجاب باقی نہ رہا پھر خواجہ نے دستار خلافت عنایت کی اور سند دی اُس روز
مثل قاضی حمیدالدین ناگوری و مولانا علی کرمانی و ترک خواجہ محمود کے بہت اولیاء اللہ
صاحب کشف و کرامت وہان موجود تھے اُسوقت ایک شیخ نے یہ شعر پڑھا شعر گنج بخش
کیمیا از شکرین شد + یافتہ شاہی ز شاہان جہان + نقل ہی کہ ایک مرتبہ آپ

بسبب ضعف کے چہل قدمی کرنے لگے اور عصا ہاتھ مین لیا تھوڑی دیر مین پھینکدیا حضرت
نظام الدین اولیا حاضر تھے عرض کیا کہ حضور نے عصا کیون پھینک دیا فرمایا کہ اُسوقت عتاب ہوا
کہ ہمارے سوا دوسری شی پر تکیہ کیا نقل ہی کہ جب حضرت خواجہ نے آپکو رخصت سفر کی
دی تو فرمایا کہ بابا فرید مین جانتا ہون کہ تو میرے وقت آخر پر نہ آئیگا اور روز سوم آئیگا
اپنی امانت قاضی حمید الدین سے لے لینا اور آبدیدہ ہوکر رخصت کیا آپ وہان سے ہانسی
ایک روز شب کو خواب مین دیکھا کہ حضرت خواجہ بلاتے ہین آپ اُسی وقت بارادہ دہلی کو چلے
یہان جو آکر دیکھا تو حضرت کا سوم تھا بہت روئے اور مزار اقدس پر جاکر شور وگریہ کیا آخر
قاضی حمید الدین نے وہ خرقہ جو خواجہ نے عنایت کیا تھا آپکے حوالہ کیا آپ یہان سے پھر طرف
ہانسی کے روانہ ہوئے ہر چند لوگون نے الحاح وزاری کی کہ آپ یہان رہین آپکو مفارقت
اپنے پیر کی سخت گذری تھی وہان نرہے اور ہانسی مین چند روز قیام کیا جب ازدحام خلق کا
زیادہ ہوا تو وہان سے بھی گھبراکر طرف اجودھن کے گئے اور وہ گاؤن ویران تھا وہ جگہ خوش
آئی وہان بھی حکام اُس ملک کے معتقد ہوئے آخر وہان سے بھی کوچ کرنے کا ارادہ کیا
کہ حضرت خواجہ سے بشارت ہوئی کہ یہین رہو چنانچہ وہان رہنے لگے ایک روز سلطان
غیاث الدین قدمبوسی کو حاضر ہوا آپکو ازدحام خلایق سے تکدر خاطر ہوا اُسوقت الہام ہوا
کہ فرید ہمارے مخلوق سے اسقدر نفرت کرتا ہی پھر کبھی آپنے ایسا کام نکیا نقل ہی کہ جب
آپ اجودھن مین تشریف لے گئے اول ایک درخت کے تلے قیام کیا اور آپکے ہمراہ چند
درویش تھے ایک روز ایک عورت سر پر لوٹہ دودھ کا بھرا ہوا لیے جاتی تھی آپنے فرمایا کہ مائی
اسمین کیا ہی اور کہان لیے جاتی ہی اُسنے کہا کہ میان صاحب کیا کہون یہان ایک جوگی بڑا
جادوگر ہی اُسنے ہم پر یہ ظلم کر رکھا ہی کہ باری سے روزانہ دودھ سب یہان سے منگاتا ہی اگر کوئی
عذر کرے تو گاے بیمار ہوکر مرجاتی ہی یا تمام دودھ خون ہوجاتا ہی اس عذاب مین ہم لوگ مبتلا ہ
اب مجکو جانے دیجیے ورنہ دیر ہوگی تو نہ معلوم وہ ظالم کس بلا کو مقرر کریگا آپنے اُسکی تشفی کی اور

Marfat.com
Marfat.com

فرمایا کہ دودھ ان درویشون کو پلاوے اُسنے تعمیل حکم کی تھوڑی دیر مین ایک شاگرد اُس
جوگی کا آیا اور اُس عورت کو وہان بیٹھے دیکھکر بہت بُرا بھلا کہنا شروع کیا حضرت نے
فرمایا کہ خاموش ای احمق بیٹھ ایک طرف کو بموجب فرمانے کے فوراً اُسکی زبان بند ہوئی اور
پانون بندھ گئے تھوڑی دیر مین دوسرا شاگرد اُس جوگی کا آیا اُسنے بھی ایسا ہی کچھ بکنا
شروع کیا اُسکی نسبت بھی حضرت نے وہی فرمایا آخر وہ بھی مقید غیبی ہوکر بیٹھ گیا اسی طرح
کئی شاگرد اُسکے آئے اور یون ہی مقید ہوکر بیٹھ بیٹھ گئے آخر وہ جوگی خود آیا اور شاگردون کو
مقید دیکھکر بہت غصہ کیا اور جادو کے زور سے چاہتا تھا کہ شاگردون کو مخلصی دے لیکن
جو کچھ اُسکو یاد تھا وہ حضرت کی برکت سے فراموش ہوگیا آخر یہ سمجھکر کہ یہان جادو کام نکریگا
حضرت سے عفو تقصیر چاہا آپنے فرمایا کہ اس شرط پر تجکو اور تیرے شاگردون کو امان ہوگی
کہ تو اس ملک سے چلا جا اُسنے قبول کیا اور کہا کہ حکم ہو تو اپنا اسباب مکان سے لے لون آپنے
فرمایا کہ تیرے جانے کی اجازت نہین ہی ہان اپنے شاگرد کو بھیجکر منگالے چنانچہ اُسنے اپنے
شاگرد کو بھیجا اور اسباب منگاکر شاگردون کو ساتھ لیکر کسی جانب کو چلا گیا آپ اُس درخت
کے تلے سے اوٹھکر اُس مکان مین تشریف لائے اور فرمایا کہ فقیر کے مکان مین فقیر ہی کو رہنا چاہیے
نقل ہی کہ شہر دیبال پور مین کہ قریب اجودھن کے ہی ایک جوگی رہتا تھا اُسنے یہ اپنے دل مین
اقرار کیا تھا کہ میرے کانون کے مندرے جس درویش کی زیارت سے خود بخود گر جاوینگے اُسکو اپنا
رہبر جانونگا ایک روز آپ کا گذر اُسطرف ہوا جسوقت جوگی کی نگاہ آپ پر پڑی وہ دونون مندرے
کانون سے گر گئے وہ جوگی دل مین سمجھا کہ وہ درویش یہ ہی ہی کہ جسکے لیے مین کہا کرتا تھا
پھر دل مین کہنے لگا کہ اگر یہ درویش دونون مندرون کو اپنے ہاتھ سے زمین مین گاڑ دے
اور اُنسے دو درخت پیدا ہوان تو مین جانون کہ اس سے بڑھکر کوئی صاحب کرامت نہین
آپ کو یہ حال اُسکا منکشف ہوا دونون مندرون کو اپنے ہاتھ سے زمین مین گاڑ دیا
فوراً اُسی دم دو درخت پیدا ہوگئے اور اُسمین پھل آئے اور پھل بالکل مشابہ

Marfat.com
Marfat.com

سُن رسے کے تھے چنانچہ مؤلف کتاب ہذا نے اب کہ چار سو برس گذرے ہین بچشم خود
دیکھا ہی اور وہ درخت اب تک موجود ہین اور طواف گاہ عالم ہین کیھر وہ جوگی مسلمان ہوا
اور چند روز مین رتبۂ ولایت کو پہونچا نقل ہی کہ ایک روز آپ قصبۂ نوشیرہ کو تشریف
لے گئے وہان سواک کرتے تھے ایک دفعہ سواک کو زمین مین گاڑ دیا فوراً ایک درخت
اُسکا ہوگیا جب آپ وہان سے تشریف لائے تو وہ درخت بھی پیچھے پیچھے چلا آپنے کہا
کہ ٹھہر اے درخت وہ نہ ٹھہرا پھر آپنے فرمایا اسی طرح تین مرتبہ کہا چوتھے بار آپنے اُسکو
جڑ سے اوکھاڑ کر زمین پر پھینک دیا شاخ تو زمین پر اور جڑ اوپر ہوگئی وہ درخت اسی طرح
قائم ہوگیا کہ شاخ تو زمین پر ہی اور جڑ اوپر ہی اس درخت کی بھی مؤلف کتاب ہذا نے
بچشم خود زیارت کی ہی اور زیارت گاہ عالم و عالمیان ہی نقل ہی کہ ایک روز آپنے
فرمایا کہ زکوۃ تین طرح پر ہی زکوۃ شریعت و زکوۃ طریقت و زکوۃ حقیقت پس زکوۃ
شریعت یہ ہی کہ چالیس درم مین سے پانچ درم خیرات کرے اور زکوۃ طریقت یہ ہی کہ چالیس
درم سے پانچ درم اپنے پاس رکھے اور باقی کُل خیرات کرے اور زکوۃ حقیقت یہ ہی کہ کُل
چالیس درم خیرات کرے تا سوائے خدا اور رسولؐ کے کچھ باقی نہ رہے اسواسطے کہ درویشی
خود فروشی اور بیہوشی کا نام ہی اور شیخ شہاب الدین سہروردی کو دیکھا کہ ہر روز دس
ہزار درم یا کم و بیش اُنکے پاس فتوح کے آتے سب کو خدا کی راہ مین ایثار کرتے تھے
شام کو ایک فلوس اپنے پاس نہ رکھتے اور فرمایا کہ لکھا دیکھا ہی کہ ایک
وقت مالک دینار آگے ایک درویش کے گئے دو روٹیان جو کی موجود تھین اور
بے نمک تھین مالک کے آگے لا کر رکھین مالک نے کہا کہ اگر نمک تھوڑا سا ہو تو لاؤ اوس
درویش کی دختر نے یہ سُنکر ایک کٹورا مسی کہ وہی گھر مین تھا نکالا اور بقال کے یہان
گرو رکھ کر اُسکا نمک لائی مالک نے کہا کیا قناعت ہی دختر درویش نے جواب دیا کہ
اے مالک اگر قناعت ہوتی تو کٹورا گرو رکھنے کو نہ نکلتا اور ہم کو کئی برس گذرے ہین کہ

نمک کی صورت نہین دیکھی آج تیرے سبب سے نمک دیکھا ہی اُسوقت حضرت شیخ بدرالدین
داماد مالک دینار پہونچے اور مالک سے سوال کیا کہ اسراف کیا ہی آپنے فرمایا کہ جو کوئی صدقہ
بے نیت دے وہ اسراف ہی اور خداوند تعالے کے واسطے نہ دے وہ اسراف ہی اگر تمام
عالم خداوند تعالے کے واسطے دیوے وہ اسراف نہین ہی نقل ہی کہ ایک وقت ذکر
درویشی کا آیا حضرت بابا شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ درویشی پردہ پوشی کو کہتے ہین
اور فرمایا کہ درویش کو چار چیز چاہیے اول آنکھ کو کور کرے تو عیب خلائق کا نہ دیکھے دوسرے
کان کو کر کرے کہ تو کوئی ناشنیدنی نہ سنے تیسرے زبان کو گنگ کرے کہ سوائے ذکر خداوند تعالے
جل شانہ کے کچھ منھ سے نہ نکلے چوتھے دست و پا کو واسطے ماسوا اللہ کے حرکت نہ دے
کسی نے کہا ہی شعر چشم بند و لب ببند و گوش بند ✽ گر نہ بینی سر حق بر ما بخند ✽
اور کہا کہ جسمین یہ چار خصلتین ہون وہ درویش ہی ہر چند کہ لباس دنیا دی مین ہو
وگرنہ کاذب ہی اور درویش نہین ہی اور فرمایا کہ اصل اس طریق کی حضوری دل ہی اور
حضوری دل اُسوقت حاصل ہو کہ لقمہ حرام سے پرہیز کرے اور صحبت اہل دنیا سے متنفر ہو
اور فرمایا کہ اپنے گرم کام کو آدمیون کی سرد باتون پر نچھوڑے اور فرمایا کہ روزہ آدمی
معراج سالکون کی ہی اور فرمایا کہ الآفۃ فی التدبیر والسلامۃ فی التسلیم اور ہمیشہ
آپ یہ کلمہ فرماتے اور بیہوش ہو جاتے وہ یہ ہی کہ جو آنکھ بغیر حق کے نظارہ کرے اندھی بہتر
اور جو کان سوائے اُسکے ذکر کے سُنے کرہ بہتر ہی اور جو زبان سوائے ذکر حق سبحانہ کے گویا ہو
گنگ بہتر ہی اور جو جسم کہ اُسکی طلب مین تساہل کرے مردہ بہتر ہی اور فرمایا کہ
عقلمند آدمی وہ ہی کہ جو ماسوا اللہ کے جملہ کو ترک کرے اور ہمیشگی اُسکے واسطے ہی کہ جو پہلے
مرنے سے مرگیا اور غنی وہ ہی جو قانع ہی اور فقیر وہ ہی کہ جسنے قناعت ترک کی اور فرمایا
کہ الفقیر بین العلماء کالبدر بین کواکب السماء ایک روز کمال ذوق سے آپ سر بسجدہ
ہوکر کہنے لگے کہ الٰہی اگر تو مجھکو دوزخ مین بھیجے تو اندیشہ نہین کرتا ہون بلکہ شوق سے

Marfat.com
Marfat.com

ایسی فریاد کرون کہ اہل دوزخ نالہ و فریاد سے باز رہین نقل ہی کہ ایک روز ذکر
سماع کا ہوا آپنے فرمایا کہ سبحان اللہ ایک تو وہ ہی کہ جلکر خاکستر ہوگیا اور دوسرا ابھی
اختلاف ہی مین ہی نقل ہی کہ جب حضرت بہاء الدین زکریا نے رحلت فرمائی آپ واسطے
تعزیت کے ملتان تشریف لیگئے اُنکے فرزند شیخ صدرالدین نے عرض کی کہ یا حضرت
دو سبب سے ہجوم خلائق کا یہان بہت رہتا ہی اور یہ اچھا نہین ہی اور وہ دو سبب
یہ ہین کہ ایک چاہِ خانقاہ کا رہٹ خود بخود چلتا ہی اور پانی حوض مین جاتا ہی دوسرے
یہ ہی کہ ہاتھ حضرت زکریا کا وقت زیارت خلائق کے قبر سے باہر نکلتا ہی اور یہ دونون
باتین درویشی کے خلاف ہین کہ اسمین اظہار کرامت ہی آپنے مراقبہ کیا اور ایک خادم سے
فرمایا کہ بر سر چاہ جاکر باواز بلند کہہ کہ ای دیو یہان سے چلا جا فرید الدین کا حکم ہی چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ وہ رہٹ کا چلنا موقوف ہوگیا دوسرے روز آپ مزار پر تشریف لیگئے
اور ایک لوٹہ مین پانی گرم کراکر اپنے دست مبارک مین لیا جب ہاتھ حضرت زکریا کا قبر
سے نکلا آپنے پانی اُسمین ڈالا وہ ہاتھ اندر چلا گیا پھر نکلا پھر پانی ڈالا اسی طرح تین
مرتبہ ہوا پھر نہین نکلا اور ابتک موقوف ہی شیخ صدرالدین نے دریافت کیا کہ حضرت
یہ کیا اسرار ہی آپنے فرمایا کہ چاہ پر ایک دیو مرید حضرت زکریا کا تھا کہ وہ اس خدمت مین
مصروف تھا اب وہ چلا گیا اور وقت غسل کے ناف اُنکی خشک رہ گئی تھی اب جو پانی
ہم نے دیا وہ تر ہوگئی اور یہ ہی امر تم سے اُنکی روح نے ظاہر کیا تھا نقل ہی کہ
ایک وقت شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا نے حضرت سے درخواست کی کہ شیخ
جمال ہانوی کو ہمین عنایت کیجیے آپنے فرمایا کہ کوئی بھی اپنا جمال کسی کو دیتا ہی پھر بعد چند
اُنھون نے یہی درخواست کی پھر آپنے عذر کردیا آخر شیخ الاسلام نے شیخ جمال ہانوی
کے دل کوشش کیا شیخ موصوف نے حضرت سے عرض کیا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو بہاء الدین
زکریا سے ملاقات کرون آپ خاموش ہوگئے پھر عرض کیا کہ اجازت ہو تیسری بار آپنے

Marfat.com
Marfat.com

فرمایا کہ جا اپنا منھ کالا کر یہ فرماتے ہی تمام نعمت اُنکی صلب ہوگئی اور منھ سیاہ ہوگیا اور جنون سا ہوگیا آخر وہان سے چلے گئے اور صحرا نوردی اختیار کی رات دن بنجور و خواب مجنونانہ جنگل مین پھرتے اور نہایت حال ابتر ہوگیا اور آپنے اپنے اصحاب کو حکم دیا تھا کہ کوئی شخص اسکی مجھسے سعی نکرے لوگ ہر چند چاہتے تھے کہ انکا قصور معاف کرائین الا خوف سے عرض نکر سکتے تھے ایک روز عالم نامے سوداگر اُس دشت مین گذرا اُسکو شیخ جمال کا حال دیکھکر کمال رحم آیا وہان سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا آپ اُس سے محبت کرتے تھے استفسار حال فرمایا اُسنے اپنا ماجرا بیان کیا اور بعد کو شیخ جمال کا حال عرض کیا کہ کمال درجہ خراب ہی آپنے فرمایا کہ جمال نے بہت تکلیف پائی اچھا اب اُسکو بلا لو اصحاب و ان کے منتظر اُسکے تھے ایک درویش کو اُسکے پاس بھیجنا چاہا آپنے فرمایا کہ یہ رباعی ہماری طرف سے اُسکو بھیجو وہ یہ ہی۔ رباعی رو گرد جہان بگرد یا آیلہ کن ✤ گر ہمچو منے پائی مارا ہلہ کن ✤ یک صبح باخلاص بیا بر در ما ✤ گر کار تو برنیاید انگہ گلہ کن ✤ جسوقت شیخ کے پاس یہ رباعی پہونچی فوراً حاضر ہوئے اور قدم مبارک سر پر رکھکر بہت روئے آپنے فرمایا کہ ہم نے تیرا مرتبہ اول سے بھی زیادہ کیا اور جمال ہمارا قطب عالم ہی چنانچہ اسی وقت عرش سے تحت الثری تک بالکل اُنپر منکشف ہوا اور رنگ چہرے کا ہیئت اصل پر آگیا اور اول سے بھی زیادہ نعمت پائی نقل ہی کہ شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا کی ایک کنیز نہایت حسین تھی اور شیخ کو اُسکی جانب توجہ کمال تھی لیکن ایک داغ اُسکے رخسارہ پر مثل داغ رخ قمر کے تھا اور شیخ نے دوا اور دعا اسکے واسطے بہت کی کسی طرح بہتر نہوا ایک روز حضرت قطب الموحدین شیخ کے یہان مہمان ہوئے شیخ نے اسی نظر سے اُس ... کو شاید اُسکا خیال آجائے اور انکی توجہ سے وہ داغ مٹجائے اُس کنیز ... جب حضرت وضو کو پانی مانگین تو تو خود لوٹہ مین پانی لیجا کر وضو کرانا اور چہرہ کو ... چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپنے وضو کے واسطے پانی مانگا وہ کنیز لیکر گئی اور وضو کرانے لگی

آپ کی نگاہ جو چہرہ پر گئی کشف باطن سے درخواست حضرت شیخ کی معلوم کی اور بلا خط لوح
محفوظ مین مستغرق ہوئے کنیز نے پانی ڈالنا شروع کیا حتی کہ کئی لوٹہ ڈالے وہ دل مین سمجھی
کہ شاید آپ محو حسن وجمال میرے کے ہوئے ہین اسمین سب پانی خرچ ہوگیا وہ کنیز شیخ کے پاس
گئی اور یہ ماجرا بیان کیا شیخ نے جل. پانی بھر کر دیا اور کہا کہ جا پھر اُسی طرح اُسنے پانی ڈالنا شروع
کیا اور آپ مستغرق رہے تیسری بار بھی یہی نوبت پہونچی چوتھی بار آپنے سر اوپر اُٹھایا اور
اُسکے چہرہ کی طرف دیکھا فوراً وہ داغ جاتا رہا آپنے فرمایا کہ ای ہمشیر اب جا خداوند تعالے
نے تیرا کام بنا دیا وہ کنیز روبرو شیخ کے گئی شیخ نے جو دیکھا کہ داغ کا نشان نہین بہت
خوش ہوئے لیکن دل مین کہنے لگے کہ مین نے جناب باری مین اسقدر التجا کی اور وہ قبول
نہ ہوئی اور بھائی فریدالدین کی ایک توجہ نے داغ کھو دیا اسی وقت شیخ کو الہام ہوا کہ فرید
کا آج کے روز چلہ تمام ہوا ہے ہم نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ تو ہماری خاطر کر اور تو جو کچھ ہم سے
طلب کریگا وہ ہم عنایت کرینگے چنانچہ اُسنے ایک ادنے معاملہ کے واسطے ہم سے کہا ہم کیونکر
اُسکا کہا نہ کرتے نقل ہے کہ محمد شاہ درویش کا بھائی حالت جانکنی مین تھا وہ بحالت
اضطراب حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے دیکھ کر فرمایا کہ محمد شاہ اسقدر پریشان
کیون ہو تمہارے بھائی کو خداوند تعالے نے صحت دی جاؤ گھر کو چنانچہ وہ گھر آکر دیکھے
تو بھائی اُسکا اچھی طرح ہے نقل ہے کہ ایک گروہ درویشون کا حضرت کی خدمت مین آیا
اور عرض کیا کہ ہم مسافر ہین اور ہمارے پاس خرچ نہین ہے آپنے خستہ ہائے خرما اُنکے حوالہ
کین وہ لیکر باہر آئے اور ارادہ اُنکے پھینکنے کا کیا جب اُنپر نظر کی تو زر سرخ نظر آیا اُنکو
فروخت کرکے کام مین لائے نقل ہے کہ آپنے ایک قطعہ زمین کا خرید کیا تھا کسی
شخص نے حاکم کے یہان نالش کردی کہ وہ ملکیت میری ہے اور حاکم کو آپ کی ذات سے
ایکطرح کا حسد تھا حاکم نے آپکے پاس آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ یا تو وکیل اور سند کو بھیجیے
یا دو گواہ ہمراہ بھیجیے آپنے فرمایا کہ بابا وہ زمین خرید کی ہوئی فقیر کی ہے حاکم نے نہ مانا آپنے

Marfat.com
Marfat.com

کہلا بھیجا کہ اُس حاکم سرشکستہ سے کہو کہ جا اُس زمین سے دریافت کر دہ آپ کہدیگی حاکم مع علما
وغیرہ کے اور آپ کے وکیل کے اُس زمین پر گیا اور آواز بلند سے کہا کہ اے زمین تو مالک کسکی ہی
کچھ آواز نہ آئی پھر اُسنے کہا پھر آواز نہ آئی حاکم نے کہا کہ کہین زمین بھی بولتی ہی آمین آپ کے
وکیل نے بدرشتی کہا کہ اے زمین حکم ہی حضرت کا کہ حق حق بیان کر دے اُسی وقت زمین سے
آواز آئی کہ مین ملک حضرت شکر گنج کی ہون حاکم نے مدعی سے کہا کہ اسے تیرا دعوی غلط ہی اور
وہان سے واپس آیا جب مکان کے قریب آیا اور گھوڑے سے اوترنا چاہا رکاب مین سے پانون نکل گیا
سر کے بل گرا فوراً سر ٹوٹ گیا **نقل** ہی کہ ایکبار آپ سیوستان کو تشریف لیگئے اور شیخ اوحدالدین
کرمانی کے گھر مہمان ہوئے اس اثنا مین چار درویش اور آئے اور بعد فراغ طعام کے ذکر
کرامت کا درمیان مین آیا سب نے کہا کہ اس جلسہ مین جو صاحب کمال ہو اظہار کمال کرے اُن
چارون نے کہا کہ ہم لوگ مہمان ہین اور شیخ اوحدالدین میزبان اول شیخ موصوف کی
طرف ہدایت ہو شیخ نے کہا کہ اس شہر کا بادشاہ مجھسے اعتقاد فاسد رکھتا ہی آج میدان سے
سلامت بچ نہ جائیگا تھوڑی دیر نگذری کہ شور و غل پیدا ہوا کہ بادشاہ میدان مین گھوڑا
پھرا رہا تھا ناگاہ اُس پر سے گر پڑا اور مر گیا پھر حضرت کی طرف لوگون نے دیکھا آپنے مراقبہ کیا
اور پھر سر اُٹھا کر فرمایا کہ سب صاحب سامنے کو نظر کرین سب نے جب نظر کی حضرت کو اور اپنے کو
حرم بیت اللہ مین پایا اور کچھ ایسا نظر آیا کہ سب حیران رہے بعد وہ اُن چارون درویشون نے
کہا کہ یہ کمال ہی اور پھر چارون نے مراقبہ کیا اور اپنے اپنے خرقہ مین سر ڈالا تھوڑی دیر مین
وہ چارون غائب ہو گئے اور خرقہ اُنکے وہین پڑے رہے **نقل** ہی کہ ایک درویش
بیت المقدس سے آیا اور قدمبوسی کر کے حیران ہوا آخر اُس سے نہ رہا گیا عرض کی کہ حضرت
آپ سے تو بیت المقدس مین ملاقات ہوئی تھی آپنے فرمایا کہ مین نہونگا اُسنے کہا کہ آپ ہی تھے
اور آپ سے مینے دریافت کیا تھا کہ آپ کا نام کیا ہی تو آپنے فریدالدین اجودھنی بتلادیا تھا
اور مینے وعدہ کیا تھا کہ اجودھن مین حاضر ہونگا شاید آپنے پہچانا نہین حضرت نے فرمایا کہ اور ہی

Marfat.com
Marfat.com

کچھ کہا تھا اسوقت درویش کو یاد آیا کہ حضرت نے منع کیا تھا کہ اس راز کو افشا نہ کرنا فقیر
شرمندہ ہوا حضرت نے کہا کہ ای عزیز مردان خدا ہر جگہ موجود ہوتے ہین اور روبرو انکے
عرش و کرسی ہی اور بیت المقدس تو یہین ہی درویش خاموش ہوا اور اپنی عہد شکنی سے
منفعل ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ آنکھین بند کر اُسنے آنکھین بند کین جس جس شی کا نام زبان مبارک سے
نکلا تھا عرش و کرسی و بیت المقدس سب کا مشاہدہ کیا فقیر نے یہ کرامت دیکھکر نعرہ مارا اور
بیہوش ہوگیا بعد آنے ہوش کے غلامی سے مشرف ہوا اور چند روز مین خلافت پر پہنچی
اور ولی زمانہ ہوا نقل ہی کہ ایک شخص آپ کی خدمت مین حاضر ہوا عند التذکرہ حضرت نے
دریافت فرمایا کہ ای برادر تو نے سیاحی بہت کی ہی اور ہمارا یار دیرینہ ہی راست راست بیان
کر کہ کیا عجائبات ملاحظہ کیے اسنے عرض کی کہ ملک اوجہ مین درویش بڑے عابد و زاہد ہین
دیکھے یہ ذکر سنکر آپ کو شوق معائنہ اوجہ کا ہوا وضو کے بہانہ سے آپ باہر آئے و نیز تھوڑی
تھوڑی دیر مین تشریف لائے حضرت نظام الدین حاضر تھے عرض کیا کہ حضرت اسوقت
کہان تشریف لیگئے تھے آپنے فرمایا کہ اس شخص نے اوجہ کے عابدون کا بیان کیا تھا
مجکو اُنکے دیکھنے کا شوق ہوا اسوقت وہان گیا تھا اور ایک ایک شخص کو دیکھا سب
دوکاندار ہین نقل ہی کہ ایکبار آپ ملک مالوہ مین سیاحی کے واسطے تشریف لیگئے
متصل قصبہ برودہ کے کہ پرگنہ بجنور سے ہی متصل تالاب کے ایک درخت بڑ کا تھا
اُسکے نیچے بیٹھ گئے ناگاہ آندھی زور شور سے اٹھی اور جس ڈالے کے نیچے آپ تشریف رکھتے تھے
وہ جڑ سے ٹوٹا آپ کو آواز ٹوٹنے کی آئی نگاہ کر کے اوپر دیکھا وہ ڈالا کہ مثل درخت کلان کے تھا
معلق رہا چنانچہ آج تک کہ چار سو برس گذرے ہین اسی طرح وہ ڈالا معلق ہی اور شیر بچہ
اور معلق اُس درخت سے جدا ہی زیارت گاہ خلائق ہی نقل ہی کہ ایک شخص بارادہ
قدمبوسی دہلی سے روانہ ہوا راہ مین اتفاق ایک مطربہ کے ساتھ راہ مین پہنچے کا
وہ عورت نہایت بیحیا تھی ایسی حرکت کی کہ بیچارہ دام تزویر مین آگیا اور مستعد

حرام کاری کا ہوا ناگاہ ایک طمانچہ اُسکے منہ پر غیب سے لگا وہ شخص حرام سے باز آیا جب خدمت
اقدس مین حاضر ہوا بلا حظہ اُس شخص کے حضرت نے فرمایا کہ فلان تاریخ تجھکو اللہ تعالے نے
کسطرح محفوظ رکھا وہ شخص منفعل ہوا اور تائب ہو کر بیعت سے مشرف ہوا چنانچہ تھوڑے
دنون مین رتبہ ولایت پر پہونچا نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص آیا حضرت نے اُسکو
کھانا عنایت کیا اُسنے نہ کھایا اور عرض کی کہ مین دہلی مین رہتا ہون پادشاہ کے
حکم سے فوج نے اُس شہر کو تاراج کیا اور زن و بچہ پکڑ لے گئے چنانچہ میری عورت بھی اُسی
لوٹ مین گئی اور مجکو اُس عورت سے کمال عشق تھا کہ بغیر اُسکے زندگی حرام ہے اور جب تک
وہ نہ آئیگی ہرگز کچھ نہ کھاؤنگا آپنے فرمایا صبر کر تھوڑی دیر مین ایک [illegible] کسی بزرگ کا [illegible]
اور اُسنے عرض کی کہ مجکو بادشاہ نے بلا قصور معطل کر دیا ہے آپنے فرمایا کہ اب تو بادشاہ کے
پاس جا وہ تجھپر بہت عنایت کریگا اور خلعت دیگا اور ایک کنیز تیرے حوالے کریگا تو اُس عورت کو
ہرگز نہ رکھنا اور اس شخص کے حوالہ کر دینا اُسنے اقرار کیا اور اُس شخص کو ہمراہ لے کر بادشاہ
کی خدمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے کمال شفقت فرمائی اور اُسکو پھر بحال کیا اور خلعت
خاص مرحمت فرمایا اور ایک کنیز اُسکو عنایت کی اُسنے اُس عورت کو بلا ملاحظہ حوالہ
اُس شخص کے کر دیا جب وہ مکان پر آیا دیکھا تو اُسکی عورت ہے نہایت خوش ہوا اور حضرت
کی خدمت مین حاضر ہو کر شکریہ ادا کیا اور اپنے گھر کو گیا نقل ہے کہ ایک روز شیخ بہاء الدین
زکریا کو عالم غیب سے الہام ہوا کہ جو کوئی آج تیری صورت دیکھیگا کل کو اُسپر آتش دوزخ
حرام ہے شیخ نے اس نظر سے کہ کوچہ و بازار مین پھرنے سے بہت مخلوق دیکھیگی اُسی نیت سے
چنڈول پر سوار ہو کر کوچہ و بازار مین گشت کرنا شروع کیا اور مخلوق جوق جوق دیکھنے کو
جاتی تھی تمام شہر مین شور و غوغا تھا سیان تھورا غلام حضرت شکر گنج کا بازار مین
موجود تھا پوچھا کہ آج کیسا شور ہے لوگون نے یہ قصہ بیان کیا جب چنڈول قریب آیا تب
تھورا نے اُسطرف سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ اگر کفش برداری شکر گنج سے آتش دوزخ حرام ہو

Marfat.com
Marfat.com

تو دیکھی صورت شیخ بہاء الدین سے دوزخ منظور ہی جب وہ صادق العقیدت آپ کی خدمت
مین حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ میان تھوڑا کمان تھے اور کیا دیکھا اُنھون نے سب حال عرض کیا
یہ سنکر آپ کو ایک حالت طاری ہوئی اور فرمایا کہ شاید بھائی زکریا کو اب کی مرتبہ یہ مرتبہ
حاصل ہوا ہی اس فقیر کو بارہا ایسا حکم ہوا ہی اور کبھی اعلان نکیا اور اب حکم ہوا ہی کہ مرید اور
مریدان مرید کہ قیامت تک جو تیرے سلسلہ مین داخل ہونگے اُنپر آتش دوزخ حرام ہی
الحمد للہ کہ یہ گنہگار روسیاہ بھی اُس سلسلۂ عالیہ مین منسلک ہی بہ برکت قدوم فیض لزوم
آنحضرت کے آتش دوزخ سے نجات پائیگا اور بخشا جائیگا نقل ہی کہ جب شیخ بہاء الدین
زکریا نے رحلت فرمائی تو حضرت کو عالم غیب سے الہام ہوا حضرت کو بسماعت اس حال کے کمال رقت
اور حالت طاری ہوئی کیونکہ شیخ سے حضرت کو ازبس محبت تھی اول تو برادر خالہ زاد حضرت
کے تھے دوسرے ایام ہدایت مین دونون صاحب ہم سفر رہے ہین جب آپ کو ہوش آیا تو آپنے
جلسہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اسوقت برادر بہاء الدین کی روح کو برادر شیخ شہاب الدین
سہروردی آسمان پر لیے جاتے ہین سب صاحب نماز جنازہ پڑھو چنانچہ اسی وقت نماز ادا کی
اور فاتحہ پڑھا بعد تھوڑے دنون کے خبر آئی کہ فلان وقت اور فلان تاریخ شیخ نے انتقال کیا
اور وہ وہی وقت تھا نقل ہی کہ ایک وقت شیخ بہاء الدین زکریا نے حضرت کو رقعہ
مین لکھا کہ ہمارے اور آپکے عشق بازی ہی آپنے اُسکے جواب مین لکھا کہ عشق ہی بازی
نہین ہی نقل ہی کہ جب آپ دہلی مین تشریف لیگئے تو غیاث الدین بلبن بادشاہ کو
حضرت سے کمال اعتقاد ہوا اور مرید ہوا اور ہر روز زیارت کو حاضر ہوتا ایک روز اُسنے
عرض کی کہ مین تو حضور کی زیارت سے مشرف ہوتا ہون لیکن مستورات اس نعمت سے
محروم ہین اگر یہان حاضر ہون تو شاید خلاف مزاج حضور کے ہو اگر حضور قدم رنجہ فرماکر
ایکبار اپنے دیدار فیض انوار سے اُن لوگون کو مشرف فرماوین تو وہ لوگ بھی اپنے
مقصد کو پہونچین حضرت نے وعدہ کیا اور بعد نماز جمعہ قلعہ شاہی کو تشریف لیگئے بادشاہ

استقبال کرکے محل مین لیگیا تمام بیگمات شاہی آتی گیئن اور قدمبوسی سے مشرف ہوتی گیئن آپنے آنکھین نیچی کر رکھی تھین کسی کی جانب کو ندیکھا اسمین بادشاہ کی دختر ہزیرہ بانو نامے آیئن آپ نے فوراً سر بالا کرکے اُنکی طرف دیکھا اور پھر نظر اُٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر آپ وہان سے اپنے حرم گاہ کو تشریف لیگئے بادشاہ کو یہ خیال گذرا کہ حضرت نے جو دو بار دختر کی طرف دیکھا شاید منظور نظر ہی فوراً وزیر کو بُلا کر کہا کہ اسی وقت تو حضرت کی خدمت مین جا اور ہماری طرف سے آداب عرض کر اور کہہ کہ لونڈی حضور کی خدمت کے واسطے حاضر ہی حضور قبول فرمائین وزیر گیا اور آپ سے جاکر عرض کی کہ بادشاہ نے آداب عرض کیا ہی اور یہ کہا ہی کہ میری آرزو یہ ہی کہ میری دختر کو حضور کنیزی مین قبول فرمائین آپنے تبسم کیا اور فرمایا کہ مین بھی مجبور ہون کہ حکم اسی طرح ہی گو مینے عذر کیے کہ تعلقات سے محفوظ رہون مگر کوئی عذر پذیرا نہوا اور حکم ہوا کہ ہم تیرا نکاح اس دختر کے ساتھ کرینگے چنانچہ جسوقت وہ روبرو آئی حکم ہوا کہ آنکھ اُٹھا کر دیکھ ہم نے دو مرتبہ دیکھا بادشاہ سے کہدو کہ بحکم خداوند تعالے ہم کو منظور ہی وزیر رخصت ہوا اور بادشاہ سے جاکر یہ ماجرا بیان کیا بادشاہ بہت خوش ہوا اور سجدہ شکر ادا کیا اور سامان شادی فراہم کرکے ایک روز اُس ہزیرہ صفت کو آفتاب عالمتاب کے ساتھ منعقد کیا اور اسباب شاہانہ جہیز مین دیا جب وہ شاہزادی مع سامان شاہی اور صد ہا کنیزکے دولتخانہ حضور مین تشریف لائی آپ شب کو گھر مین تشریف لائے اور دیکھا کہ شاہزادی چھپر کھٹ طلائی پر آرام کرتی ہی اور تمام مکان سامان نقرہ و طلائی سے پُر ہی آپ حیرت مین رہے اور مصلا ایک گوشہ مین بچھا کر عبادت مین مصروف ہوئے بی بی صاحبہ نے جو یہ دیکھا چھپر کھٹ سے اُتر کر حضرت کے روبرو دست بستہ استادہ رہین صبح کو آپ نماز سے فارغ ہو کر باہر تشریف لیگئے جب شام ہوئی روز اول کی طرح پھر عبادت مین مصروف ہوئے اسی طرح تین روز تک یہی صورت رہی چوتھے روز بی بی صاحبہ نے عرض کی کہ کیا قصور ہوا ہی کہ حضور کوئی خدمت نہین لیتے ہین اور نہ کلام ہوتے ہین آپنے فرمایا کہ بی بی رضامندی فقیر رضائے حق سبحانہ مین ہی اگر رضامندی حق کی چاہتی ہو تو دنیا کو ترک کرو

کیونکہ دشمن خدا ہی اور دشمن فقیر اور تم ہمارے اور خداوند تعالے کے دشمن سے محبت رکھتی ہو جو
کیونکہ تم سے موانست ہو اس تمام مال و متاع دنیوی کو راہ خدا مین ایثار کرو اور لباس فقیرانہ
پہنو اور اسکو دشمن سمجھو کیونکہ دشمن کو کوئی بھی پاس رکھتا ہی اسوقت ہم تم سے محبت کرینگے
بی بی نے جو یہ مقال زبان مبارک سے سُنا فی الفور تمام مال و متاع راہ خدا مین تصدق کیا
حالانکہ پارچہ جسم بھی اتار کر دے دیئے اور حضرت کی چادر سے ستر پوشی کیا آپ اسوقت باہر
تشریف لائے اور فرمایا کہ کوئی ہمت رکھتا ہی کہ ایک جوڑا پلاس کا لا دے اور ہماری اہلخانہ کو دے
ہمارے پاس اسوقت کچھ نہین ہی شیخ محمود موئنہ دوز اُٹھے اور ایک جوڑا پلاس کا لائے آپنے
فرمایا کہ اُسکو نیل مین رنگ کر لاؤ وہ رنگا لائے آپنے ایک ازار اور کرتہ اور چادر اُسمین سے
قطع کر کے بی بی صاحبہ کو دی اُس نوباوہ گلستان سلطنت نے اُس جامہ کو پہنا اور
کچھ خیال نکیا **نظم** یارو یہ مقام غور کا ہی + دیکھو اسے کہتے ہین عنایت + جو حق نے
کیا کرم تو اکبار + اک لمحہ مین بدلی اُنکی عادت + وہ ہند کے بادشہ کی بیٹی + اور اُسکی
ہوا آہ ایسی صورت + ریشم سے بدن ہو جسکا منقوش + وہ پہنے پلاس نیل رنگت +
جس گل کو ہوا سے بھی خلل ہو + اب اُسکو نہ دھوپ سے ہو نفرت + اچھون کا یہ مرتبہ ہی دیکھو
دنیا سے نہین ہی اُنکو الفت + واقع مین یہ دشمن خداوند + ہی سخت بلا و رنج و آفت +
دیتا ہی جنھین خدا یہان ہوش + سمجھے ہین سدا وہ اسپہ لعنت + دو دن کا ہی شعبدہ یہ
دنیا + ہرگز نہین اسکی کچھ حقیقت + یارو اسے ترک دل سے کردو + ہرگز نکرو تم اس سے
رغبت + اچھون نے اسے نہ منھ لگایا + دانا کو رہی ہی اس سے نفرت + بادشاہ کو یہ
خبر پہونچی کہ اسطرح شاہزادی نے سب مال و متاع ایثار کیا اُس سے دو چند پھر بھیجا حضرت
بی بی نے اُس سب کو بھی اُسی وقت خیرات کیا تیسری بار پادشاہ نے بھیجا اُسی طرح
وہ بھی تصدق کیا اور کچھ نہ رکھا البتہ منجملہ تین سو کنیز کے جب اُنکی نوبت آئی تو حضرت
بی بی نے حضرت سے عرض کی کہ ان تین سے دو ایک کنیز جو لائق خدمت ہون انکو رہنے دیجیے اور

Marfat.com
Marfat.com

باقی کو رخصت دیجیے حضرت نے دو کنیز ایک تارہ نامے دوسری شکر انکو رکھ لیا پھر حضرت بی بی نے
عرض کی کہ حضرت اب یہان رہنا مناسب نہین ہی پادشاہ ہر بار ایسی ہی تکلیف دیگا اس سے
یہ بہتر ہی کہ کسی اور ملک کو تشریف لیجلیے کیونکہ جب مین فقر و فاقہ سے بسر کرون اور باپ میرا
بادشاہ دہلی ہو وہ کب روا رکھیگا کہ مجھے اس حال مین دیکھ سکے اس سے بہتر ہی کہ ایسی جگہ
چلین جہان اُسکو ہمارے حال سے مطلق خبر نہو حضرت نے یہ بات پسند فرمائی اور دہلی سے خفیہ
طور پر روانہ پاک پٹن کے ہوئے اور اپنی جگہ پر اپنے بھائی نجیب الدین متوکل کو کہ آپ کے خلیفہ تھے ارشاد
خلق کے واسطے چھوڑا حضرت بی بی صاحبہ سے چھ فرزند اور تین دختر تولد ہوئین اور اُنسے
اولاد کثیر عالم مین ہوئین اور چھوٹے صاحبزادہ شیخ عبد اللہ کو مفسدون نے ایام خردسالی مین
شہید کیا اور وہ عبد اللہ بیابانی مشہور ہین اور مزار اُنکا قریب روضہ منورہ کے ہی شہادت
آپ کی جسطرح ہوئی ہی سب پر روشن ہی اول صاحبزادہ بدر الدین سلمان اور اُنسے چھ فرزند
اور پانچ دختر تولد ہوئے اور یہ جانشین حضرت کے ہوئے مزار انکا قریب مزار حضرت کے
پہلو مین ہی دوسرے شیخ شہاب الدین گنج علم کہ اُنکے پانچ فرزند تھے مرقد اُنکا بھی قریب
روضہ کے ہی تیسرے شیخ نظام الدین شہید کہ اُنسے دو فرزند ہوئے اُنکا مرقد مشہور ہی چوتھے
شیخ یعقوب مرقد اُنکا معلوم نہین کہتے ہین کہ وہ رجال الغیب مین داخل ہوئے اُنکے بھی
دو فرزند تھے پانچوین شیخ عبد اللہ شہید کہ ذکر انکا اُوپر گذرا چھٹے شیخ نصر الدین کہ شکم بی بی
تارہ سے اور بعضے کہتے ہین کہ متبنّٰی تھے اُنسے چھ فرزند ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ بی بی کلثوم
کے ہمراہ آئے تھے واللہ اعلم بالصواب مرقد اُنکا موضع چاولیانہ مین ہی اور مزار آپ کے
والد کا اور آپکے بھائی اعزالدین محمود کا وہان ہی جہان آپ کوئین مین لٹکے تھے اور چلہ
کھینچا تھا اور اولاد امجاد آپ کی تمام عالم مین سکونت رکھتے ہین اور دہلی اور دکن
اور گجرات اور لاہور مین رہتے ہین اور اسماے دختران کے اسطرح پر ہین اول بی بی فاطمہ
دوسری بی بی شریفہ تیسری بی بی مستورہ بی بی فاطمہ کہ شیخ بدر الدین اسحاق کو منسوب ہوئین

Marfat.com
Marfat.com

اُنسے خواجہ محمد اور خواجہ موسے تولد ہوئے اور اُنسے بھی اولاد بہت ہی اور بی بی شریفہ جوانی
مین بیوہ ہوئین اُنسے اولاد نہین ہی اور بی بی مستورہ شیخ عمر صوفی کے ساتھ منسوب ہوئین
اُنسے ایک فرزند شیخ محمد تولد ہوا اُنسے بھی اولاد چلی اور بی بی شریفہ کی نسبت حضرت فرماتے
کہ اگر عورت کو خلافت ہوتی تو مین شریفہ کو اپنا خلیفہ کرتا نقل ہی کہ تعداد خلفاے حضرت
کی سواے ذات باری کے کسیکو معلوم نہین چنانچہ بعضے کہتے ہین کہ ستر ہزار خلیفہ تھے اور ملفوظ
مسمی بہ جواہر فریدی مین پچاس ہزار خلیفہ لکھے ہین اس تفصیل سے کہ دس ہزار خلیفہ اوپر
زمین کے سترہ ہزار دریا مین اور سات ہزار کوہ قاف مین اور پانصد اور جبل اور رود ہاے مین
اور چار سو آسمان چہارم پر اور چودہ ہزار آسمان ہفتم پر اور نو سو غیب مین کہ سواے خدا کے
کوئی واقف نہین اور اُن چودہ ہزار سے کہ زمین پر ہین چوبیس آدمی ایسے ہین کہ انمین
اور حضرت مین کچھ فرق نہین ہی اور وہ یہ ہین خواجہ علی احمد صابر شیخ نظام الدین اولیا شیخ
جمال قطب عالم ہانسوی خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی شیخ بدر الدین سلمان شیخ شہاب الدین
گنج علم شیخ نظام الدین شہید شیخ یعقوب شیخ نصر اللہ فرزندان حضرت مولانا بدر الدین اسحاق
شیخ دیارو شیخ زین الدین دمشقی شیخ علی شکر ریز شیخ علی شکر بار شیخ محمد سراج شیخ دہی
شیخ دیار شیخ جمال عاشقان کامل شیخ نجیب الدین متوکل برادر حضرت شیخ عارف شیخ زکریا
سندھی شیخ صدر الدین دیوانہ مولانا داؤد پالہی شیخ جلال الدین شیخ رکن الدین رحمتہ اللہ علیہم
اجمعین نقل ہی کہ آخر عمر مین استغراق کمال ہو گیا تھا چنانچہ مگر نماز پڑھا کرتے وا قعہ ۶۶۴ ہجری
مین اپنے مرکز کو تشریف لیگئے اور یار سے واصل ہوئے پانچوین محرم روز سہ شنبہ کو رحلت فرمائی
چنانچہ تاریخ اس واقعہ کی الہام ربانی سے مخدوم حاصل ہوئی رضی اللہ تعالے عنہ و رضوا عنہ

بیان حضرت علاء الدین مخدوم علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مخدوم صاحب صاحب جلال و کمال تھے اور بے انتہا کرامت آپ کی ظاہر ہوئین
قطب الاقطاب اور عالی درجات تھے حضرت کا حال عالم مین اظہر من الشمس ہی حاجت

Marfat.com
Marfat.com

شب میں خرقہ خلافت کا حضرت قطب الموحدین شکر گنج سے پایا اور آپ خلیفہ خاص تھے
آپنے خدمت پیر کی بہت کی تھی اور حضرت شکر گنج کی عنایت آپکے حال پر کمال تھی بلکہ حضرت قطب الموحدین
فرمایا کرتے تھے کہ علم ظاہری اور باطنی میرا علی احمد لیگیا اور فرماتے کہ علم سینہ شیخ نظام الدین لیگیا
اور علم دل علی احمد لیگیا نقل ہے کہ آپ صاحب زہد و تقوی تھے اور عزلت اور تجرد سے خوش تھے
اور صاحب توحید اور صاحب ولایت اور صاحب ذوق اور سماع سے بہت ذوق رکھتے تھے
اور جو کچھ زبان مبارک سے نکلتا وہی ہوتا تھا اور جذبۂ آلہی نہایت تھا اور راگ اکثر سنا کرتے تھے
چنانچہ کہتے ہیں کہ عین ذوق سماع میں آپنے رحلت فرمائی اور دنیا اور اہل دنیا سے ہرگز متوجہ
نہوئے اور صحبت خلق سے نفرت فرماتے بلکہ بھاگتے اور ہمیشہ یاد خداوند تعالے میں مصروف
رہتے تھے نقل ہے کہ اوائل میں حضرت کا یہ حال تھا کہ بموجب حکم حضرت قطب الموحدین کے خدمت
قسمت لنگر کی آپکو تفویض تھی اور بارہ برس تک اس خدمت پر مامور رہے مگر کبھی اسمیں سے
نکھایا ایک روز حضرت خواجہ نے کشف باطنی سے دریافت فرماکر پوچھا کہ علی احمد تم جو کھانا تقسیم
کرتے ہو اسمیں سے کچھ تم بھی تناول کرتے ہو آپنے عرض کیا کہ بلا اجازت حضرت کی کیونکر تناول
کرتا میری کیا طاقت تھی حضرت نے فرمایا کہ شیخ علاء الدین علی احمد صابر ہے اُس روز سے
صابری کا خطاب مشہور ہوا اور کمال محبت سے آپنے شفقت فرمائی اور روز بروز توجہ زیادہ
ہوتی گئی یہانتک کہ عظام اولیا سے ہوئے اور آپکو استغراق بہت رہتا تھا حتی کہ مہینے مہینے تک
کھانے پینے کی بھی خبر نرہتی تھی اور دوسرا آدمی آپکو ہوش میں لاتا تھا جب نماز ادا ہوتی تھی اور
استغراق سے آپکو جلال از حد تھا بڑے رتبہ کے اولیا خاندان چشت میں ہوئے نقل ہے
جب حضرت کو خلافت ملی تو پیر و مرشد نے فرمایا کہ تم جاؤ اور دہلی میں رہو وہ ولایت تمہارے
فرمان ہوئی اور اسم اعظم کہ پیران عظام سے سینہ بسینہ چلا آتا تھا مرحمت ہوا بروقت رخصت کے
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ بابا علاء الدین پہلے بھائی شیخ جمال ہانسوی کے پاس جانا
تمہاری سند درست کردینگے اور بموجب صلاح شیخ جمال کے کاربند رہنا اور آپکا یہ دستور تھا کہ جسکو

Marfat.com
Marfat.com

سند خلافت دیتے یا کسی ولایت پر مقرر فرماتے اول شیخ جمال ہانسوی کے پاس واسطے
دستخط کے روانہ کرتے اور شیخ مہر اپنی اُس سند پر کر دیا کرتے چنانچہ صحیح مشہور ہے کہ حضرت
شیخ جمال ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دفتر کل اہل اللہ کا ہے جب تک کہ انکے دفتر مین
نام درج نہین ہوتا ہے جب تک رتبہ ولایت کا نہین ملتا ہے اور جس کسیکو رتبہ ملتا ہے اُسکا نام
حضرت کے دفتر مین لکھا جاتا ہے غرض حضرت مخدوم صاحب چنڈول پر سوار ہوکر ہانسی
آگئے اور اسیطرح حضرت شیخ کی محفل مین تشریف لیگئے اور زمین فرش تک سوار رہے پیادا
شیخ کے پسند نہ آئی لیکن مرشد کے مرسلہ اور رشتہ دار بھی تھے بہت تعظیم سے پیش آئے اور
صدر مین صدر آرائے معرفت کو بٹھایا اور حضرت پیر و مرشد کے حالات کا استفسار کیا اسی مین
وقت مغرب قریب آگیا نماز پڑھکر بیٹھے حضرت قطب الاقطاب نے مثل نکالکر شیخ صاحب کے
روبرو رکھدی اور عرض کیا کہ اسپر اپنی مہر کر دیجیے شیخ صاحب نے فرمایا کہ ذرا توقف کیجیے الّا
کیا جلدی ہے روشنی آجانے دیجیے یہ کہا تھا کہ حضرت نے اپنی انگشت کی طرف دیکھا فوراً مانند مشعل
روشن ہوگئی اور فرمایا کہ روشنی موجود ہے شیخ صاحب نے جو یہ کیفیت دیکھی تامل کیا اور کہا کہ مثل
کہان ہے حضرت نے مثل حضرت شیخ کے ہاتھ مین دی آپنے اُسکو چاک کر ڈالا اور کہا کہ دہلی
تو آپکے ایک دم کی بھی نہین ہے ایک نظر مین خراب ہوجاویگی حضرت مخدوم نے یہ حال دیکھ
فرمایا کہ ای شیخ تو نے مثل میری چاک کر ڈالی مین نے تیرا سلسلہ چاک کر دیا حضرت شیخ نے
دریافت کیا کہ اوپر سے یا نیچے سے آپنے فرمایا کہ نیچے سے اور وہان سے رخصت ہوکر حضرت
پیر و مرشد کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سب ماجرا بیان کیا حضرت قطب الموحدین نے
فرمایا کہ بابا علاء الدین جمال کے بچھڑے کو فرید بھی سکتا نہین ہے مگر ولایت پیران کلیر تمہارے
زیر فرمان کی اُس ولایت کو اپنے نور معرفت سے منور کرو آپ وہان تشریف لائے اور شہر پیران کلیر
داخل ہوئے تو آپنے دیکھا کہ علما و فضلا و مشایخ اسقدر ہین کہ چار سو چنڈول نکلتا
ہر روز جمعہ اسقدر مشایخ اور بزرگ جامع مسجد مین جمع ہوتے تھے اور مسجد مین اسقدر ہجوم

Marfat.com
Marfat.com

کہ حضرت مخدوم کو باہر مسجد کے جگہ ملتی تھی اور وہان کے لوگ حضرت کی کچھ تعظیم نکرتے تھے
بلکہ حقارت کیا کرتے یہ تمام حال آپنے حضرت شاہ گنج کو لکھا کہ حضرت نے مجکو وہ ملک عنایت
کیا ہی کہ جہان نماز کو بھی جگہ نہین ملتی ہی اور کوئی پرسان حال نہین اور مین بلا اجازت
کوئی امر کر نہین سکتا ہون اب جیسا حکم ہو اُسکی تعمیل کیجاوے حضرت قطب الموحدین نے
اُسکے جواب مین لکھا کہ وہ ولایت تمھارے متعلق ہی تم کو اختیار ہی جسطرح خاطر چاہے
وہ کرو آپ اس جواب کو دیکھکر خوش ہوئے دوسرے جمعہ کو جو آپ نماز کے واسطے تشریف
لیگئے تو پہلے سے بھی زیادہ تردد بیٹھنا نصیب ہوا اور عین نعلینون پر آپکو جگہ ملی
جب امام سجدہ مین گیا تو آپنے فرمایا کہ ای مسجد تو سجدہ کیون نہین کرتی ہی یہ کہنا تھا
کہ تمام مسجد گر پڑی اور جسقدر آدمی تھے سب دبگئے اور جو صحن مسجد مین تھے وہ جلنے لگے
تو آپنے دیوارون کی طرف ارشاد فرمایا کہ خبردار انمین سے کوئی جانے نپائے چہار طرف سے
دیوارین گرین اور کل مردمان شہر اُسمین دبکر مرگئے اسمین تمام شہر کے مرد تھے پھر آپنے
شہر کی جانب دیکھا آگ لگ گئی پھر اکثر آدمی شہر کے معتقد ہوئے اور ایسا بھی سُنا ہی کہ ایک
عورت ضعیفہ کہ آپ کی معتقدہ تھی اُسکا لڑکا بھی اُس مسجد مین دبگیا تھا وہ حاضر ہوئی اور
عرض کیا کہ حضور کنیز کا لڑکا بھی اس مسجد مین آگیا ہی آپنے فرمایا کہ جو آدمی تیرے نظر پڑے
اُسکی ٹانگ پکڑکر کھینچ لے اُسنے ایسا ہی کیا آخر اُسکا بیٹا نکلا اور وہ زندہ ہی بعد اس
واقعہ کے کچھ لوگ تو مطیع ہوئے اور اعتقاد لائے اور باقی اجل گرفتہ اسی طرح بد اعتقاد رہے
آخر اُسی سال مین وبائے طاعون شروع ہوئی اور تمام شہر مین کوئی فرد بشر زندہ نرہا
اور وہ شہر بالکل ویران ہوگیا چنانچہ ابتک آباد نہین ہوا اور ورلے اسکے آپ کی طبیعت
مین استغراق بڑھگیا اور ریاضت و مجاہدہ مین مشغول ہوئے اور کوئی انسان آپکے
برو جانہ سکتا تھا دشت مین پھرا کرتے اور جسطرف آپ نکھ اُٹھاکر دیکھتے فوراً آگ لگ
جاتی اور وحوش وطیور آپ کی خدمت مین رہا کرتے اور دروازہ پر شیر پڑے رہتے اور جاروب کشی کرتے

Marfat.com
Marfat.com

چنانچہ بروز پنجشنبہ شیر آکر ابتک جاروب مژگان سے ہوتا ہی جب یہ خبر حضرت شکر گنج کو ہوئی
آپنے فرمایا کہ صابر کو اختیار ہی یہ ولایت اُسکے تصرف مین تھی جو چاہا کیا مختار ہی نقل ہی
کہ پھر آپ شاخ درخت گولر پکڑکر کھڑے ہوگئے اور بارہ برس تک کھڑے رہے اور یہ خبر حضرت
قطب الموحدین کو پہونچی آپنے اپنے اصحاب سے ارشاد کیا کہ جو کوئی صابر کو بٹھا دے اُسکو جو مانگے
وہ انعام ملے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی نے التماس کیا کہ فدوی جاکر بٹھا دیگا چنانچہ
آپ تشریف لیگئے اور حضرت کے عقب مین بیٹھکر گانا شروع کیا آپنے آنکھین کھولدین
اور بیٹھ گئے اور مخاطب ہوکر فرمایا کہ اور کہ حضرت ترک پانی پتی نے عرض کیا کہ اگر مجکو خدمت مین
رہنے کا حکم ہو تو عرض کرون آپنے فرمایا کہ اچھا رہا کر لیکن ہمارے روبرو کبھی نہ آنا عقب سے
آیا کرتا چنانچہ ایسا ہی ہوتا کہ پانی وضو کو یا گولر کھانے کو لایا کرتے تو عقب سے لایا کرتے اور آپ کو
کمال درجہ استغراق رہتا اور خلیفہ شمس الدین گولر کھانے کے واسطے وقت افطار لیجاتے
تو آپ یہ فرماتے کہ خدا کھانے پینے سے پاک ہی اور پھر فرماتے ہان ہان لاؤ خدا ہی آپ کھاوے
آدمی ہی نقل ہی کہ بعد رحلت آپکے کمال جلال تھا کہ پرند روضہ منورہ پر اوڑکر نہ جاتے تھے
چنانچہ آجتک یہ بات ہی اور مجاور بھی دور دور رہتے جب اُنکو بشارت ہوتی اُسوقت آیا کرتے
چنانچہ آپکی لحد کا پتہ بھی جاتا رہا تھا ایک ہندو نے قریب مزار اقدس کے ایک مندر بنایا ایکروز
اُسنے دیکھا کہ آپکی تربت پر جانور طواف کر رہے ہین اور شیر جاروب کشی دُم سے کرتے ہین
یہ بات دیکھکر اُسکو حسد آیا کہ ہمارے دیوتا کو یہ بات حاصل نہین اور ایک فقیر کی قبر کو یہ شرف
حاصل ہی آخر اُس کافر نے ازروے حسد کے مزار شریف کو کھودنا شروع کیا مزار اقدس سے
ایک ہاتھ نکلا وہ کافر مرگیا شبکو آپنے مجاوروں کو بشارت دی کہ قریب مزار کے ایک
سگ پڑا ہی اُسکو دور پھینک دو صبح کو مجاوروں نے دیکھا تو واقعی بصورت سگ
وہ سور پڑا ہی وہان سے دور اُسکو پھینکدیا آخر بادشاہ جہانگیر نے اجازت آپ سے لیکر آپکی گنبد
آپکا پختہ بنایا بلکہ اپنا بھی مدفن وہین بنایا نقل ہی کہ واقع تیرھوین ۱۳ ماہ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ ہجری

Marfat.com
Marfat.com

عین حالت سماع اور وجد مین واصل بحق ہوئے۔ تاریخ حضرت کی جان گنج شکر پائی ہی

بیان حضرت مخدوم شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہٗ

حضرت جمیع اوصاف کے ساتھ موصوف تھے کرامت مین کوئی آپ کا ثانی نہ تھا اور ریاضت آپ کی مشہور ہی آپ سید تھے حالات آپ کے اظہر من الشمس ہین حاجت بیان کی نہین کیتے ہین تمام کتب تواریخ مین حالات آپ کے موجود ہین آپنے حضرت قدوۃ السالکین حضرت علاء الدین علی احمد صابر سے خرقہ فقر وارادت کا پایا اور حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج سے بھی حاصل کیا اور آپ کے نام پاک مین ایسی برکت ہی کہ جو کوئی وقت مشکل سخت کے آپ کا نام لاکھ بار تنہا پڑھے یا جلدی سے پڑھو آو اور یا شمس الدین ترک یا شمس الدین ترک کہے انشاء اللہ تعالیٰ لاکھ کی نوبت نہ پہونچیگی کہ کام اُس شخص کا فوراً ہو جاویگا اور بارہا امتحان کیا ہی خصوصاً معاش کے حق مین بہت جلد موثر ہی اور اکثر ایسا ہوا ہی کہ بندہ نے بیس ہزار بار تک نوبت نہین پہونچی کہ وہ کام اسی وقت ہو گیا اب بندہ اجازت عام دیتا ہی کہ جسکا جی چاہے وہ اس عمل مجرب کو کرے لیکن شرط یہ ہی کہ باوضو اور صدق دل سے محبت کے ساتھ پڑھے اور درگاہ خدا مین آپ کا وسیلہ جمیلہ درمیان لاوے اور نیاز آپ کی نان نمکی اور حلواہی جسقدر کہ میسر آوے اور مولف کتاب ہذا کے قبیلہ مین اسکا رواج بہت ہی نقل ہی کہ آپ ولایت ترکستان سے عشق خدا مین رہنما کو ڈھونڈھتے ہوئے حضرت شکر گنج کی خدمت مین پہونچے اور خلافت حاصل کرکے بحکم حضرت مخدوم کی خدمت مین آئے یہان گیارہ برس تک پیر و مرشد کو وضو کرایا اور ریاضت شاقہ اختیار کی حضرت نے فرمایا کہ شمس الدین تو میرا فرزند ہی کہ مین نے خدا سے چاہا تھا کہ ایک فرزند مجھے دے کہ جس سے یہ سلسلہ عظام جاری رہے چنانچہ تجھکو عنایت کیا آخر یہان سے بھی خلافت حاصل کرکے اور اسم اعظم کہ سینہ بسینہ پیران عظام سے چلا آتا ہی یاد کیا اور آپ کو حکم ہوا کہ مزدوری کرو چنانچہ سلطان غیاث الدین بلبن کی نوکری اختیار کی اور سامان سپاہیانہ جمع کیا لیکن آپ کو کسی شے سے کچھ تعلق نہ تھا ہر وقت یاد الٰہی مین مصروف رہتے تھے نقل ہی کہ سلطان ایک

Marfat.com
Marfat.com

قلعہ کے گرد پڑا تھا اور وہ فتح نہوتا تھا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ باورچی خانہ مین ایک سقہ ملازم تھا رات کو آندھی چلی اور تمام لشکر کے خیمہ کے چراغ گل ہو گئے الاحضرت کے خیمہ کا چراغ اُسی طرح روشن رہا وہ سقہ باورچی خانہ کے واسطے آگ ڈھونڈھتا پھرتا تھا اُسکی نگاہ آپکے خیمہ پر پڑی قریب گیا آپنے فرمایا کہ ہاں آگ اسمین سے لیجا وہ آگ چراغ سے روشن کرکے باورچی خانہ مین پہونچا آیا لیکن اُسکو یہ خیال رہا کہ تمام لشکر مین تو چراغ گل ہو گئے تھے اور اس سپاہی کا چراغ کسطرح روشن تھا آخر صبح کو اُس خیمہ کی طرف پھر گیا اُسکے قریب تالاب تھا آپ کو دیکھا کنارے تالاب کے وضو کر رہے ہین جب وہان سے اُٹھے تو یہ سقہ بھی وہین بیٹھکر منھ ہاتھ دھونے لگا تو معلوم ہوا کہ تمام تالاب تو برف سے جمگیا ہی اور صرف اوتنی جگہ برف نہین ہی اور وہان پانی گرم ہی یہ کرامت معائنہ کرکے اُسنے بادشاہ کے امرا سے بیان کیا آخر نوبت بادشاہ تک پہونچی بادشاہ خود حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے احترام کیا اور بادشاہ کی خاطر کی اور اول تو انکار کیا پھر بادشاہ کی درخواست کے بعد جب فرمایا کہ اسوقت حملہ کردے فتح پاوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا دوسرے روز بادشاہ نے پھر حاضر ہونا چاہا آپنے طور باطن سے دریافت کرکے اپنے اسپ سے فرمایا کہ جا فلان بیوہ کو اپنی بہا دے کہ اُسکی دختر کی شادی ہونے والی ہی چنانچہ وہ گھوڑا خود اُس بیوہ کے پاس چلا گیا اور غیب سے آواز اُسکو آئی کہ اِسکو فروخت کرکے کام مین لا اُسنے ایسا ہی کیا اور تمام اسباب آپنے فقرا کو تقسیم کر دیا آپنے صرف دلق پہنکر وہان سے راہ لی اور حضرت کی خدمت مین پہونچکر وہان سے پانی پت کی رخصت لی اور اُس ولایت کو نور باطن سے روشن کیا نقل ہی جب آپ پانی پت مین تشریف لائے تو مخدوم شیخ شرف الدین بو علی قلندر قدس اللہ سرہ کے پاس ایک پیالہ شیر سے لبالب بھیجا آپنے تبسم کرکے ایک پھول اُسمین ڈالدیا لوگون نے عرض کیا کہ حضرت یہ کیا اسرار ہی آپنے فرمایا کہ مین نے بھائی بو علی قلندر کے پاس پیالہ شیر اسواسطے بھیجا تھا کہ یہ ولایت تمام مجکو عنایت ہوئی ہی آپنے اُسمین پھول ڈالدیا یعنی

Marfat.com
Marfat.com

میری ذات کو آپ کی ولایت سے کچھ تعلق نہین ہے جسطرح دودھ مین پھول ہے اسی طرح مین اس ولایت مین ہون پھر حضرت نے وہان عین شہر مین سکونت اختیار کی اور شاہ بوعلی قلندر سے نہایت محبت روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور اکثر ملاقات ہوا کرتی نقل ہے کہ حضرت بوعلی شاہ قلندر قدیم سے پانی پت کے رہنے والے تھے اور علم کامل رکھتے تھے چنانچہ منار دہلی کے قریب برسون تک وعظ کہا ہے بعدہ جذبۂ الٰہی نے جلوہ دکھایا تمام کتب دریا مین پھینکدین اور وہان سے حضرت قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت حاصل کرکے پھر پانی پت مین آئے نسب آپ کا حضرت امام اعظم کوفی سے ملتا ہے اور آپکی تصنیف بہت ہے چنانچہ مکتوب نادر اور دیوان عجیب و مثنوی غریب موجود مین آپکی نیاز گوشت اور روٹی جسکو سہنی کہتے ہین اور نان تنکی ہے جسقدر میسر آوے کرے فورًا وہ کام ہوجاوے نقل ہے کہ ایک روز خادم حضرت شمس الدین ترک کا کسی کام کے واسطے جاتا تھا اور حضرت بوعلی شاہ قلندر بصورت شیر وہان بیٹھے تھے مرید نے یہ حال دیکھکر حضرت سے آکر عرض کیا آپنے کہلا بھیجا کہ شیر کو جنگل چاہیے اُسی وقت آپ وہان سے اوٹھکر بگھولی کو تشریف لیگئے کہ اتبک وہ جگہ زیارت گاہ خلائق ہے پھر وہان سے بھی قصبہ کرنال کو تشریف لیگئے اور اکثر بودہ کھیڑہ مین سکونت رکھتے تھے اور سترھوین شہر رمضان ۷۲۴ھ ہجری کو حضرت بوعلی شاہ قلندر واصل بحق ہوئے مدفن آپ کا کرنال مین ہے اور پھر لوگ پانی پت مین آپکی نعش مبارک کو لائے غرض وہان بھی اور بودہ کھیڑہ مین بھی آپ کا مزار موجود ہے جہان آپ کا نقش قدم ہے وہ جگہ سجدہ گاہ عالم ہے چنانچہ کسی نے کہا ہے شعر بر زمین کہ نشان کف پای تو بود ٭ سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود ٭ اور کسینے یا شرف الدین ابدال آب ۷۲۴ تاریخ کہی ہے۔ اور سیت اکبر بھی تاریخ ہے نقل ہے کہ جب آپ ترکستان مین تھے تو ایک سید سے بحث ہوگئی کہ جو تنور آتشین سے سالم نکلے وہ سید ہے چنانچہ آپ کود پڑے اور سالم رہے اور اسکو دور سے آگ نے جلانا شروع کیا آخر آپنے ہاتھ پھیر اسکو آرام ہوا اس شہرت سے

Marfat.com
Marfat.com

آپ طرف ہند کے چلے آئے نقل ہی کہ مولف کتاب ہذا سے شیخ یوسف بیان کرتا ہی کہ ایک روز
کابل باغ مین جو باؤلی ہی وہان مین نہانے کو گیا تھا شب کو جو رہنے کا اتفاق ہوا تو کیا دیکھا
کہ متصل دیوار مسجد کے ہزارہا شیطان بصورت طفل روسیاہ کھڑے ہین خوف کے مارے
آنکھین مند کرلین جب پھر آنکھین کھولین تو وہی تماشا دیکھا پھر آنکھ کھولکر دیکھا تو خوک اور
خرس معلوم ہونے لگے اور اسکی طرف حملہ کرنے لگے اس شخص نے گھبراکر کہا کہ یا شیخ شمس الدین
ترک وقت مدد ہی آپ اس مہم دستگیری فرمائیے اسمین کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص گھوڑے پر
سوار ہی اور کہتا ہی کہ ای شیخ یوسف ادھر آ مجکو اسوقت کمال رنج ہوا کہ اب یہ شخص مجکو قتل کے
واسطے بلاتا ہی اور ان شیاطین کا مالک ہی یہ سمجھکر آہستہ آہستہ گیا جب روبرو پہونچا
تو مجکو شخص نورانی صورت نظر آیا اسوقت یہ خیال کیا کہ یہ تو کوئی بزرگ ہین اسمین
شیخ یوسف نے آواز دی کہ یا حضرت یہ شیاطین آنے نہین دیتے ہین آپنے فرمایا کہ دور ہو
ای ناپاکان اور پھر اس سرحد مین نہ رہنا اور دروازۂ باغ تک انکو نکالا پھر آپ سے عرض
کی کہ یا حضرت آپ کون ہین آپنے فرمایا کہ شمس الدین ترک جسکو تونے یاد کیا تھا اور فرمایا کہ
شہر کو فلان راہ سے جانا اتفاق سے جس راہ کو ناقص کہا تھا اوسی راہ کو جانا ہوا راستہ
مین وہ شیاطین پھر ملے پھر مین نے عرض کی کہ یا خواجہ شمس الدین ترک دستگیری کیجیے
پھر حضرت نے آواز دی کہ ای یوسف خبردار اسوقت یوسف کو ہوش آیا اور آپنے پانی پڑھکر
شہر پر چھڑکا آخر اپنے مکان پر آیا سبحان اللہ یہ واقعہ حضرت کا ساڑھے تین سو برس کے بعد
ہوا ہی اور شیخ یوسف ابتک زندہ ہی مؤلف کتاب ہذا کے پیر حضرت شاہ اعلے فرماتے ہین کہ ایک
روز مین سو رہا تھا ناگاہ آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص شمشیر برہنہ لیے کھڑا ہی
فوراً میرے منھ سے نکلا کہ یا شمس الدین ترک اس کہنے کے ساتھ ہی ایک ہاتھ غیب سے
پیدا ہوا اور اس موذی کو دفع کیا مین واسطے زیارت کے درگاہ شریف پر گیا ایک
ہاتھ اوس قبر مین سے نکلا اور ناخن ہاتھ کے ایسے روشن تھے کہ جس سے مین نے صاف

Marfat.com
Marfat.com

پہچان لیا کہ یہ وہی ہاتھ ہی کہ جس نے دشمن کو دفع کیا تھا اور یہ قطعہ پڑھا قطعہ مستانہ نگار
دست اولیست + نہ وہ دست قدرت قدرت دست شہ + ید بیضا بدست اوست اور بہین آیتہ +
ید اللہ فوق ایدیہم ہمین است + نقل ہی کہ عمدۃ الملک صفدر خان جس زمانہ مین صوبہ دار
تھے اور تبدیل ہو کر کابل جاتے تھے تو راہ مین اُنکے تابعین سے کسی نے قریب پانی پت کے ذکر حضرت
کا کیا اُنھون نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ مزار فیض انوار انکا کہان ہی غرض وہان گئے اور فاتحہ پڑھا اور
کہا کہ مین حضرت کی اولاد سے ہون چنانچہ نسب نامہ اپنا دکھلایا ولایت مین آپ کی اولاد باقی
ہی نقل ہی کہ دسوین ماہ جمادی الثانی ۷۱۲ سنہ ہجری کو آپ نے اس جہان فانی سے
ملک بقا کی طرف رحلت فرمائی تاریخ وصال شمس الحق محبوب الحق پانی ہی رضی اللہ تعالی عنہ

بیان حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی قدس اللہ سرہ السامی

صاحب کشف و کرامت اور عالی درجات تھے علم ظاہری اور باطنی کا کمال تھا اول نام آپ کا
خواجہ محمد تھا اور جلال الدین خطاب عطا کیا ہوا پیر روشن ضمیر کا ہی اور قدیم وطن آپ کا گازرون
ہی نسب شریف حضرت کا شیخ عثمانی ہی اور عمر حضرت کی ایک سو ستر برس سے زیادہ تھی اور کمالات
جو آپ کی ذات اقدس مین تھے کسیکو حاصل نہین ہوئے اور ہرگز تحریر مین نہین آسکتے ہین
شعر این چہ سخن این چہ سخندانی است + گفتہ و ناگفتہ پشیمانی است + دل ز کجا این
پر و بال از کجا + من کنم و صف جلال از کجا + آپ نے خرقہ فقر و ارادت کا حضرت مخدوم
العالمین خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی سے حاصل کیا اور حضرت کے فرزند اور مرید
اور خلیفہ و خدام کثرت سے تھے اور ایام طفلی سے جذبۂ شوق الٰہی اور محبت خداوندی دامنگیر
جان تھی اور اکثر آپ جنگل مین رہا کرتے اور ذکر خدا مین ہر وقت مشغول رہتے تھے اور آخر عمر
مین استغراق بدرجہ کمال ہو گیا تھا چنانچہ خادم لوگ تین بار آواز بلند حق حق حق
آپ کے گوش مبارک مین کہتے جب آپ ہوش مین آتے اور نماز پڑھتے اور راگ ہمیشہ
سماعت فرماتے اور عرس مشائخ عظام کا اکثر کیا کرتے اور آپ جلال کمال رکھتے

Marfat.com
Marfat.com

اور علما و مشائخ آپ کی بزم مین بہت حاضر ہوتے اور فیض حاصل کرتے اور صاحب کرامت
اور مستجاب الدعوات تھے جو کچھ زبان مبارک سے نکلتا فوراً ہوتا چنانچہ خلفا آپ کے اکثر صاحب
جذب اور قطب وقت تھے اور آپ جہان چاہتے ایک لحہ مین پہونچ جاتے اور اسی وقت
تشریف لے آتے چنانچہ اکثر نماز جمعہ کی آپ بیت اللہ شریف مین پڑھا کرتے اور کتاب
بے نظیر عالم گیر مسمّی بہ زاد الابرار تصنیف حضرت سے ہی اور آپنے چالیس برس تک سیاحت
فرمائی ہی اور ہمیشہ حج ادا کیے ہین اور اکثر مشائخ کرام اور اولیاے عظام سے نعمت حاصل
کی ہی اور الہام زبانی سے آپنے ارادہ ارادت پیر و مرشد کا کیا تھا وقت خلافت اسم اعظم
کہ سینہ بسینہ چلا آتا تھا آپ کو عنایت ہوا اور بجاے فرزند کے آپ ہی سجادہ نشین تھے
اور تصرف آپ کا یہانتک تھا کہ ایک ہزار آدمی کا کھانا ہر روز مطبخ مین پکتا تھا
اور اگر ہزار آدمی سے کم ہوتے تو خادم لوگ کوچہ و بازار سے اُسقدر آدمی فراہم کراتے
اور آپ بھی دسترخوان پر بیٹھتے تھے لیکن کچھ اُسمین سے تناول نہ فرماتے اور انواع
اطعمہ موجود ہوتا تھا اور طباق مسی و سرپوش جو جسکے سامنے آتا وہ اُسیکو مرحمت ہوتا
پھر کر باورچیخانہ مین نہ جاتا مگر معلوم نہین کہ اسقدر طباق و سرپوش کہان سے آتے تھے کہ
ہر روز ہزارون تقسیم ہوتے تھے اور آپ کو اکثر شوق شکار کا تھا چنانچہ کبھی دس روز کے بعد
کبھی پندرہ ۱۵ روز کے بعد آپ صحرا کو تشریف لیجاتے اور دس دس روز تک وہان شکار کرتے
اور اُسیقدر کھانا غیب سے وہان بھی موجود ہوتا اور اسی قدر آدمی دسترخوان پر موجود
ہوتے تھے اور آپ کے گھر مین ہر روز فاقہ رہتا تھا اور ایک دن کا غلہ بھی آپ کے گھر مین
حاضر نہوتا خدا جانے یہ کیا تصرف حضرت کا تھا واللہ اعلم نقل ہی کہ قطب ابدال مخدوم
شیخ شرف الدین بو علی قلندر حضرت کو ایام طفولیت سے دوست رکھتے تھے اور حضرت کے
منظور نظر تھے اور بغیر دیکھنے کے آپ کو تسکین نہوتی تھی جہان سنتے تھے کہ آپ تشریف
لیگئے ہین وہین حضرت بو علی قلندر پہونچتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ اپنے کھیت پر گئے تھے

Marfat.com
Marfat.com

حضرت قلندر صاحب کو جو معلوم ہوا کہ آپ کھیت پر گئے ہین سوار ہو کر وہین پہونچے آپ نے
جو دیکھا کہ مخدوم صاحب تشریف لائے ہین ایک ظرف مین غلہ تازہ بھر کر نذر کے واسطے
لائے اور وہ غلہ نخود تھا حضرت شاہ قلندر ان نے تبسم فرمایا اور کہا کہ ای فرزند کیا لائے
ہو آپ نے عرض کی کہ دانہ آپکے گھوڑے کے واسطے حضرت نے فرمایا کہ پہلے گھوڑے سے دریافت
کر کہ تجکو حاجت دانہ کی ہی یا نہین وہ گھوڑا آپ گویا ہوا کہ مین ابھی دانہ کھا کر آیا ہون سیر ہون
آپ یہ گویائی اسپکی دیکھکر حیران ہوئے حضرت مخدوم بوعلی شاہ قلندر نے ارشاد فرمایا
کہ ای فرزند جسقدر تیرے پاس دانہ ہی اُسی قدر تجکو خداوند تعالے نے اولاد امجاد عنایت کی
چنانچہ آپ کو بسبب کثرت اولاد کے نوح ثانی کہتے ہین الحمد للہ کہ یہ خاکسار بھی اُسی خاندان
سے ہی نقل ہی کہ ایک روز آپ گھوڑے پر سوار ہو کر جاتے تھے حضرت مخدوم عالم شیخ شرف الدین
بوعلی قلندر نے دیکھکر فرمایا کہ اچھا گھوڑا اور اچھا سوار ہی یہ سنتے ہی آپ کو حالت طاری
ہوئی اور اُسی وقت ترک دنیا کر کے سیاحت کو تشریف لیگئے آخر بعد چالیس برس کے وطن
مین آئے اور خدمت پیر روشن ضمیر سے مشرف ہو کر اس رتبہ عالیہ کو پہونچے نقل ہی کہ ایک
وقت آپ ہمراہ چند درویشون کے ہانسی کو تشریف لیگئے تھے اور اُسوقت حضرت شیخ
جمال قطب عالم حیات تھے اُنکو حکم ہوا کہ جلال پانی پتی آیا ہی اُس سے ملاقات کر کہ برکت دعا
اُسکی سے سلسلہ تیرا جاری ہوگا آپ ابھی تک شہر کے باہر تھے کہ شیخ جمال نے ایک خادم کو آپکی
طلب مین بھیجا اُسنے درویشون سے پیغام شیخ جمال کا دیا اُنھون نے قبول کیا اور ایک جگہ اسباب
تمام رکھکر اور حفاظت کے واسطے حضرت کو وہان چھوڑ کر ہمراہ خادم کے ہوئے اور نزدیک
شیخ جمال کے آئے آپ نے اُنکو دیکھکر فرمایا کہ برادران تمہارے ہمراہ کوئی اور درویش بھی ہو
اُنھون نے کہا کہ ہان ایک جوان ہمارے ہمراہ اور ہی کہ اُسکو اسباب پر چھوڑ کر آئے ہین شیخ ممدوح نے
کہا کہ ایک درویش کو بھیجکر اُس جوان کو یہان بلالو کہ میرا مطلب اُسی سے ہی اور آپ چوب
پکڑ کر کھڑے رہے جب حضرت تشریف لائے تو آپ نے پہچانا اور جو نشان واقعہ مین دیکھے تھے

Marfat.com
Marfat.com

وہ آپ مین نظر آئے نہایت تعظیم وتکریم سے صدر مین بٹھایا اور کھانا کھلایا بعد تناول طعام
فاتحہ کو سب نے ہاتھ اٹھایا اور رخصت چاہی حضرت شیخ جمال قطب عالم نے سب کو رخصت دی
الا حضرت سے کہا کہ آپ تشریف رکھیے اور بعد کو چلے جانا آپ ٹھہر گئے اُسوقت حضرت شیخ جمال نے
حال شال حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کا اور اُنکی دعا کا کہ وقت چاک کرنے
شال کے یہ دعا کی تھی کہ ہم نے تمہاری شال نیچے سے چاک کی اور حضرت فرید شکر گنج کا یہ
فرمانا کہ مریدان علی احمد صابر سے ایک شخص ہوگا کہ وہ بھر جمال کے سلسلے کے جاری ہونے کی
دعا کریگا چنانچہ وہ ایسے ہوا اور واقعہ مین بھی آپ کی صورت دکھلائی دی یہ سب بیان کیا حضرت
مخدوم عالم نے دعا کی اور وہ دعا قبول ہوئی کیونکہ بعد وفات شیخ کے اُنکے فرزند شیخ نورالدین کو
سرشش ماہہ تھے حضرت نظام الدین اولیا کی خدمت مین لیگئے تھے اور آپ نے خرقہ خاص
عنایت کیا تھا اور خلیفہ کیا تھا اسی واسطے بعد نام حضرت سلطان المشائخ کے نام شیخ نورالدین
کا لکھتے ہین غرض آپ کی برکت اور سلطان المشائخ کی عنایت سے سلسلہ حضرت قطب عالم
کا جاری ہوا آخر حضرت مخدوم صاحب شیخ جمال سے رخصت ہوکر درویشان کی جماعت مین
شامل ہوئے اُن لوگون نے یہ حال پہلے بھی معائنہ کیا تھا بہت تعظیم سے پیش آئے اور پہلے
اسباب حضرت کے دوش پر رکھکر چلا کرتے تھے آیندہ اس حرکت سے باز آئے اور بہت خدمت
کیا کرتے ایک روز آپ نے فرمایا اب باری ہماری ہے آج اسباب ہم لے چلینگے درویشون نے
عذر کیا آپ نے نمانا آخر اسباب سر پر رکھکر چلے بیٹھے دیکھا کہ اسباب سر سے اونچا جاتا ہے یہ دیکھکر
حیران ہوگئے اور سمجھے جب فرمانے قطب عالم کے کہ اب تم پانی پت کو جاؤ وہان تمہارا
مقصد حاصل ہوگا آپ وطن کو تشریف لائے نقل ہے کہ ایکبار آپ مشرق کے سفر
مین تھے کہ ایک موضع مین فروکش ہوئے دیکھا تو تمام گانون کے آدمی بھاگنے پر آمادہ
ہین اُن سے دریافت کیا کہ تم لوگ کیون بھاگتے ہو اُنھون نے عرض کی کہ حاکم
ہم سے مال تحصیل طلب کرتا ہے اور اب کی مرتبہ ہمارے یہان کچھ پیدا نہین ہوا اسواسطے

Marfat.com
Marfat.com

ہم لوگ حاکم کے خوف سے بھاگتے ہین آپ نے فرمایا کہ اگر تم اُسکا روپیہ دیدو تو پھر تو نہ بھاگو گے
انھون نے عرض کی پھر کیون بھاگنے لگے تھے حضرت مخدوم العالمین نے ارشاد کیا کہ چاہیے
تم اپنا گانون ہمارے ہاتھ فروخت کرو انھون نے فروخت کر دیا اور کاغذ پر لکھ دیا تب
کو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے یہان سے لوہا لاؤ وہ لوگ جسقدر اُنکے یہان آہنی آلات تھے
سب حاضر کیے آپ نے پاچک کے ڈھورہ مین اُنکو رکھکر آگ لگادی اور بعد آدھی رات کے
خفیہ طور پر آپ وہان سے تشریف لیگئے صبح کو وہ لوگ دیکھین تو تمام طلاے خالص ہو
لوگون نے زر حاکم ادا کیا اور اب تک اُنکی اولاد مین موجود ہی اور وہ لوگ مرفہ حال ہین
نقل ہی کہ ایکبار آپ کوہستان کی سیر کرتے پھرتے تھے کہ ایک جوگی آنکھین بند کیے
کسی کوہ مین بیٹھا دیکھا آپ اُسکے قریب گئے اُسنے آنکھین کھولکر آپ سے کہا کہ ای شخص
تیرے حال پر مجھکو رحم آتا ہی جیب مین سے ایک سنگریزہ نکالکر حضرت کے حوالہ کیا اور کہا کہ
یہ سنگ پارس ہی آپ نے اُسکے ہاتھ سے لیکر ایک دریا مین پھینکدیا یہ حال دیکھکر جوگی دق
ہوا کہ ای شخص تو نے مجھسے بھی کھویا اور آپ بھی نہ رکھا بہتر اسمین ہی کہ دریا سے نکالکر میرے
حوالہ کر آپ نے فرمایا کہ تو نے تو مجھکو دیدیا تھا اب مین نے جو چاہا کیا جوگی نے کہا کہ اسواسطے
نہین دیا تھا کہ تو دریا مین پھینکدے اگر اپنی خیر چاہتا ہی تو سنگ پارس کو دریا مین سے
نکال آپ نے تبسم فرمایا اور کہا کہ جا تو آپ نکال لا مگر اس شرط پر کہ اس دریا مین اور بھی
سنگ اس قسم کے بہت ہین دوسرے کو ہاتھ نہ لگانا وہ جوگی دریا مین گیا اور دیکھا کہ
جیسا وہ پتھر ہی اسی طرح کے اور بھی پتھر بہت ہین آخر جوگی نے ایک اپنا پتھر اور ایک
اور لیا اور باہر آیا حضرت نے فرمایا کہ ای جوگی مردان خدا کے حکم مین زمین و آسمان ہین
اور پارس اُنکی نعلین کی گرد سے پیدا ہوتا ہی اُنکو سنگ پارس کی حاجت کیا ہی
کرامت آپ کی ملاحظہ کرکے وہ جوگی مسلمان ہوا اور آخر شرف خدمت سے رتبہ ولایت
کو پہونچا نقل ہی کہ حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر سے ایک روز آپ بہت بیجد ہوکر

Marfat.com
Marfat.com

راہ کو مجھپر منکشف کرو آپنے فرمایا کہ صبر کر آج کل مین ایک شخص کلیر سے یہان آیگا اُس سے
تمکو حاصل ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب آپنے خلافت پائی تو حضرت پیر دستگیر نے فرمایا کہ
اے جلال سنت نبوی صلعم ادا کر اور نکاح کر اول تو آپنے عذر کیا پھر قبول فرمایا حضرت
قطب العالمین نے ارشاد کیا کہ اے جلال تجھسے اولاد اسقدر عرصہ عالم پر ہونے والی ہے کہ بیان سے
باہر ہے چنانچہ دیکھ لوح محفوظ مین اور نیک تیرے اور بد میرے ہین اور مین اُنکا ہر حال
مین شریک ہون آخر شیخ زادہ ہائے کرنال مین آپکی شادی ہوئی اور جب آپ مکان پر آئے
تو اول آتے ہی بی بی سے فرمایا کہ بی بی وضو کے واسطے پانی لاؤ آپنے اسی وقت پانی لا کر دیا
اور وضو کرایا آپنے لب مبارک دہان مبارک سے حضرت بی بی صاحبہ کے دہان مبارک سے لگایا
اور قرآن شریف روبرو رکھا اور فرمایا کہ پڑھ قرآن شریف بی بی صاحبہ نے فرفر پڑھنا شروع
کیا حالانکہ ناخواندہ تھین آخر حضرت بی بی سے پانچ فرزند اور دو لڑکیان تولد ہوئین اول
حضرت مخدوم زادہ خواجہ عبد القادر بہ شش واسطہ و بدین واسطہ بندہ آلہ دین مؤلف شجرہ نسب مؤلف
کتاب ہذا ابن شیخ عبد الرحیم ابن منجھا حکیم ابن شیخ حسن حکیم بن شیخ عبد الصمد بن شیخ بوعلی
بن خواجہ یوسف بن قطب عالم حضرت خواجہ عبد القادر ابن حضرت جلال الدین رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین کہ مؤلف کتاب ہذا اُنکے خاندان مین ہے اور اُنکے دو فرزند تھے ایک خواجہ یوسف
دوسرے خواجہ زین الدین اور ان دونون سے اولاد کثرت سے وجود مین آئی دوسرے
مخدوم زادہ خواجہ شبلی صاحب سجادہ حضرت کے تھے اور مؤلف کتاب ہذا کے پیر کے جد امجد تھے
اُنکے سات فرزند تھے اور انسے بہت اولاد پیدا ہوئی اور دو مخدوم زادہ خواجہ عبد الواحد اور
خواجہ کریم الدین لا ولد تھے نقل ہے کہ احمد قلندر ولایت سے جذب الٰہی مین یہان آیا
اور لکھی جنگل مین مقیم ہوا جبہان جس درویش کو سنتا وہان جاتا اور خدمت کرتا آخر ایک
روز اُسنے اکثر مشائخ کی دعوت کی چنانچہ آپ بھی تشریف لیگئے جب کھانا سامنے
آیا سب نے ہاتھ کھینچا اور حضرت نے بھی ہاتھ کھینچا اور فرمایا کہ ابھی تو نے ایک

Marfat.com
Marfat.com

اپنے خاص پیرون کو حرام کھانے سے بچایا ہی اب بھی محفوظ رکھ اور حرام کو یہان سے نکال بمجرد اس فرمانے کے جس جس جانور کا گوشت مثل سگ وغیرہ کے دسترخوان پر تھا وہ جانور بجنسہٖ صورت پکڑ کر چلے گئے یہ حال جو قلندر نے دیکھا قدم پکڑ لیے اور عرض کیا کہ یا حضرت مین نے اسی واسطے یہ حرکت کی تھی کہ تا کامل کے حال سے مجھکو اطلاع ہو آخر مرید کیا اور خلافت دیکر ملتان کو روانہ فرمایا نقل ہی کہ حضرت محبت الاولیا حضرت شیخ احمد عبدالحق قدس سرہٗ ساکن ردولی کہ بڑے اولیا تھے اور حضرت کے خلیفۂ خاص تھے جذبہ عشق آلہی سے جویاے رہنما تھے اور بکمال ریاضت اور مجاہدہ کرتے تھے ایک روز غیب سے بشارت ہوئی کہ جلال الدین پانی پتی کی خدمت کرو وہان تجھکو نعمت حاصل ہوگی چنانچہ آپ نے اُسطرف کا قصد کیا اور روانہ ہوئے یہان حضرت نے خادمان سے فرمایا کہ ایک شخص فضول آتا ہی آج دسترخوان پر انواع انواع کا کھانا حاضر کرنا اور شراب وغیرہ نامشروع چیزین بھی چند رکھنا اور دروازہ پر گھوڑے مع ساز و عراق کے مہیا رکھنا خادمون نے ایسا ہی کیا جب حضرت حجت الاولیا تشریف لائے تو یہ سامان دیکھ کر دروازے پر بھی اسباب دولتمندانہ مہیا ہی نہایت بے اعتقاد ہوئے پھر دسترخوان پر کھانا نامشروع دیکھ کر اور بھی بدگمان ہو کر وہان سے چلے اور دل مین کہا کہ یہ تو محض دھوکا ہوا آخر صبح کو وہان سے روانہ ہوئے جب شام ہوئی تو دریافت کیا کہ یہ شہر کونسا ہی لوگون نے کہا کہ پانی پت ہی آپ یہ حال دیکھ کر حیران ہوئے دوسرے دن پھر اسی طرح چلے شام تک اور وہین موجود ہوئے تیسرے دن آپ کو ایک جنگل نظر آیا اور اسمین درخت خشک تھے ہر ایک درخت پر ایک شخص مخملی کلاہ سر پر دیے ہوئے بیٹھا تھا اس سے انھون نے دریافت کیا کہ راستہ کدھر ہی اُسنے جواب دیا کہ راستہ تو تو جلال کے دروازے پر بھول آیا اگر یاد نہین ہی تو یہ دو آدمی سامنے سے آتے ہین اُنسے دریافت کر حضرت نے اُنسے سوال کیا اونھون نے کہا کہ ہم سے کیا دریافت کرتا ہی تجھسے پہلے ہی اُس شخص نے راست راست کہہ دیا ہی کہ راستہ تو جلال کے دروازے پر ہی یہ کہتے ہی غائب ہو گئے

Marfat.com
Marfat.com

پھر جو یہ نگاہ کر کے دیکھتے ہین تو نہ وہان جنگل ہے نہ وہ آدمی پانی پت مین موجود ہین اب حضرت
کو اعتقاد کلی ہوا اور حضرت کی خدمت مین چلے اور یہ سوچتے چلے کہ اگر آج حضرت کلاہ سر اپنے پیر
کی لحد سے مس کر کے مجکو عنایت فرماوین اور شیرینی بھی مرحمت کرین تو مین پھر اعتقاد مین
کسیطرح کا فرق نہ لاؤنگا آخر یہ ہی ہوا آپ اُسوقت حضرت مخدوم العالمین کے مزار اقدس پر سر نیاز
رکھتے تھے اور ایک ہاتھ مین کلاہ بھی مزار شریف کو مس کر کے آپ کو عنایت کی اور پھر نیاز کا حلوا
حوالہ کیا اور مقراض سے سر مونڈا پھر یہ حضرت نہایت معتقد ہوئے اور خدمت مین رہکر خلافت سے
مشرف ہوئے اور چند روز مین رتبہ عالی پر پہونچے اور حجت الاولیا ہوئے اور جب حضرت حجت الاولیا
کو حضرت نے مرید کیا اور کلاہ چار ترکی عنایت کی اور مقراض سر پر چلائی تو آپ مکان کو تشریف
لائے دیکھا کہ وہان اُسی طرح کا دسترخوان پر سامان مہیا ہے آپ نے کھانا کھانا شروع کیا
لیکن حضرت حجت الاولیا نے طعام نا مشروع کے کھانے مین تامل کیا آپ نے فرمایا کہ اے احمد
جو چیز کہ غیر خدا ہے یا غیر نعمت اُسکی ہے اس سے دست کشی چاہیے اس بات کے سننے سے بالکل
وسواس حضرت کے جاتے رہے اور کوئی بدگمانی دل مین نہ رہی اور آپ کو ایک وجد طاری ہوا اور
باواز بلند تین مرتبہ کہا کہ حق حق حق چنانچہ حضرت نے آپ کا نام عبدالحق رکھا اور اکثر
مکتوبات پر حق حق لکھتے ہین یہ آپ ہی کے نسبت ہے اور پھر رتبہ عالیہ پر پہونچکر آپ وطن
مالوفہ کو تشریف لیگئے اور بڑی بڑی کرامت آپ سے ظہور مین آئین اور ہزارہا طالبان حق درجہ
ولایت کو پہونچے چنانچہ مشہور ہے بلکہ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ اے احمد میرا سلسلہ تجھسے جاری
ہوگا اور عالم تیرے نور سے منور ہوگا یہ دعا حضرت کی قبول ہوئی چنانچہ حضرت حجت الاولیا سے
حضرت شیخ عارف اور شیخ محمد و محمد میان اور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ
علیہ کہ تاج الاولیا تھے اور حضرت جلال تھانیسری کہ حجت اس سلسلہ عالیہ کے تھے اور شیخ
عبدالغفور اعظم پوری و شیخ عبدالعزیز کرانوی اور سات فرزند حضرت قطب عالم کے کہ ہر ایک
ولی کامل تھا اور شیخ رکن الدین پیدا ہوئے چنانچہ حضرت حجت الاولیا فرمایا کرتے تھے کہ اگر دو

Marfat.com
Marfat.com

کو اللہ تعالے دریافت فرمائیگا کہ تو دنیا سے کیا لایا ہی تو مین ایک ہاتھ مین جلال تھانیسری کو اور دوسرے مین رکن الدین کو لیکر عرض کرونگا کہ انکو لایا ہون چنانچہ حضرت رکن الدین کے حال مین لکھا ہی کہ بعد انتقال کے آپکی قبر کو کسی تقریب سے کھولا تھا تو سوا چند بال ریش کے اور کوئی آثار بشری سے نہ تھے اور انکے جانشین حضرت شیخ عزیز اللہ ہوئے کہ جس کسیکو انھون نے خرقہ دیا پہنتے ہی اسپر چودہ طبق روشن ہوگئے اور خلفاے حضرت سے شیخ نظام الدین ایسے ہوئے کہ انکا جواب نہ ہوا اور انھین سے سلسلہ عالیہ چشتیہ اب تک جاری ہی اور بعد کو اس خاندان مین شیخ احمد صوفی و شیخ عبد الشکور و شیخ موسی و شیخ عیسے و میر سید فاضل ہوئے کہ واقعی اس گروہ مین سب سے فاضل تھے اور میر سید علاء الدین کتانہ ہوئے کہ جب انکو بعد رحلت قبر مین دفن کیا تو تین بار آواز اللہ اللہ اللہ کی آئی اور ایک نور قبر پر مدت تک رہا بلکہ شعلہ نور کا آسمان سے آنا اور قبر کے اندر چلا جاتا اور دو فرزند حضرت کے شیخ ابو اسحاق اور شیخ احمد سراج العارفین ہوئے اور خلفاے حضرت شیخ نظام الدین سے اس مولف نے اکثر بچشم خود دیکھے ہین ہر ایک کو جامع کمالات پایا چنانچہ حضرت شیخ حسین لاہوری و حضرت شیخ ابو سعید حنفی کہ جو ان حضرات کی خدمت مین گیا رتبہ عالیہ پر پہونچا اور بعد انکے بڑے بڑے رتبہ کے ہوئے کہ جنکے انوار سے عالم منور ہی تفصیل ہر ایک کی طویل ہی اسواسطے اختصار کیا شعر

چگونہ کلک رود بامراد خویش ز شوق ✤ بشرح وی کہ زبان آید از بیان عاجز

سبحان اللہ کیا فیض اس سلسلہ عالیہ کا ہی کہ ہر طرف عالم کا مثل آفتاب کے روشن ہی اب بر سر مطلب آتا ہون کہ جو شخص کسی مشکل مین حضرت حجت الاولیا شیخ احمد عبد الحق کی نذر توشہ پر کرے کیسا ہی مشکل کام ہوا سیدم آسان ہو مجرب ہی لیکن بہتر یہ ہی کہ قبل حاجت روائی سے توشہ کردے ورنہ خیر بعد کو اور توشہ یہ ہی کہ سوا سیر آرد گندم اور پاؤ سیر شکر اور پاؤ سیر روغن زرد باوضو انکی روٹی پکاوے اور بعد فاتحہ آپکے خاندان سے کسیکو یا دوسرے کو دیوے اور اسی طرح آپکے نام کی تسبیح ہی کہ اسطرح پڑھے اغثنی وامدونی

یا شیخ احمد عبد الحق ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے یقین ہے کہ ایک ہفتہ نجائیگا کہ کام اُسکا ہر چند
کہ کیسا ہی سخت ہوگا آسان ہو جاویگا یہ بھی امتحان کیا ہوا ہی نقل ہے کہ وہ حجت الاولیا
پندرھوین جمادی الثانی ۸۳۷ ہجری مین واصل بحق ہوئے چنانچہ کسی نے تاریخ آپ کی عارف
حق احمد عبد الحق بحق کہی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل ہے کہ حضرت مخدوم العاشقین قطب العالمین
کے خلیفہ شیخ بہرام کہ بندولی مین آسودہ ہین پہلے حضرت کی خدمت مین تھے قصبہ بندولی
کے زمیندار حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا حضرت دریاے گنگ طغیانی
پر ہے اور ہمارے موضع کی جانب چلا آتا ہی یقین ہے کہ ایک دو روز مین گانون کو غارت کردیگا
آپنے پانی پت سے ایک خط شیخ بہرام کو موضع راماو مین لکھا کہ تم بندولی جا کر کنارہ گنگ پر سکونت
اختیار کرو آپنے اُس خط کو آنکھون سے لگایا اور اُن لوگون کے ہمراہ جا کر کنارہ دریاے گنگ کے
استقامت کی اور ایک چوب جانب موضع گاڑ دی اُسی شب مین دریا دو کوس دوسری طرف
ہٹ گیا چنانچہ ابتک اُسطرف نہین آیا اور پھر حضرت شیخ بہرام تمام عمر وہین رہے اور آپ کی توجہ سے
خلایق کو ہدایت ہوئی چنانچہ ابتک یہ فیض جاری ہے کہ جو کوئی بیمار متصل قبر کے جاتا ہے فوراً آرام
ہو جاتا ہے یا مزار کے نزدیک ایک چاہ ہے اُسمین غسل کرے وہ بیمار اُسیدم اچھا ہو جاتا ہے
نقل ہے کہ ۱۱۰۶ ہجری مین مرزا مظفر صوبہ دہلی سے قصبہ بندولی مین آیا اور اُسنے خادمان درگاہ کو
تنگ کرنا شروع کیا اور سب کی جاگیر ضبط کر لی حتیٰ کہ زمین متعلقہ درگاہ شریف کو ضبط کرنا چاہا
اور اُسکی پیمایش کا ارادہ کیا وہانکے اکابر اور سادات نے اس فعل قبیح سے ممانعت کی اُس بے دین نے ایک
نہ مانی اور خود واسطے پیمایش کے گیا اور مردہون کو تاکید کی کہ جریب ڈالین مردہون نے تامل کیا
تو اُنکو بھی بُرا بھلا کہنا شروع کیا آخر جریب اُس زمین مین پڑی ایک شخص سادات سے
یہ حال دیکھ کر مزار اقدس پر گئے اور دونون ہاتھ مزار پر دے مارے اور گستاخانہ عرض کی کہ یا حضرت
ہم تو آپ کو دونون جہان کا وسیلہ سمجھتے تھے یہان تو یہ حال ہے کہ آپکے خادمون پر رزق
بند ہے اُس جہان مین آپ کیا کام آوینگے یہ کہنا تھا کہ باہر سے شور و غوغا کی آواز آئی سید با

نکلا اور دیکھا کہ وہ مردود وونیزہ زمین سے معلق ہوا پر ہی اور گھوڑے سے جدا ہی اُس سید نے دیکھکر
کہا کہ یا حضرت اس لعین کو ہوا پر معلق کیوں کیا ہی زمین پر دے مار کر اسکا سر ٹوٹ جاے
یکایک وہ زمین پر گرا اور قریب الموت ہوگیا لوگوں نے دیکھا تو سد رمق جان باقی تھی اُسکی
نعش کو مزار اقدس پر لیگئے تھوڑی دیر کے بعد کچھ افاقہ ہوا کہ اُسکے ہاتھ پاؤں خود بخود جکڑ گئے
اور اُسنے غل مچانا شروع کیا کہ للہ مجھے یہاں سے لیچلو کسینے میرے ہاتھ پاؤں سخت زور سے
کسکر باندھے ہیں کہ میری جان نکلی جاتی ہی اور مضطربانہ چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ مجکو آواز آتی ہی
کہ کوئی شخص کہتا ہی کہ اس لعین کو یہاں سے نکالو لوگوں نے اُسکو چارپائی پر ڈالکر اُسکے
مکان پر پہونچایا راستہ میں چارپائی سے نیچے گرا اور ہاتھ پشت کی طرف کھنچے ہوئے تھے گویا کسینے
مشکیں باندھ دیں ہیں پھر چارپائی پر ڈالا دوسری مرتبہ پھر سر کے بل گرا اور پاؤں اوپر
کی طرف سرنگوں رہے اور چرخ مارتا تھا دیر تک یہی صورت رہی ہر چند لوگ اُسکو اُٹھاتے
تھے سر اُسکا زمین سے علحدہ نہیں ہوتا تھا آخر مردمان ہمراہی خادموں کے قدموں پر
گرے اور عفو تقصیر چاہا خدام درگاہ شریف پر گئے اور الحاح وزاری کی آخر دعا قبول ہوئی
اور وہ مردود زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا بعد چند عرصہ لوگ درگاہ شریف پر لیگئے اور خاک
آستانہ اُسکے جسم پر ملی کچھ کچھ افاقہ ہوا آخر نذر حضرت کی ادا کی اور سوائے زمین قدیم خدام
کے اور زمین اُنکو دی اور پھر کسی سے تعرض نکیا اور دہلی کو چلا گیا اور دوسرے خلیفہ حضرت
کے شیخ نظام الدین کریسام میں آسودہ ہیں تیس برس تک حضرت کی خدمت میں رہے اور پھر
خلافت پاکر سیام کو رخصت ہوئے بعد رحلت کے ایک شعلہ نور کا مثل چراغ کے ہر وقت مزار شریف پر رہتا تھا
چنانچہ تمام عالم دیکھنے کو جاتا تھا ایک روز حضرت مخدوم العالمین وہاں تشریف لیگئے آپنے
یہ روشنی دیکھکر فرمایا کہ شیخ نظام الدین تم حق رسیدہ ہو تمکو حاجت نور کی نہیں ہی اس روشنی
کو اندرون قبر کے لیلو کہ روشنی کو شبہ لگتا ہی کیونکہ اگر ہمیشہ سے ہوتا تو جناب رسالت مآب صلعم کے
روضہ منورہ پر ہوتا یہ بات کہتے ہی وہ نور قبر میں غائب ہوگیا نقل ہی کہ حضرت مخدوم العالمین

Marfat.com

ایک روز سر راہ جاتے تھے کہ ایک ضعیفہ چاہ پر پانی بھر رہی تھی آپ کو یہ حال دیکھکر رحم آیا اپنے ہاتھ سے پانی کھینچا اور اُسکے گھر پہونچا دیا اُس سبوچہ مین اللہ تعالےٰ نے یہ برکت دی کہ جبتک وہ پیرزن زندہ رہی اُسکو پانی لانے کی حاجت نہ رہی اُسی پانی سے سب کام کرتی اور پھر وہ سبوچہ بھرا باقی رہتا نقل ہے کہ ایک کیمیاگر مخدوم زادہ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا ایک روز آپ کی عسرت دیکھکر عرض کیا کہ آپ کیمیا سیکھ لیجیے حضرت مخدوم العالمین نے یہ سنا دیوار پر تھوک دیا فوراً اُسقدر مٹی طلاے خالص ہوگئی اور آپ ہمیشہ نماز کعبہ مین حضرت رسالت مآب رسول خدا صلعم کے ہمراہ پڑھا کرتے یہان لوگ تلاش کرتے تو نہ پاتے ایک روز آپ کی خاطر اقدس مین یہ خیال گذرا کہ کیا خوب ہو جو حضرت نماز جمعہ کے واسطے ارشاد فرماوین جب کعبہ مین تشریف لیگئے تو حضرت نے حکم دیا کہ جلال الدین تیرا کعبہ وہ ہے کہ جہان پر میرے فرزند سید محمود کا مزار ہے وہان نماز جمعہ پڑھا کر آخر آپنے پھر ہر جمعہ کو نماز مزار سید محمود پر پڑھی نقل ہے کہ آخر عمر مین حضرت کو استغراق کمال ہوگیا تھا چنانچہ خادم لوگ گوش مبارک مین باآواز بلند حق حق حق کہتے تب آپ آنکھین کھولکر دریافت کرتے کہ نماز کا وقت آگیا تب خدام وضو کراتے اور آپ نماز مین مشغول ہوتے پھر استغراق ہوجاتا ایک روز آپنے خود بخود آنکھین کھولکر بڑے صاحبزادہ حضرت شیخ عبد القادر سے فرمایا کہ فرمان حضرت ذو الجلال کا یہ ہے کہ اپنی عمر سے کچھ عمر سید جلال بخاری کو بخشون کہ اُنکی عمر تمام ہوگئی ہے اور میرے ہمنام ہین تم کیا کہتے ہو صاحبزادہ نے عرض کی کہ آپ کی عمر دراز ہو اور ہم آپ پر فدا ہون ہماری عمر سے حصہ اُنکو دلا دیجیے کہ ہماری سعادت اسمین ہے اور یہ ہمکو منظور نہین کہ حضور کی عمر دوسرونکو ملے کیونکہ ہم راضی ہون پھر حضرت مخدوم العالمین نے چھوٹے صاحبزادہ حضرت شبلی سے مصلحت کی کہ تم اس بارہ مین کیا کہتے ہو اُنھون نے عرض کی کہ اگر حکم جناب باری کا یہی ہے تو حضرت تامل نکرین کیونکہ دوست کی رضا اسمین ہے حضرت مخدوم العالمین اس بات سے بہت خوش ہوئے اور آفرین کی پھر حضرت نے سب فرزندون کو رخصت کیا اور استغراق مین گئے

Marfat.com

لیکن بڑے صاحبزادے آپ کو تنہا دیکھکر بیٹھے رہے پھر آپنے آنکھیں کھولیں اور کہا کہ عبدالقادر
تو بیٹھا ہی آ ہمارے ساتھ چل یہ کہکر آپ کھڑے ہو گئے اور صاحبزادے سے فرمایا کہ میرے قدم پر
قدم رکھ صاحبزادے نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا کہ آنکھیں بند کر صاحبزادے نے آنکھیں بند
کیں پھر آپنے فرمایا کہ اب آنکھیں کھول دے صاحبزادے نے آنکھیں کھولیں آپنے آپکو
اور حضرت کو دہلی میں پایا اور وہانسے سید جلال بخاری کے مکان پر تشریف لیگئے دیکھا
تو مخدوم جہانیان حالت نزع میں ہیں آپنے سلام علیک کی اور سید وانے انگشت سے اشارہ
کیا اسوقت آرام ہو گیا اور کچھ دیر ٹھہر کر پھر مکان پر واپس آئے سلطان فیروز شاہ کہ حضرت جلال
بخاری کا مرید تھا آپ کی عیادت کو آیا دیکھا تو اچھی طرح ہیں سید جلال نے فرمایا کہ ای
بادشاہ میرا بھائی جلال بابلی نبی آیا تھا اور دس برس اپنی عمر سے مجکو دے گیا اس سبب سے
اب مجکو صحت ہی بادشاہ نے کہا کہ زہے میرے طالع کہ میرے عہد میں ایسے ایسے بزرگ موجود
ہیں اپنے پیر سے رخصت سفر لیکر حضرت مخدوم العالمین کی خدمت میں گیا اور بعد قدمبوسی
التماس کیا کہ حضرت آپنے خدا کو بھی دیکھا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہماری شریعت میں چشم
ظاہر سے دیکھنا محال ہی البتہ سایۂ خدا میں نے دیکھا ہی بادشاہ اس سخن سے بہت خوشنود
ہوا ملازمان کو اشارہ کیا کہ تشت جواہرات سے حضرت کی نذر کرو ملازمان نے خوان پر از
جواہر نذر کیے حضرت نے کچھ قبول نکیا اور فرمایا کہ ہم فقیر ہیں ہمارے یہان دربان اور نگہبان
کہان کہ جو اسکی حفاظت کرین بادشاہ نے حضرت سے سماجت کی حضرت نے ایک قبول نکی
اور فرمایا کہ بابا یہ چیزیں اللہ تعالے نے تمھارے واسطے پیدا کی ہیں تمھارے ہی پاس انکا رہنا
بہتر ہی جب بادشاہ نے جانا کہ حضرت ہرگز قبول نکرینگے ایک صاحبزادے کے پاس وہ تھال
لیگیا اور وہ صاحبزادے گونگے اور بہرے تھے انکو دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا شے ہی لوگون نے کہا
کہ یہ جواہرات ہی اشارہ سے کہا کہ یہ کس کام میں آتا ہی لوگون نے کہا کہ اس سے شکم سیر ہوتا ہی اور
پیٹ بھرتا ہی صاحبزادے یہ سنکر بہت خفا ہوئے اور پھر تبسم کیا اور کہا کہ یہ ہمارے کام کا نہیں ہی

Marfat.com

جسنے شکم بنایا ہی وہ رزق بھی دیگا اسکی کچھ حاجت نہین یہان سے اٹھاؤ اِس بے نیازی سے
بادشاہ بہت حیران ہوا اور گریان وہان سے اٹھا اور حکم دیا کہ ان سب جواہرات کو حضرت کے
دروازے پر لٹا دو چنانچہ سب لٹا دیے اب تک ایام برشگال مین کسی نہ کسی کو کوئی جواہر دستیاب
ہوتا ہی **نقل** ہی کہ فتح خان ہمشیرہ زادہٗ بادشاہ فیروز شاہ نہایت آدمی نیک تھا اور جب
حضرت مخدوم جہانیان نقش قدم مبارک حضرت رسالت پناہ صلعم کا کعبہ سے لائے تو
درمیان بادشاہ اور فتح خان کے عہد موافق ہوا کہ جو کوئی پہلے انتقال کرے اُسکے سینہ پر یہ قدم
مبارک رہے جب اُسنے حضرت مخدوم العالمین کا حال سنا اور بادشاہ حضرت کی خدمت مین پہنچے
واپس گیا تو فتح خان سے اُسنے کہا کہ تو جو کہے وہ مجکو دون الا قدم مبارک مجھے دے اور اُسکا
خواہان مت ہو فتح خان نے یہ جانا کہ بادشاہ نے عہد توڑا اور اب یہ مجکو نہ دیگا یہ امر خیال کر کے
حضرت کی خدمت مین پانی پت گیا اور گھوڑے کو دروازہ خانقاہ پر باندھکر تنہا حضرت کے
حجرہ مین جانے لگا شیخ زینا دروازہ پر کھڑے تھے کہا کہ ای بچہ کہان جاتا ہی فتح خان نے کہا کہ حضرت
کی خدمت مین جاتا ہون کہا کہ اسوقت مت جا ورنہ سلامت نہ آئیگا فتح خان نے کہا کہ سلامت
جاتا ہون اور سلامت آؤنگا شیخ زینا نے کہا کہ اگر تو سلامت آیا تو مین اپنا جامہ چاک کر دونگا
اور نہین تو تیرا جامہ فتح خان حضرت کے روبرو پہونچا اور مودب کھڑا ہو گیا آپنے آنکھین کھولین
اور فتح خان کی طرف دیکھکر فرمایا کہ جا اور لے فتحخان باہر آیا شیخ زینا سے کہا کہ دیکھ مین
سلامت آیا شیخ زینا نے کہا کہ اجل ساتھ لیکر آیا ہی فتح خان نے کہا کہ یہی میری آرزو تھی اپنی
مراد کو پہونچا آخر جب دہلی کے متصل آیا ایک درخت کے تلے چادر اوڑھکر انتقال کیا بادشاہ نے
حسب وعدہ اُسکے سینہ پر قدم مبارک رکھا اور اب تک موجود ہی **نقل** ہی کہ جب مخدوم جہانیان کو
حضرت کے سبب سے حیات تازہ ملی تو بعد صحت حضرت کی ملاقات کے واسطے پانی پت مین
آئے اور چلہ کھینچا اور نعمت حاصل کی چنانچہ اب تک وہ جگہ موجود ہی اور پھر وہان سے اوچہ کو تشریف
لیگئے اور واقعہ ماہ ذیلحجہ تاریخ گیارہوین [illegible] ہجری مین اس دار ناپائدار سے طرف ملک بقا کے رحلت فرمائی رحمۃ اللہ علیہ

نقل ہی کہ حضرت مخدوم العالمین تاج السالکین حضرت جلال الحق والدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے چالیس خلیفہ صاحب رتبہ اور اولیائے کبار سے تھے اول مخدوم زادہ شیخ عبد القادر کہ متصل روضہ سید محمود کے آسودہ ہین دوسرے مخدوم زادہ حضرت خواجہ ابراہیم کہ مزار اقدس مین بجانب چپ آسودہ ہین تیسرے خواجہ شبلی کہ یہ بھی پہلوے راست مین حضرت کے آسودہ ہین چوتھے خواجہ کریم الدین کہ متصل روضۂ سید محمود کے ہین پانچوین حضرت مخدوم زادہ خواجہ عبد الواحد کہ باہر دروازہ روضۂ حضرت کے آسودہ ہین چھٹے شیخ زینا کہ کامل اولیاے تھے قصبۂ اندری مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ احمد قلندر کہ ملتان مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ احمد عبد الحق کہ تاج العارفین تھے اور یہ سلسلۂ عالیہ انھین حضرت سے چلا ہی قصبۂ رودریا مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ بہرام کہ قصبۂ بدولی مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ شہاب الدین کہ قصبۂ جھنجانہ مین ہین اور حضرت شیخ شمس الدین کہ جنگل مین آسودہ ہین کہ اس جنگل کو تکیہ ہم کہتے ہین اور حضرت سید موسی کہ پہاڑ مین آسودہ ہین اور حضرت حاجی محمد اولیا کہ قصبۂ سلطان پور مین ہین اور حضرت شیخ شعیب کہ سنپت مین ہین اور حضرت شیخ حسن کہ موضع تیر مین ہین اور حضرت شیخ عبد الواحد کہ آپ صاحب سجادہ ہین اور انھین نے ملفوظات حضرت کا جمع کیا ہی قصبہ سیام مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ نظام الدین اور حضرت پیر نبوی کہ یہ دونون صاحب بھی سیام مین ہین اور حضرت میر سید محمود کہ متصل روضۂ شیخ بوعلی شاہ قلندر کے آسودہ ہین اور میر سید سراج الدین کہ متصل دروازہ درگاہ شریف حضرت شیخ بوعلی شاہ قلندر کے ہین اور حضرت پیر کنیا کہ نزدیک شہر کے محل رانی مین آسودہ ہین جو کوئی کہ کسی مشکل مین ایک خشت وہان سے اٹھا لائے اور بعد حاجت برآنے اپنی کے بصدق دل اس خشت کے برابر شیرنی تقسیم کردے اور خشت کو وہین ہو چاد فوراً اسکی مراد حاصل ہو اسقدر مولف کو اسماے خلفاے حضرت کے یاد تھے درج کتاب کئے اور سوا انکے اور بھی خلیفہ آپکے تھے اور بعد وصال حضرت مخدوم العالمین کے چند روز بڑے

Marfat.com

صاحبزادے جانشین ہوئے بعد اُنکے حضرت شیخ ابراہیم دوسرے مخدوم زادہ صاحب سجادہ ہوئے لیکن انھون نے آپ چھوٹے بھائی خواجہ شبلی کو اپنی جگہ پر مسند نشین کیا اور خواجہ شبلی خانقاہ کے خرچ اور مہمانداری وغیرہ مین مثل اپنے والد بزرگوار کے تھے چنانچہ صاحب سجادگی آپ پر مسلم رہی اور اب تک اُنکی ہی اولاد مین ہی اور حضرت پیر و مرشد شاہ العالمین مؤلف کے اُسی خاندان مین ہین اور چوتھی پشت مین ہین چنانچہ آئندہ ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالے نقل ہی کہ حضرت مخدوم العالمین نے سترھوین ربیع الاول ۷۶۵ھ کو اس دنیائے بے بقا سے رحلت فرمائی اور واصل بحق ہوئے شاہ ولایت بود تاریخ ہی رضی اللہ تعالے عنہ

بیان حضرت قطب العالمین شیخ خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ

یہ نونہال باغ ولایت جلالیہ بڑے صاحب حالات و کرامات تھے اور حضرت جلال الدین پانی پتی کے صاحبزادہ اور خلیفہ تھے علم شریعت و حقیقت مین یکتا اور معرفت مین بے ہمتا ہمیشہ ذکر خدا مین مشغول رہتے تھے اور ریاضت اور مجاہدہ حد سے زیادہ کرتے تھے آخر رتبہ عظیم حاصل کیا اور آپکے سات فرزند اور خلیفہ بھی کثرت سے تھے اور کسی اہل دنیا کے پاس نہ جاتے اور علما و صلحا سے محبت رکھتے اور وہ لوگ برکت صحبت سے مستفید ہوتے اور صاحب سماع اور صاحب وجد تھے اور سوز و گریہ بہت رکھتے تھے اور صدہا کو منزل قرب الٰہی تک پہونچایا خرقہ فقر و ارادت کا اپنے والد ماجد سے حاصل کیا نقل ہی کہ آپکے دونون پاؤن کو فالج کے سبب سے بالکل حس و حرکت نہ تھی لیکن جب محفل سماع ہوتی تو آپ حالت وجد مین گھڑیون کھڑے رہتے چنانچہ ایک مرتبہ آپکو کامل ایک پہر ہو گیا کہ آپ حالت مین کھڑے رہے آپ کے عموی گرامی شیخ ادریس نے کہا کہ بابا خواجہ شبلی خلق مین شور ہو رہا ہی کہ شبلی اظہار کرامت کرتا ہی اگر حقیقت مین نمایش کرامت ہی تو طریقہ خاندان اپنے سے بعید ہی اور اگر احیاناً ہی تو بس اب موقوف کرو حضرت بیٹھ گئے اور اُس روز سے پھر کبھی وجد مین کھڑے نہ ہوئے نقل ہی کہ ایک روز کچھ قلندر لوگ آپکے پاس آئے اور سائل ہوئے آپنے کچھ جواب نہ دیا قلندران شوخ چشم نے یہ گستاخی

Marfat.com

کہ آپ کی تسبیح روبرو سے اٹھالی اور چلدیے اور آپنے کچھ نہ کہا ملک اوجھی کہ افغان پانی پت
کا تھا اسکو یہ حرکت قلندرونکی پسند نہ آئی بلا حکم حضرت کے طیش مین آکر عقب قلندرون
مین گیا اور اُنسے تسبیح چھین کر لایا اور حضرت کو دی آپنے خوش ہوکر فرمایا کہ بابا ملک اوجھی تیرا تیر
کبھی خطا نہ کریگا ایک روز ملک اوجھی نے دل مین سوچا کہ دیکھون پیر کی دعا قبول ہوئی ہے
یا نہین ایک تیر طرف آسمان کے رہا کیا جب وہ تیر زمین پر گرا تو ایک سانپ کے دماغ مین پار ہوا
ملک اوجھی نے جو دیکھا کہ تیر مین سانپ چھدا ہوا پڑا ہی بہت خوش ہوا اور جانا کہ دعا میرے
پیر کی قبول ہوئی اس قسم کے خوارق عادات آپسے بہت ظہور مین آئے ہین تبرکا اسیر اکتفا
کیا گیا نقل ہی کہ حضرت خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ساتوین ماہ ربیع الاول ۸۵۲ھ ہجری کو
اس دار فنا سے دار القرار جنت کو رحلت فرمائی تاریخ وصال ۔ مرشد دو زمان ہی

۸۵۲

بیان حضرت خواجہ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ

نہایت بزرگ اور صاحب کرامت تھے خرقہ فقر و ارادت کا آپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ
شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور جانشین اُنکے ہوئے اور بکمال ریاضت اور کرامت
مین مشہور خلائق تھے جو شخص کہ خلوص نیت سے معتقد حضرت کا ہوتا رتبہ ولایت کو
پہونچتا اور گو بظاہر آپ زراعت مین مشغول رہتے لیکن باطن مین تمام راز و نیاز خدا
کے ساتھ رکھتے تھے نقل ہی کہ ایک بار آپ موضع جھاج پور پرگنہ پانی پت کو تشریف لیگئے
عین حالت استغراق مین باواز بلند کہا کہ اے لوگو آج اس گانون سے باہر چلے جاؤ ورنہ
یہان آگ لگے گی اور اپنا اسباب بھی یہان سے نکالو گانون کے آدمی واقف تھے کہ جو کچھ
آپکی زبان سے نکلتا ہی وہ ہی ہوتا ہی فوراً اسباب و مویشی باہر لیکر چلے گئے تھوڑی دیر
کے بعد غیب سے آگ لگنی شروع ہوئی اور تمام گانون جل گیا اور جس شخص نے آپکا کہا نہ
سنا تھا وہ بھی جل گیا اور اُسکا تمام اسباب اور دواب سب جل کے خاک ہوگئے آخر اُس
گانون کے مردمان معتقد اور شکرگزار ہوئے نقل ہی کہ تاریخ بیسوین ماہ جمادی الثانی

Marfat.com

۹۴۵ھ ہجری کو حضرت نے اس جہان بے بقا سے رحلت فرمائی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ۔ سہ اوج فیض تاریخ ہے ۹۴۵

بیان حضرت شیخ عبدالکبیر اولیا رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرت صاحب تقویٰ اور اہل عرفان تھے اور ولی مادر زاد تھے کہ جو کچھ زبان مبارک سے
نکلتا تھا وہی ہوتا تھا اس سبب سے آپ کو شیخ کبیر بالا پیر کہتے تھے اور خرقۂ فقر اور ارادت
کا اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ سے پایا اور تصرف و کرامت
آپ کی ذات سے بہت ظہور مین آیا کرتی چنانچہ اکثر راستہ مین جب آپ آستین کو ہلاتے
تھے تو شیر نر نکلتا تھا اور پھر غائب ہو جاتا تھا اور علما اور صلحی اُس زمانہ کے آپ کی
خدمت مین حاضر رہتے اور تابعداری کرتے تھے اور آپ کی صورت پر شوکت کمال درجہ
تھی اور راگ کو بہت ذوق کے ساتھ سماعت فرماتے تھے اور عرس مشائخ کا اکثر کیا کرتے
اور مہمان نوازی کی عادت بہت تھی آپکے چار فرزند تھے اور خلیفہ بہت تھے نقل ہے
کہ ایک روز سلطان سکندر بن بہلول نے اپنے وزیر اور ملک محمود وغیرہ سے صلاح
کی کہ شیخ عبدالکبیر اپنے آپ کو اولیا کہتے ہین اور صاحب کرامت بیان کرتے ہین اس وقت
اُنکا امتحان کرو اور دل مین اپنے اپنے کچھ کچھ قسم طعام سے لیلو اگر شیخ موصوف ہر ایک کے
واسطے بیان کرے پس سمجھنا چاہیے کہ واقعی مرد مرتاض ہے اور نہین تو دعوی اُنکا غلط ہے
آدھی رات کے وقت بادشاہ مع وزیر وغیرہ کے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت
شیخ نے سنبوسہائے گوشت آہو بادشاہ کے روبرو رکھے اور نان نخنی آگے وزیر کے اور حلوا
روبرو ملک محمود کے رکھا اور یہی اشیا اُن لوگون نے اپنے اپنے دل مین قرار دی تھین
ذوق سے سب نے کھایا اور متحیر رہے حضرت نے فرمایا کہ یارو مقام حیرت کیا ہے
فقیر کو اللہ تعالیٰ جل شانہ پر توکل کیے ہوئے بیٹھا ہوا اُسکو خلائق کے سامنے شرمندہ
نہین کرتے ہین بعد کو بادشاہ نے نہایت اعتقاد سے دوگانون خادمان درگاہ کی
خدمت کے واسطے عنایت کیے آپ نے انکار کیا آخر بادشاہ نے بہت عجز و زاری کی اور قبضہ

Marfat.com

آپ خاموش ہو رہے اور وزیر نے بھی ایک گانون علاقہ جھنجھانہ مین حضرت کے نذر کیا
اور ملک محمود نے اپنی دختر حضرت کے عقد مین دی نقل ہی کہ حضرت نے چھٹی ربیع الثانی
۹۵۴ھ ہجری کو اس جہان فانی سے طرف ملک جاودانی کے رحلت فرمائی رضی اللہ تعالے
عنہ تاریخ وفات تاج الاتقیاہی

بیان حضرت شیخ عثمان زندہ پیر رحمۃ اللہ علیہ

کہ صاحب معرفت اور اہل شریعت تھے عابد وزاہد حد سے زیادہ تھے اور عالم متبحر تھے ذکر
الٰہی مین رہا کرتے خرقہ فقر و ارادت کا اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ عبد الکبیر اولیا سے
پایا اور آپ کے تین بھائی اور تھے بڑے سب سے شیخ حسین تھے انھون نے روبرو اپنے والد کے
رحلت کی تھی لیکن دو فرزند انسے باقی رہے اور دوسرے بھائی کا نام شیخ رکن الدین
اور تیسرے کا نام شیخ محمود تھا آخر بعد انتقال حضرت شیخ عبد الکبیر اولیا کے حضرت اور آپکے
برادرزادہ شیخ نورالدین و شیخ منور مین مناقشہ واقع ہوا کہ صاحب سجادگی حق کوئی
اپنا بیان کرتا تھا آخر نوبت بادشاہ تک پہونچی اور ابراہیم بادشاہ بن سلطان سکندر
پانی پت کو گیا اور وہان تحقیقات شروع کی ہرچند کہ حضرت کی والدہ اور حمید خلفائے
حضرت اور اکابران شہر و برادران نے آپ کو صاحب سجادہ کیا تھا اور سب کی خوشی
آپ کی ہونے مین تھی لیکن ابراہیم بادشاہ کی توجہ جانب شیخ نورالدین کے تھی آخر سجادہ
کے دو حصہ ہوئے نصف کے مالک حضرت رہے اور نصف کے مالک شیخ نورالدین
ہوئے اور عید کے روز دو چنڈول نکلے اور تکرار اس امر پر ہوئی کہ آگے کس کا ہونا چاہیے
آخر طرفین سے کشت و خون بھی ہوا اور شیخ نورالدین پسر شیخ حسین چنڈول سے نیچے گرا
اور اپنے مکان کو واپس آیا اور حضرت کا چنڈول عین عیدگاہ تک گیا اور شیخ نورالدین
کے ساتھ اپنے مکان کو آئے اُس روز سے پھر کسی نے دعوے صاحب سجادگی نہین کیا
اور حضرت شیخ عثمان زندہ پیر کے سب لوگ معتقد ہوئے اور پھر دوسرا چنڈول نہین نکلا

Marfat.com

اب تک صاحب سجادگی حضرت کے خاندان مین ہی نقل ہو کہ باہم ایک ہندو اور ایک مسلمان
کے کسی قسم کا مناقشہ تھا اور حضرت اسمین حکم تھے آپنے فرمایا کہ مسلمان سچا ہی لیکن اُس
ہندو نے قبول نکیا پھر آپنے فرمایا کہ تمہاری دونون کی پی بیان جس سے ہین اور آج دونون
کے اولاد ہوگی جسکے فرزند ہو وہ سچا ہی اور جسکے دختر ہو جھوٹا دونون نے اسبات کو مانا آخر
شام کو مسلمان کے فرزند ہوا اور ہندو کے دختر پھر ہندو نے قبول کیا اور تکرار اُنکی جاتی رہی
نقل ہی کہ آپکے فرزند نے ایک چاہ طیار کرایا اور اُسکا سر ٹیڑھا تھا کہ حضرت کا گذر وہان ہوا
آپکے فرزند نے عرض کی کہ حضرت اسکے حق مین دعا کیجیے آپنے فرمایا کہ نیاز کرو اور ایک
گاو اور کئی من سیدہ گندم اور روغن زرد لاؤ اُسوقت ہم دعا کرینگے شیخ نظام نے
عرض کیا کہ حضرت ایک گوسفند نذر کرونگا زیادہ طاقت نہین ہی آپ نے فرمایا کہ
جو کچھ آج ہماری زبان سے نکلا ہی یا تو اُسقدر تیار کرو اور فقرا کو تقسیم کرو ورنہ تم جانو
تمکو اختیار ہی یہ فرماکر مکان کو تشریف لائے اُسی رات مین تمام چاہ منہدم ہوگیا کہ کچھ
نشان بھی اُسکا باقی نرہا نقل ہی کہ آپنے دسوین ماہ ذیقعدہ ۹۶۱ھ ہجری کو اس
جہان فانی سے انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ

بیان حضرت شیخ نظام رحمۃ اللہ علیہ

نہایت ریاضت کش اور صاحب کرامت تھے اور قانع اس درجہ تھے کہ کبھی کسیطرح کا
خیال دنیاوی دلمین نلاتے اور ہمیشہ ذکر خدامین مشغول رہتے اور کبھی کسی دنیادار کے
مکان پر نہ گئے اور کبھی کسیکا نذرانہ نہ لیتے اور اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ عثمان
زندہ پیر سے خرقہ فقر و ارادت کا پہنا اور آپ دو بھائی تھے بڑے بھائی کا نام شیخ کمال
کہ با صاحب کمال تھے اول تو اُنکو مثل مشائخ کے طریقہ نہ تھا دوسرے حالت جذب
ہر وقت رہتی تھی اسواسطے برضامندی اُنکے یہ حضرت صاحب سجادہ ہوئے اور تمام
علما و صلحا اور مشائخ محفل خاص مین حاضر ہوتے اور علی قدر مراتب نعمت

Marfat.com

حاصل کرتے حضرت کا جلال اور عظمت مشہور ہے اُس زمانہ مین کوئی بزرگ اس رتبہ کا نہ تھا اور طالب جو حاضر ہوتا اپنی مراد کو پہونچتا شعر برتر از مدح و ثنای من و تو ہست یکی + کان نبحریست کہ پایان و کناری دارد + اور اُنکی تعریف اُسیقدر کافی ہے کہ حضرت شاہ عالمین اُنکے خلیفہ ہون کہ جو اولیا کبار سے ہین نقل ہے کہ پندرھوین ماہ شعبان کو اس جہان فانی سے رحلت فرمائی

بیان حضرت شاہ اعلی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف کتاب ہذا کے پیر تھے اور صاحب کشف و کرامت نہایت بزرگ تھے اور ہمیشہ یاد خدا مین رہتے اور خرقہ فقر و ارادت کا حضرت شیخ نظام والد بزرگوار اپنے سے حاصل کیا اور بعد والد مرحوم کے آپ سند خاندان چشت پر متمکن ہوئے اور تمام علما و فقرا آپ سے فیضیاب ہوتے تھے اور دوسرے حضرت شاہ نظام نارنولی سے بھی خرقہ خلافت کا پایا چنانچہ یہ اشعار اسپر دلالت کرتے ہین شعر مرا بہ بندگی او بست فخرہای تمام + مرید شاہ نظام است ابن شیخ نظام + دیگر نظامش پیر و ہم بابش نظام است + نظام دو جہان بروی تمام است + اور حضرت شاہ اعلی آبا و اجداد کی طرف سے بھی اور پیر دستگیر حضرت شاہ نظام نارنولی کی طرف سے خلافت یافتہ تھے دو طرف فیض کیا تھا اور اوصاف اُنکے تحریر سے باہر ہین سخاوت اور خوش خلقی حلم و تحمل فقر و کرامت اللہ تعالے نے اُنکو کرامت کیے تھے کہ شاید دوسرون کو اسقدر نصیب نہوئے ہون اکثر اوقات مراقبہ اور مجاہدہ مین رہتے تھے اور نسب شریف آپ کا عثمانی ہے اور حال کرامت مآل کتاب جواہر اعلی مین مؤلف نے ترتیب وار لکھا ہے یہان بنظر اختصار شمہ از بسیار پر اکتفا مناسب ہوا نقل ہے کہ ایک روز حضرت فرماتے تھے کہ ابتداے عمر مین کسی امیر شاہی کا زمرۂ سپاہ مین نوکر تھا اور تیراندازی مجھے آتی نہ تھی نہایت کاوش اور کوشش کی ایک روز کسی نے کہا کہ اگر شاہ احمد گنگوہی داماد حضرت زکریا ملتانی کی نذر و نیاز دل مین قبول کرو تو تمکو تیراندازی آجائے مین نے بصدق دل نیاز حضرت شاہ احمد کی

دل مین قرار دی اور تیر اندازی کرنا شروع کی آخر بعد ایک ہفتہ کے مین نے خواب مین
دیکھا کہ ایک بزرگ نے مجکو تیر و کمان عنایت کیے صبح کو جو تیر نشانہ پر مارتا تھا وہ خطا نہ کرتا تھا
غرض مجکو معلوم ہوگیا کہ برکت نذر حضرت شاہ احمد سے تیر اندازی آگئی آخر جو کچھ نیاز
کہ مین نے قبول کی تھی اُسی وقت تقسیم درویشان کردی اب میری تیر اندازی کا چرچا
جا بجا ہونے لگا اور جس امیر کا مین نوکر تھا اُسنے بطور تحفہ مجکو بادشاہ نصیر الدین ہمایون
شاہ کے پاس بھیجا تھا جب مین دہلی مین گیا تو جامع مسجد مین کہ پاس منار واقع ہی
واسطے نماز کے گیا قریب محراب کے ایک شخص بزرگ کو بیٹھا دیکھا اور پہچانا کہ یہ وہ ہی
بزرگ ہی جسکو خواب مین دیکھا تھا اور اُسنے تیر و کمان عنایت کیا تھا آخر متصل اُنکے
بیٹھا اُن حضرت نے ایک کمان اور کسیقدر تیر مجکو دیے دیکھتا ہون تو وہ ہی تیر ہین
اور وہ ہی کمان اور یہ مجکو دیکر اپنے آدمی سے کہا کہ اسکو بیرون دروازہ مسجد تک پہونچا آ
وہ شخص میرے ساتھ آیا مین نے اُس سے دریافت کیا کہ یہ بزرگ کون ہین اُسنے کہا کہ شاہ احمد
ہین اور حالانکہ اُنکے انتقال کو عرصہ دراز ہوا ہی اور مزار اُنکا موجود ہی پھر وہ تیر و کمان ہمیشہ
میرے پاس رہے اور کبھی خطا کی ایک روز شیر شاہ کی بادشاہ گردی مین کوئی شخص لوٹ
کر لے گیا نقل ہی کہ ایک روز آپ فرماتے تھے کہ ملک پورب مین مجکو جانے کا اتفاق ہوا
ایک مکان مین رہنے لگا ایک شخص میرے پاس آیا اور معلوم ہوا کہ شیخ عیسیٰ خلیفہ
آبا و اجداد ہمارے کی اولاد مین ہی اور وہ مجکو اپنا پیرزادہ سمجھکر خاطر داری کرنے لگا آخر
کسی امر پر کچھ تکرار سی ہوگئی مین وہان سے رنجیدہ ہوکر بیرون شہر چلا گیا اور ایک مسجد
مین رہنے لگا اُس شخص نے خواب مین شیخ عیسےٰ کو دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ تونے ہمارے مرشد
زادہ کو رنج دیا تجکو خدا رنج دیگا یہ امر جب اُسکو معلوم ہوا تو فوراً میرے پاس دوڑا آیا
اور تقصیر معاف کراکر مکان پر لے گیا اور بیان کیا کہ میرا تمام جسم شل سا ہوگیا تھا اب آرام
ہوا ہی نقل ہی کہ ایک روز حضرت فرماتے تھے کہ ابتدا مین مجکو شوق زیارت کعبۃ اللہ کا

ہوا والد سے اجازت لیکر مین ملک مالوہ مین پہونچا وہان سے تمام اسباب اور سواری
غارت گئی اور یہ بھی سنا کہ شاہ پرتگال دریا مین لوٹ مار کرتا ہی غرض اُس سال ارادہ
ملتوی رکھا اور مکان کو واپس آنے لگا تو راستہ مین کچھ خرچ پاس نہ تھا اور تکلیف
ہونے لگی ایک روز متصل ایک چاہ خام کے بیٹھا تھا ایک جانب کو کچھ چمکا مین نے
اُسکو نکالا تو حلقۂ طلا تھا اسّی تولہ وزن مین اُسکو فروخت کرکے کام مین لایا نقل ہی
کہ ایک روز حضرت فرماتے تھے کہ ابتدا مین جو مین مثلاشی روزگار تھا تو والد نے مجھسے
فرمایا کہ بابا کب تک دنیا کے واسطے سرگردان رہو گے تمکو خدا نے اور ہی کام کے واسطے
پیدا کیا ہی وہ کام کرو آخر مجکو عشق خدا غالب آیا اور جذبۂ محبت الٰہی نے کشش کی
تو مین اس تلاش مین ملک بملک پھرا اور اکثر بزرگان روزگار کی خدمت کی اور اُنسے
نعمت حاصل کی مگر فتح باب مراد منحصر او رشخص پر تھا پھر مکان پر آیا اور والد نے متصل
درگاہ حضرت غریب نواز شمس الدین ترک کے مجھسے چلہ کشی کرائی ایک روز مین نے
معاینہ مین دیکھا کہ شیخ نظام نارنولی مجکو بُلاتے ہین آخر وہان گیا اور اپنے مقصد کو پہونچا
اور جب مین نارنول کو گیا ہون تو ہنوز شہر مین نہ پہونچا تھا کہ حضرت نے ایک خادم
کے ہاتھ عمامہ اور نعلین عنایت فرمائی اور پھر ایک خادم کے ہاتھ ایک کاغذ بھیجا اور
اسمین لکھا تھا کہ اس اسم اللہ کو ورد کرو جسوقت کشادہ دل ہو اُسوقت ہمارے پاس آنا
آخر اُس اسم کا مین نے ورد کیا اور مسجد کفش دوزان مین سات روز رہکر اُس نام
پاک کو پڑھا آخر ایک طرح کی کشاد حاصل ہوئی اُسوقت خدمت مین حضرت پیرو مرشد
کے گیا اور قدم بوسی سے مشرف ہوا آپنے دیکھ کر فرمایا کہ اب تو سب سے اعلےٰ ہی اُسوقت سے
خطاب شاہ اعلےٰ مشہور ہی اور ایک برس پانچ مہینہ سترہ دن حضرت کی خدمت مین
ایک روز آپنے بُلایا اور فرمایا کہ بابا چلہ کشی کب تک اور ریاضت و مجاہدہ اگرچہ ابھی
تمام نہین ہوا ہی لیکن تمھارا جد جلال الدین پانی پتی ہر روز آتا ہی اور فرماتا ہی کہ فرزند

Marfat.com

حضرت نے نوازش بہت فرمائی اور ارشاد
میرے کو جلد رخصت کرو کہ بغیر اسکے میری جگہہ خالی ہی
کیا کہ بابا جو کچھ کہ فقیر کے پاس تہا تجکو دیا اور رخصت فرمایا آخر جب آگرہ مین آیا تو معلوم ہوا
کہ والد نے رحلت فرمائی اور جگہہ خالی ہونا اس سے عبارت تہا آخر وطن مین آیا اور تبرکات
بزرگان اور خلافت خاندانی سے بہی مشرف ہوا الحمد للہ علی ذلک نقل ہی کہ ایک
روز حضرت فرماتے تھے کہ ابتدا مین پانچ روز تک کچھ نہین کھایا اور دل مین یہ قرار دیا
کہ جب تک غیب سے نہ آویگا ہرگز نہ کھاؤنگا پانچوین دن ضعف کمال درجہ کو پہونچا اور تاریکی
آنکھون کے روبرو آگئی ایک شخص نورانی صورت پیدا ہوا اور نان نفیس لایا اور اپنے
ہاتھ سے کھلایا تب مین اسکے پیچھے پیچھے گیا آخر مزار شیخ مودود ولارے کے متصل گیا
اور وہان وہ شخص غائب ہو گیا مین نے بہت افسوس کیا کہ اس سے اپنی مشکل کا
سوال کیون نکیا آخر شب کو خواب مین دیکھا اور اس سے نشان راہ ملا نقل ہی کہ
ایک مرتبہ عرس حضرت جلال الحق والدین کا تہا اور حضرت شاہ العالمین صدر نشین
اس محفل کے تھے اور تمام اکابر اور اعزہ شہر کے کمربستہ حاضر تھے آپکے قریب مرزا تہرون
بیٹہا تہا اسنے ذکر کیا کہ آج کل ایسے فقیر نہین ہین کہ جنکے وجد مین اثر ہو یہ آپ کے
گوش مبارک تک آواز آئی آپنے فرمایا کہ مرزا کیا کہا اول تو اسنے انکار کیا پھر عرض کی کہ
حضرت یہ قصور ہوا ہی آپنے قوالون کو حکم دیا کہ گانا شروع کرو قوالون نے غزل شروع
کی اور حضرت کو وجد آیا آپنے عین حالت وجد مین مرزا کی طرف دیکہا فوراً مرزا زمین سے
اونچا اٹھکر معلق ہو گیا اور پھر زمین پر گرا اور بیہوش ہو گیا رات کو لوگ اسکے مکان
پر لیگئے اور صبح کو مرزا بحال خراب خدمت مین حاضر ہوا اور قصور معاف کرایا آپنے
فرمایا کہ بابا اولیا اللہ سے کبھی زمانہ خالی نہین ہی اگر ایک دم بھی خالی ہو جاوے تو
زمین و آسمان زیر و زبر ہو جاوے آیندہ سے ایسی حرکت نکرنا شعر خاکساران جہان
را بحقارت منگر + تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد + نقل ہی کہ ایکبار آپنے نذر

حضرت شاہ بو علی قلندر کی مانی تھی اور جملہ مریدان کو طلب کیا اُس روز بارش شدت سے
تھی لوگون نے عرض کی کہ حضرت بارش ہی آپنے فرمایا کہ خدا مالک ہی تم سب چلو کچھ صدمہ
بارش سے نہوگا آخر سب گئے تو راستہ مین یہ تماشا دیکھا کہ کسی پر ایک قطرہ نہ پڑتا تھا اور چہار
طرف بارش ہو رہی تھی آخر وہان گئے اور کھانا کھا کر واپس آئے اور بارش اُسی زور کے
ساتھ رہی لیکن کوئی شخص تر نہوا نقل ہی کہ ایک حلوائی آپ کا مرید تھا اُسکی اشرفیان
کسیقدر گم ہوگئین وہ حاضر ہوا اور رو کر عرض کی کہ یا حضرت مین تباہ ہوگیا آپنے فرمایا
کہ گھر مین تلاش کرو وہ پھر گیا اور جہان نا اشرفیون کا دفن کیا تھا اُس زمین کو پھر کھودا
اور تلاش کیا کہین سراغ نہ لگا آخر پھر خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا اور گستاخانہ
عرض کی کہ ہم نے آپ کو دو جہان کا وسیلہ سمجھا تھا جب یہان یہ حال ہی تو وہان کیا ہوگا
آپ کو اس بات پر غصہ آگیا اور فرمایا چل جب رسیان راہ مین پہونچے اُس سے دریافت کیا کہ
تیرا سکان کہان ہی اُسنے کہا کہ اب نصف دور ہی آپنے دو قدم پیچھے ہٹکر اُس سے فرمایا کہ اس
زمین کو کھودو اُس حلوائی نے زمین کھودی وہی لوٹا اشرفیون سے بھرا نکلا آپنے فرمایا کہ
جا لیجا حلوائی بہت خوش ہوا اور گستاخی سے منفعل ہو کر عذر تقصیر کیا اور مکان کو گیا
ہر چند آپ کی نذر کی آپنے قبول نہ فرمائی اور کچھ لیا اسیطرح حال ایک افغان کا ہی کہ
اُسکا بھی مال دزدیدہ ملگیا نقل ہی کہ چار آدمیون نے اپنے دل مین قرار دیا کہ اسوقت
حضرت ہمکو یہ کھانا کھلاوین تو ہم جانین کہ ولی ہین اور ایک اُنمین بد اعتقاد اور بدنہاد تھا
اُسنے کہا کہ یارو یہ کھانا تو یہان موجود ہی مین تو خربزہ بہت کا خواہان ہون جسوقت یہ لوگ گئے
آپنے فرمایا کہ ای بھائیو بیٹھو اور سب کے روبرو موافق اُنخواہش کے کھانا رکھا اور اُس مرد بد
سے کہا کہ تیری خواہش کی چیز موجود نہین ہی صبر کر خدا دیتا ہی تھوڑی دیر مین ایک مرید
حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت مین ولایت گیا تھا یہ خربزہ غیر فصل سمجھکر حضور کے واسطے
خرید کیا ہی لیکن بسبب عرصہ دور کے خراب ہوگیا آپنے فرمایا اس شخص کو دیدو غرض وہ چارون

Marfat.com

آدمی معتقد ہوکر وہانسے اٹھے راستہ مین اُس بعضون نے کہا کہ دیکھو بھائی ہم کو کیا خراب چیز دی ہے
اور کلمات بے ادبانہ کہنے لگا اور ون نے سمجھایا کہ ایسے بزرگ کی نسبت بُرا کہنا نہ چاہیے اُسنے
نہ مانا آخر یہ انجام ہوا کہ چودہ دن کے بعد اُسکو بخار آیا اور راہی عدم ہوا نقل ہے کہ ایک شخص
شیخ نظام آپ کا مرید کابل گیا تھا راستہ مین دریاے اٹک مین تختہ کشتی شکست ہوگیا
اُسنے بموجب ارشاد حضرت کے کہ وقت مشکل کے ہمکو یاد کرنا آپ کو یاد کیا دیکھا کہ حضرت کنارہ
کشتی پر موجود ہین اور کسیسے فرمایا کہ کشتی کنارہ پر لگا دے چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر غائب ہوگئے
لوگون نے کہا کہ یہ کون شخص تھے جنکے صدقہ سے جان بچ گئی شیخ نظام نے کہا کہ یہ حضرت شاہ
العالمین حضرت شاہ اعلی تھے سبکو اعتقاد ہوا جب وہ کابل سے واپس آیا یہ حال عرض کیا
آپنے فرمایا کہ سر پیران کو پوشیدہ رکھنا چاہیے نقل ہے کہ ایک بار حضور غریب خانہ پر چنع
کرانہ مین تشریف لائے اور مولف کے چچا مقرب خان پٹنہ کو جاتے تھے کہ اُنکو صوبہ وہان کا
ملا تھا اور مولف کے بڑے بھائی نادر العصر فخر الزمان شیخ قاسم کہ آج علم و ہنر مین یکتاے
روزگار ہین وہ بھی چچا صاحب کے ہمراہ تشریف لیگئے تھے حضرت نے والدہ سے فرمایا کہ آج تمہارے
بھائی اور فرزند کی خبر آئیگی لیکن خیریت کے ساتھ ہوگی اور وہ خبر یہ ہے کہ فلان تاریخ کو وہ کشتی
مین سوار ہوئے اور وہ کشتی غرق ہوگئی تمام اسباب اور مردمان ہمراہی غرق ہوگئے الا ہمارے
بھائی اور فرزند اور دیگر لواحق خیریت سے رہے اور نکل آئے مین ہمراہ حضرت جد امجد شیخ جلال
پانی پتی کے اُنکی مدد کے واسطے گیا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آدمی وہان سے خبر لیکر آیا اور جو
کچھ حضرت نے فرمایا تھا ہو بہو وہی بیان کیا نقل ہے کہ ایک روز نور دیدہ و جلال نونہال
کمال میان شاہ محمد سلمہ اللہ تعالے مخدوم زادہ فرماتے تھے کہ حضرت قطب الاقطاب شاہ العالمین
کی خدمت مین جنات رہتے تھے چنانچہ بعد انتقال بھی متصل روضہ منورہ کے درخت خرما
پر ہین اور مین نے بچشم خود دیکھا ہے ایک کا نام جمال تھا کہ وہ خدمت مین ہر وقت
حاضر رہتا تھا اور ایک بار مولف کتاب ہذا ایام طفلی مین یہ سوچکر حاضر ہوا کہ آج تو جنات

Marfat.com

اپنا اولش عنایت فرماوین تو عین بندہ نوازی ہی جب روبرو گیا تو دیکھا کہ آپ کھانا کھاتے ہین
مجھسے فرمایا کہ آؤ کھانا کھاؤ اور یہ سب اولش ہی اسی طرح اکثر حالات حضرت کے روزمرہ
ہوتے تھے اب کس کس کو اس مختصر مین گنجایش دیجیے جن صاحبون کو ذوق ہو وہ ملفوظات
جواہر اعلےٰ کو دیکھین کہ اسمین شرح وبسط سے لکھا ہی اور اس مختصر مین اتنی گنجایش نہین
اسواسطے اسپر اکتفا کرکے اب کچھ حال حضرت مخدوم زادہ پیرزادہ صاحب سجادہ قبلہ وکعبہ بندگی
میان محمد شاہ سلمہ اللہ تعالےٰ کا لکھا جاتا ہی اور وہ یہ ہی کہ حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر کے
دو فرزند تھے ایک کا نام حضرت شاہ نور دوسرے کا نام حضرت شاہ منصور تھا اتفاق
سے حضرت شاہ نور نے بقضاء الٰہی انتقال فرمایا دوسرے فرزند شاہ منصور کو حضرت نے
اپنا جانشین کیا اور بزور چنڈول خاص پر سوار کراکر بھیجا اور مصلاے خاص عنایت کیا
لیکن خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ وہ راہی ملک بقا ہوئے انکا ایک صاحبزادہ شش ماہہ
باقی رہا اسکا نام شاہ محمد تھا انکو حضرت نے یتیم سمجھکر پرورش کیا اور انسے محبت بھی تھی
ورنہ اور بھی پوتے تھے کسی سے آپ کو انس نہ تھا حتی کہ دو ایک کا انتقال بھی ہوا تو آپ نے
مطلق رنج نہ کیا مگر شاہ محمد کے ساتھ محبت قلبی تھی جب وہ چودہ برس کے ہوئے تو مولف کے
دل مین یہ بات آئی کہ حضرت انکو جانشین کردین تو بہت مناسب ہی چنانچہ مولف اور قاضی
نظام کرانہ سے چلے اور پانی پت مین ملک سلیمان زمیندار پانی پت ملے کہ وہ بھی مرید حضرت
کا ہی صلاح کی اور حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا کہ کل حاضر ہو دوسرے دن پھر ہم گئے آپنے
فرمایا مجھکو تمھاری راے پسند ہی اور صاحبزادہ کو بلا کر فرمایا کہ غسل کرو وہ غسل کرکے حاضر ہوئے
آپنے حجرہ خاص مین طلب کیا اور اسم اللہ تلقین کیا اور آپنے مرید کرکے کلاہ چارترکی
عنایت فرمائی اور شیرینی پر فاتحہ دیکر تقسیم کا حکم دیا اور پھر فرمایا کہ دوگانہ ادا کرو اور قلندری
تمام سر مونڈا اور تبرک حضرت ترک اور حضرت جلال کا جو پشت در پشت سے چلا آتا تھا
عنایت کیا اور چنڈول پر سوار کراکر فرمایا کہ پیران کی زیارت کرے چنانچہ سب مریدیا دہ اور صاحبزادہ

چنڈول پر سوار ہوکر روضۂ متبرکہ حضرت شمس الدین ترک پر گئے قوالون نے ہمراہی مین گانا شروع کیا اور وہان سے حضرت مخدوم شیخ شرف الدین بوعلی شاہ قلندر کے مزار پر گئے اور وہان سے حضرت جلال الدین کے اور پھر سب بزرگون کے مزارات پر فاتحہ پڑھکر حضرت روبرو آئے آپنے فرمایا کہ اب کسیکو مرید کرو چنانچہ ملک سلمان کے فرزند کو مرید کیا پھر حضرت شجرہ منگایا اور بعد اپنے نام کے شیخ شاہ منصور کا نام لکھوایا اور اُنکے بعد حضرت شاہ محمد کا اور فرمایا کہ تمھارے باپ شاہ منصور کی آمانت ہی آج تم کو اُنکی طرف سے دیدی اللہ تعالے اس سلسلۂ عالیہ کو تا قیام دوران سلامت اور روان رکھے نقل ہی کہ ایک شخص مکہ معظمہ سے خرما لایا تھا آپنے اُسکا تخم بودیا اب اُسمین پھل آتا ہی اور خوشگوار ہی اور طرفہ یہ ہی کہ درمیان مین درخت نر ہی اور دونون طرف مادہ اگر ہوا کے چلنے سے نر کا پھول مادہ پر پڑجاوے تو مادہ مین پھل آوے نہین تو نہ آوے اور خانقاہ مین ایک چاہ ہی کہ اُسمین پانی شور تھا ایک روز کاک تبرک درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ آپکے پاس کوئی شخص لایا آپنے اُسکو پارہ پارہ کرکے اُس کوئین مین ڈالدیا اور کہا کہ اللہ تعالے نے اسکی برکت سے پانی کو شیرین کردیا لوگون نے جو پانی نکالا تو نہایت شیرین تھا چنانچہ موجود ہی اور عمر حضرت کی ایکسو چالیس ۱۴۰ برس کی تھی چنانچہ سالگرہ سے دریافت ہوا ہی واللہ اعلم تاریخ مولود حضرت کی لفظ فیاض ہی کہ ست صد و نود و یک ہجری ہین ۷۹۱ اور تاریخ وصل سنہ یکہزار و اکتیس ۱۰۳۱ ہی اس سے بھی ایکسو چالیس ۱۴۰ کم و بیش ثابت ہوتے ہین واللہ اعلم بالصواب اور عمر آپکی لفظ زندگی سے ثابت ہی اور اسکے عدد ایکسو بیالیس ۱۴۲ ہوتے ہین اور ایسا ہی کچھ حضرت فرمایا کرتے تھے یہی صحیح معلوم ہوتا ہی اور دندان مبارک دو مرتبہ گرکے تیسری بار نکلے تھے گویا گوہر درخشان تھے اور بال ریش مبارک اور سر مبارک کے ایکبار سپید ہوکر پھر سیاہ ہوگئے تھے نہایت خوشنما تھے اور پھر وہ سیاہ بھی سپید ہوگئے تھے اس قسم کا حال اکثر کم واقع ہوتا اور نہ عمر اسقدر اس زمانہ مین ہوتی ہی سواے حضرت کے

Marfat.com

نے سنی نہ دیکھی نقل ہے کہ ایک روز آپ کو بخار آیا اور چند روز کے بعد واقعہ روز چہار شنبہ پچیسوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۳۳ ہجری کو اس جہان بے بقا و بے ثبات سے جانب دوست کوچ فرمایا اور واصل بحق ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون تاریخ وصال حضرت کی مؤلف نے یون لکھی ہے تاریخ

دریاے کشف وکان کرامات واہل جود	گر فیض او گرفت جہانِ عدم وجود
از پیش دیدہ ہا چو یکایک شدہ نہان	از ماتمش نمود فلک جامہ را کبود
باد ردو غم چو سال وصالش بجو استم	آمد مرا ز غیب ندا شیخ قطب بود

دوسری تاریخ بندہ نے یون لکھی ہے شیخ اعلیٰ بود نقل ہے کہ بعد دو سال کے کہ مزار حضرت کا منگ سرخ سے تیار ہوتا تھا ایک روز ہمارے خواب مین دیکھا کہ حضرت فرماتے ہین کہ ایک خشت اوپر سے گری اُسکے صدمہ سے تختہ صندوق کا ٹوٹ گیا اور وہ خشت میرے زانو پر ہے یہ خواب اُسنے مخدوم زادہ سے عرض کیا اُنھون نے اپنی جدہ سے کہا اُنھون نے اسی وقت مزار کو کھلوایا دیکھا تو بیشک صندوق ٹوٹ گیا اور خشت زانوے چپ پر ہے اور باقی کفن اور جسم بدستور ہے اُسکو درست کرکے پھر بند کر دیا اور آپ کی صورت ایسی روشن تھی گویا سو گئے ہین سب کو اعتقاد زیادہ ہوا اور گلاب اور عطر خوب چھڑکا اور مزار از سر نو تیار کرا کر طواف گاہ خلائق کیا الٰہی تا قیامت کعبۂ اہل ولایت رہے الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام نظم مرتب شد عجب بحرِ معانی + بلطف ایزد دانا ے داوار + شدم اندر پیٔ تاریخ در فکر + ز لوح غیب تا چہ گردد اظہار + اگرچہ سالہا بُردم بسا رنج + ولی شد عاقبت دولت بدیدار + خدا را شکر گویم بے نہایت + کہ لطف او نمود انجام این کار + پیٔ تاریخ اتمامش چو جستم + ندا آمد بہ سر گنج اسرار + اللہ تعالے اسکو قبول عنایت فرمائے آمین اور اس سے پایا جاتا ہے کہ مقبول ہوا یعنی ایک مرتبہ میرے بھائی شب کو یہ رسالہ دیکھ رہے تھے اور فرش لب حوض تھا اتفاق سے یہ اُس زمانہ مین مسودہ تھا کسی طرح اُس حوض مین گر گیا صبح کو بھائی صاحب نے تلاش کرایا تو بر سر آب

بہتا نظر آیا دیکھا تو ایک حرف بھی نہ بگڑا تھا ایک روز شب کو بندہ نے خواب مین دیکھا کہ
مین اجمیر شریف مین درگاہ والا جاہ حضرت خواجہ خواجگان پر حاضر ہوا ہون اور حضرت
خواجہ صاحب فرماتے ہین کہ تیری بغل مین کیا ہی مین نے عرض کیا کہ مسودہ سیر الاقطاب ہی
کہ خاندان عالیہ چشتیہ کا اسمین حال ہی اور حضرت رسالت مآب صلعم سے تا حضرت شاہ علیہ
حسب پیران عظام چشتیہ کا مختصر حال درج کیا ہی حضرت خواجہ صاحب نے آفرین کہی
اور فرمایا کہ یہ کام تونے بہت اچھا کیا اور کتاب کو ہاتھ مین لیکر پسند فرمایا اللہ تعالے
ببرکت اسماے بزرگان کہ جو اسمین درج ہین اسکو قبول کرے اور مؤلف کتاب شیخ الہدیہ
اور مترجم کتاب سید محمد علی جویا اور ناظرین کو دونون جہان کے مقاصد سے مسرور فرماے

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہزار ہی کہ کتاب ہدایت انتساب سیر الاقطاب فارسی جو احوال کرامات اشتمال اولیاے
پاک سرشت اور سلسلہ خاندان حضرات خواجگان چشت مین تصنیف اہل عرفان حضرت
اللہ دیہ چشتی تھی لیکہ اردو خوان اسکے فوائد نامتناہی سے کامیابی و بہرہ وری حاصل
نکرسکتے تھے لہذا واسطے سودمندی خاص و عام کے معرفت آگاہ حقیقت دستگاہ مولوی
سید محمد علی صاحب متخلص بہ جویا مرادآبادی نے عبارت اردو سلیس عام فہم مین خوب ترجمہ
فرمایا بالفعل بلحاظ اشاعت علم و بنظر استبداد اہل شوق مطبع نامی منشی نولکشور
مین بمقام لکھنؤ محلہ حضرت گنج ماہ دسمبر ۱۸۸۳ع مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ
مین بار دوم لباس پوش انطباع ہوئی خداے کریم پسندیدہ اہل عالم فرماوے
بمنہ وکرمہ

اعلان - حق تالیف اس کتاب کا بحق مطبع اودھ اخبار محفوظ ہی

Marfat.com

تہذیب احسانی ۔ در تربیت اخلاق نسوانی مولفہ حکیم احسان علی ۔

گلدستۂ ادب ۔ اخلاق اور مذہب کا بیان مولفہ دیبی پرساد ۔

مجموعۂ توحید جسمین چند رسالے شامل ہیں

۱ ۔ الف بے وجھن ۔ ۲ بھجن چند قسم تصنیف شاہ عبدالصمد عرف رن مست خان ۔ ۳ ۔ مثنوی اللہ نام جیو رے بھائی ۔ ۴ ۔ پریم نامہ حاجی ولی ۔

تحفۃ العاشقین ۔ رموزات تصوف از شاہ عبدالصمد عرف رن مست خان ۔

رہبر راہ حق ۔ مجموعہ فراہم کردہ حاجی محمد زروار خان جاگیردار راج کردلی اسمین چند رسائل شامل ہین ۔

۱ ۔ رسالہ رہبر راہ حق ۔ ۲ ۔ رسالہ مرغوب القلوب [illegible]رت شمس تبریز ۔ ۳ ۔ مثنوی شاہ بو علی قلندر [illegible] مثنوی بے سر نام حضرت فریدالدین عطار [illegible] مثنوی چشم بکشا کہ جلوہ دیدار ۔ ۶ ۔ [illegible]لہ شاہ ولی بھاکھا ۔ ۷ ۔ مثنوی اللہ نام [illegible]ے بھائی ۔ ۸ بھجن حضرت شاہ عبدالصمد [illegible] الف بے وجھن ۔ ۱۰ تحفۃ العاشقین از [illegible]عبدالصمد ۔ ۱۱ مثنوی حضرت بہلول ۔ [illegible] رموزات الحقیقت ۔ ۱۳ ۔ ترجیع بند [illegible] عارف باللہ ۔

مخزن الانوار ۔ ترجمہ گنج الاسرار رموزات تصوف کا بیان مترجمہ مولوی محمد یوسف ۔

اخلاق و تصوف فارسی

گلستان محشّے خرد ساز حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی ۔

ایضاً ۔ متوسط قلم محشّے ۔

ایضاً ۔ مع فرہنگ و تمثیل رنگین ۔

ایضاً ۔ چوب قلم جلی ۔

ایضاً مترجم ۔ ترجمہ اردو لفظ بہ لفظ ۔

شرح گلستان ۔ نادر شرح از ملا محمد اکرم ملتانی

ایضاً ۔ مسمٰی بہ ریاض رضوان شرح از مولوی ریاض علی ۔

[illegible]ما ۔ مسمٰے بہ خیابان ۔ شارح حضرت [illegible]الدین علی خان آرزو ۔

[illegible]ن گلستان سعدی ۔ مصنفہ منشی [illegible]ہر گوپال تفتہ ۔

گلشن حکیم قاآنی ۔ بجواب گلستان حضرت سعدی طرز و روش کی مصنفہ حکیم قاآنی المعروف میرزا حبیب شیرازی ۔

بہارستان جامی ۔ بجواب گلستان [illegible] از ملا عبدالرحمن جامی ۔

خارستان محشّے ۔ کمیاب کتاب نظم و نثر [illegible] ہم پہلو [illegible] سولہ باب ہین [illegible]

Marfat.com

ملا مجد الدین خوافی

اسرار الاولیا - اسمین بائیس فصل ہین اور ہر فصل مین ایجاد اقسام رموزات اہل اللہ کا ذکر ہی از حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج۔

اخلاق محمدی - فضائل علوم وغیرہ کا ذکر ہی چالیس باب مین مصنفہ مولوی محمد علی یزدی۔

مصباح الہدایت - ترجمہ عوارف مشتمل بر ذکر مبانی وصول طریقت اہل تصوف مترجمہ حضرت محمود الکاشانی۔

مصباح التہذیب - باسم تاریخی حکایات نصائح مصنفہ شیخ کمال الدین۔

صد پند سودمند - لقمان حکیم مع چار رسائل جلی قلم خوشخط۔

۱ - رسالہ سعادت نامہ - ۲ - رسالہ خواجہ عبید اللہ انصاری - ۳ - رسالہ تحفۃ الملوک ۴ - رسالہ منہاج العارفین۔

رسالہ ہدایۃ المومنین الی سلسلۃ الصالحین نادر کتاب مصنفہ ابو الخیر مولوی معین الدین استہدی۔

مطالب رشیدی - رموزات فقر و تصوف ارشاد [illegible] علی کاکوروی۔

سرور العباد - شرح قصیدہ بانت سعاد مصنفہ مولوی حاجی عبد الحافظ محمد نذیر۔

پند نامہ عطار - نصائح رموزات تصوف مصنفہ حضرت شیخ فرید الدین عطار۔

کیمیاے سعادت - جو جامع شریعت و حقیقت ہی مصنفہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ۔

اخلاق جلالی - محشے مصنفہ ملا جلال الدین دوانی

اخلاق ناصری - مصنفہ محقق نصیر الدین طوسی

اخلاق محسنی - درسی متداول از ملا حسین واعظ کاشفی۔

گلشن اسرار - رموز تصوف کا بیان مصنفہ مولوی انور علی۔

می باید شنید - لب لباب اندرز و نصائح حکیمانہ مصنفہ مولوی رفعت علی۔

مکتوبات امام ربانی - تین جلد مین ہے رسالہ رد روافض و رسالہ مصطلحات حضرات صوفیہ [illegible] و ارشادات [illegible] الف ثانی ہین۔

۱ - جلد مین [illegible] شاہ یار محمد [illegible] حضرت۔

۲ - جلد - تالیف شاہ عبد الحق۔

۳ - جلد - تالیف شاہ محمد نعمان۔

مع جلد - رسالہ رد روافض۔

دجلد - رسالہ مصطلحات صوفیہ۔

Marfat.com